النَّحوُ فِی الکَلامِ کَالمِلحِ فِی الطَّعامِ

نحو کی کلام میں وہی حیثیت ہے جو کھانے میں نمک کی ہے!

اَلنَّحوُ الکبیر

مُفتی محمّد اکمل مدنی مدظلہ العالی

مکتبہ اعلیٰ حضرت

النَّحوُ فِی الکَلَامِ کَالمِلحِ فِی الطَّعَامِ

نحو کی کلام میں وہی حیثیت ہے جو کھانے میں نمک کی ہے۔

اَلنَّحوُالکَبِیر

مؤلف

مفتی محمد اکمل صاحب

ناشر

مکتبۂ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور

MAKHZANULIRFAN

﴿جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب — النحو الکبیر
مؤلف — مفتی محمد اکمل صاحب
صفحات — 208
ہدیہ — 120 روپے
اشاعت اول — جولائی 2001ء

مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
042-7247301-0300-8842540

MAKHZANULIRFAN

سبق نمبر	﴿عنوان﴾	صفحہ نمبر
☆☆☆	تقریظ	8
☆☆☆	الانتساب	9
☆☆☆	عرضِ مؤلف	10
☆☆☆	کچھ مؤلف کے بارے میں	11
سبق نمبر ﴿1﴾	علم نحو کی تعریف، موضوع، غرض اور واضع کا بیان	13
سبق نمبر ﴿2﴾	لفظ اور اس کی اقسام	14
سبق نمبر ﴿3﴾	اسم، فعل، حرف کا بیان	16
سبق نمبر ﴿4﴾	اسم، فعل اور حرف کی علامات کا بیان	18
سبق نمبر ﴿5﴾	لفظ مرکب کا بیان	22
سبق نمبر ﴿6﴾	جملہ خبریہ کی اقسام	23
سبق نمبر ﴿7﴾	جملہ انشائیہ کی اقسام	27
سبق نمبر ﴿8﴾	مرکب غیر مفید کی اقسام	30
سبق نمبر ﴿9﴾	معرب اور مبنی کا بیان	36
سبق نمبر ﴿10﴾	کلام عرب میں معرب ومبنی کلمات کی تعداد	37
سبق نمبر ﴿11﴾	معرب ومبنی کلمات کے اعراب کا بیان	39

سبق نمبر ﴿12﴾	وجوہ اعراب کے لحاظ سے اسم معرب کی سولہ اقسام	43
سبق نمبر ﴿13﴾	اسم معرب کی اسباب منع صرف کے اعتبار سے تقسیم	54
سبق نمبر ﴿14﴾	اسمِ غیر متمکن کی اقسام	58
☆☆☆	مضمرات	58
☆☆☆	اسمائے اشارات	68
☆☆☆	اسمائے موصولہ	70
☆☆☆	اسمائے اصوات	74
☆☆☆	اسمائے ظروف	74
☆☆☆	اسمائے افعال	79
☆☆☆	اسمائے کنایات	80
☆☆☆	مرکب بنائی	81
سبق نمبر ﴿15﴾	اسمِ متمکن کی تقسیمات	82
☆☆☆	مذکر ومؤنث، معرفہ ونکرہ، واحد وتثنیہ وجمع	83,82
سبق نمبر ﴿16﴾	عوامل کا بیان	94
☆☆☆	عوامل لفظیہ ومعنویہ وقیاسیہ وسماعیہ	94
سبق نمبر ﴿17﴾	حروف عاملہ کا بیان	95

☆☆☆	اسماء میں عمل کرنے والے حروف	95
سبق نمبر ﴿18﴾	فعلِ مضارع میں عمل کرنے والے حروف	108
سبق نمبر ﴿19﴾	"اَنْ" کے مقدر ہونے کا بیان	111
سبق نمبر ﴿20﴾	فعلِ مضارع کو جزم دینے والے حروف	114
سبق نمبر ﴿21﴾	افعالِ عاملہ کا بیان	118
سبق نمبر ﴿22﴾	فعلِ متعدی کی اقسام	121
سبق نمبر ﴿23﴾	افعالِ ناقصہ	123
سبق نمبر ﴿24﴾	افعالِ مقاربہ	126
سبق نمبر ﴿25﴾	افعالِ مدح وذم	128
سبق نمبر ﴿26﴾	فعلِ تعجب	130
سبق نمبر ﴿27﴾	فعل کے معمولات کی تعریفات	131
سبق نمبر ﴿28﴾	فاعل کا بیان	132
سبق نمبر ﴿29﴾	نائب الفاعل کا بیان	137
سبق نمبر ﴿30﴾	مفعول بہ کا بیان	139
سبق نمبر ﴿31﴾	مفعول مطلق کا بیان	141
سبق نمبر ﴿32﴾	مفعول فیہ کا بیان	144

MAKHZANULIRFAN

سبق نمبر ﴿33﴾	مفعول معہ کا بیان	149
سبق نمبر ﴿34﴾	مفعول لہ کا بیان	151
سبق نمبر ﴿35﴾	حال کا بیان	153
سبق نمبر ﴿36﴾	تمیز کا بیان	156
سبق نمبر ﴿37﴾	اسمائے عاملہ کا بیان	161
☆☆☆	اسمائے شرطیہ بمعنی ان	161
☆☆☆	اسمائے افعال بمعنی ماضی وامر حاضر معروف	162
☆☆☆	اسمِ فاعل	164
☆☆☆	اسمِ مفعول	164
☆☆☆	صفت مشبھہ	165
☆☆☆	اسم تفضیل	166
☆☆☆	اسمِ مصدر	169
☆☆☆	اسمِ مضاف	170
☆☆☆	اسمائے کنایات	170
سبق نمبر ﴿38﴾	عواملِ معنویہ کا بیان	174
سبق نمبر ﴿39﴾	توابع کا بیان	175

☆☆☆	بدل	175
☆☆☆	صفت	177
☆☆☆	تاکید	179
☆☆☆	عطف بحرف	183
☆☆☆	عطفِ بیان	184
سبق نمبر ﴿40﴾	حروف غیر عاملہ کا بیان	186
سبق نمبر ﴿41﴾	استثناء کا بیان	196
☆☆☆	مستثنی کی اقسام	196
☆☆☆	مستثنی کے اعراب	197
☆☆☆	لفظِ "غیر" کے اعراب	201
سبق نمبر ﴿42﴾	اسمِ منسوب وتصغیر کا بیان	202
سبق نمبر ﴿43﴾	مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کا بیان	207

MAKHZANULIRFAN

﴿تقریظ﴾

مجاهد اهل سنت ، عالم باعمل ، استاذ الاساتذه ،

ناظم تعلیمات جامعه نظامیه رضویه لاهور

حضرت علامہ عبدالستار سعیدی صاحب مد ظله العالی

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم اما بعد

مولانا مفتی اکمل صاحب زید فضلہ کی علم نحو سے متعلقہ ایک کتاب بنام "**بداية النحو**" اس سے قبل بھی ملاحظہ کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔اب کچھ اضافے کے ساتھ "**النحو الكبير**" پیش کی گئی ہے۔

اس کتاب میں پہلے کی بنسبت نحوی قواعد کی زیادتی اور مشقوں کے اندراج نے افادیت میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے۔ نئے نحوی ضوابط کا درست وضروری انتخاب، عام فہم طرزِ تحریر اور نقشہ جات کے استعمال نے "**النحو الكبير**" کو دیگر کئی کتبِ نحویہ سے ممتاز کر دیا ہے۔

اساتذہ کرام کے لئے ضروری ہوگا کہ اسے پڑھاتے وقت سخت محنت وحکمت سے کام لیں، نیز اسے ختم کروانے کے سلسلے میں مدت کا انتخاب بھی خوب سوچ سمجھ کر کیا جائے تا کہ وقتِ قلیل میں مسائل کثیرہ ذہن نشین کروانے کی کوشش، مبتدی طالب علم کے لئے بنیادی مضبوطی کی راہ میں رکاوٹ کا باعث نہ بن جائے۔یقیناً اضافہ مذکورہ کے بعد یہ کتاب مزید معیاری اور قابلِ اعتماد ہوگئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں درجۂ قبولیت عطا فرمائے اور اسے عوام وخواص کے لئے تا قیامت قابلِ نفع بنائے۔امین

5/6/2002

بسم الله الرحمن الرحيم

انتساب

راقم الحروف اس کتاب کو علمِ دین کی لازوال دولت سے مزین فرمانے والے اپنے تمام اساتذۂ کرام (دامت فیوضھم)...اور ...مختلف علوم وفنون خصوصاً علمِ نحو سے وابستگی رکھنے والے جمیع اکابرینِ اسلام (رحمھم اللہ) کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ میرے اساتذۂ کرام کا سایہ تادیر قائم ودائم فرمائے اور ان کے فیوض وبرکات سے تمام عالم کو فیضیاب ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

امین

محمد اکمل

۱۶ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ

MAKHZANULIRFAN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مولف

کچھ عرصہ قبل مبتدی طلباء کی طبائع کے پیشِ نظر ''ہدایۃ النحو'' کے نام سے ایک عام فہم کتاب مرتب کرنے کا شرف حاصل ہوا۔لیکن بعض اساتذہ کرام (دامت برکاتھم العالیہ) نے اس میں مسائل نحویہ کی قلت اور اسباق کے آخر میں مشقوں کے نہ ہونے کی شکایت فرمائی۔راقم نے ان کی علمی محبت میں ڈوبی ہوئی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے نظرِ ثانی کا ارادہ کیا اور حتی الامکان عام فہمی اور طلباء کی ذہنی سطح کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے چند مسائل ضروریہ اور اسباق کے آخر میں مشقوں کے اضافے کے ساتھ ایک جدید کتاب، بنام ''النحو الکبیر'' معرضِ وجود میں لانے میں کی سعادت حاصل کی۔

یہ کتاب، اصطلاحاتِ نحویہ کی عام فہم تعریفات، ضروری مسائل کی توضیح و تفصیل ،نقشہ جات اور مشقوں کے اضافے کے باعث ان شاء اللہ عزوجل، تدریسی و علمی حلقوں میں قابلِ قدر نگاہوں سے دیکھی جائے گی۔

تمام تر احتیاط کے باوجود اگر استفادہ فرمانے حضرات کسی بھی قسم کی غلطی پر مطلع ہوں تو نشاندہی فرما کر عند اللہ ماجور اور عند الراقم مشکور ہوں۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں مقبول اور جمیع اہلِ سنت وجماعت کے لئے ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بنائے۔ امین

خادم العلم والعلماء

محمد اکمل

۱۶ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ

کچھ مؤلفِ کتاب کے بارے میں

اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں خدمتِ دین کرنے والوں کو بے شمار صلاحیتوں سے نوازا ہے، جناب مفتی **محمد اکمل صاحب** بھی انہیں میں سے ایک ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کو ذہانت وسخت محنت وجدوجہد کا تحفہ شروع ہی سے حاصل رہا۔
چنانچہ دنیاوی تعلیم کے حصول کے دوران ہمیشہ اپنے ہم جماعت طلباء سے ممتاز رہے۔

کیمیکل انجینئرنگ کی تکمیل کے بعد درسِ نظامی کی طرف توجہ فرمائی اور مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی (مدظلہ العالی)، مفتی اشفاق احمد رضوی (مدظلہ العالی)، حضرت عبد الحکیم شرف قادری (مدظلہ العالی)، علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی (مدظلہ العالی)، حضرت مولانا عبد الستار سعیدی (مدظلہ العالی)، جناب مفتی گل احمد عتیقی (مدظلہ العالی)، مولانا خادم حسین صاحب (مدظلہ العالی)، مولانا عبد الرشید نقشبندی (رحمۃ اللہ علیہ)، مولانا محمد صدیق نظامی (مدظلہ العالی)، مولانا عبد الحمید چشتی (مدظلہ العالی) اور مولانا عبد الرحیم رضوی (رحمۃ اللہ علیہ) جیسے جلیل القدر اساتذہ کرام سے اکتسابِ علم کرتے ہوئے جامعہ نظامیہ لاہور سے سندِ فراغت حاصل کی۔

شعبۂ تدریس میں قحط الرجال کے پیشِ نظر دورانِ تعلیم ہی تدریسی سلسلے کا آغاز کیا۔آپ نے اپنی پہلی شاندار تصنیف "**چالیس حدیثیں المعروف باربعینِ رضوی**" کو منظرِ عام پر لانے کی سعادت بھی دورانِ تعلیم ہی حاصل کی۔اسی اثناء میں حضرت علامہ مولانا مفتی عبد القیوم ہزاروی مدظلہ العالی کے زیرِ سایہ فتویٰ نویسی کی تربیت اور افتاء کی تحریری اجازت بھی حاصل کی۔

آپ نے بہت ہی کم عرصے میں اصلاحی، تحقیقی، فقہی، تربیتی اور عقائد کے موضوع پر کثیر کتابوں کا تحفہ عوامِ اہلِ سنت کی بارگاہ میں پیش کیا، جن کے عام فہم ومرتب شدہ ہونے اور اچھوتے اندازِ تحریر کو ہر ایک نے سراہا۔

آپ کا اندازِ تدریس بھی جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔کوئی کتاب ایسی نہیں کہ آپ نے طلباء کو پڑھائی ہو اور طلباء نے اس کتاب سے بیزاریت کا اظہار کیا ہو، اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ مشکل ترین سبق بھی چند لمحوں میں طلباء کے ذہن میں اتار دینے کی مہارت رکھتے ہیں۔طلباء میں تدریسی صلاحیتیں ابھارنے والے امور پر خصوصی توجہ فرماتے ہیں، اس کے علاوہ دیگر معاملات میں بھی طلباء کی راہنمائی کرتے ہوئے، ہر طالب علم کو اپنی صلاحیتیں، صحیح وقت اور صحیح مقام پر صرف کرنے کی تلقین بھی جاری رہتی ہے۔

آپ اس وقت ''نورالھدیٰ اسکالرز اکیڈمی'' میں بحیثیت پرنسپل ومدرس خدمتِ دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ کتب ورسائل تحریر کرنا، ملک کے طول وعرض سے آئے ہوئے خطوط کے جوابات دینا اور دیگر مسلکی خدمات سرانجام دینا بھی آپ کی مصروفیات میں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ، مفتی محمد اکمل صاحب کے قلم وزبان وذہن میں مزید قوتیں اور برکتیں عطا فرمائے تاکہ آپ، تادمِ حیات اسی طرح دین کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں۔آمین

محمد آصف مدنی عفی عنہ

۱۶ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ بمطابق 30 مئی 2002ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبق نمبر ﴿1﴾

علمِ نحو کی تعریف وموضوع وغرض وواضع کا بیان

تعریف:۔

نحو کا لغوی معنی ہے ''قصد وارادہ کرنا''..اور..اصطلاح میں یہ، چند ایسے قواعد کا علم ہے کہ جن کے ذریعے جانا جاتا ہے کہ کلمے کے آخر میں تبدیلی واقع ہوگی یا نہیں...اور اگر ہو گی تو کس قسم کی...نیز ان کے ذریعے کلمات کو آپس میں ملانے کا طریقہ بھی معلوم ہوتا ہے۔

موضوع:۔

اس کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

غرض:۔

کلامِ عرب میں ذہن کو لفظی غلطی سے محفوظ رکھنا۔

واضع:۔

اس علم کے واضع حضرت علی (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

MAKHZANULIRFAN

سبق نمبر ﴿2﴾

لفظ اور اس کی اقسام

تعریف :-

اس کا لغوی معنی ہے پھینکنا..اور اصطلاح میں **مَا يَتَلَفَّظُ بِهِ الْاِنْسَانُ**۔ یعنی وہ چیز کہ جس کے ساتھ انسان تلفظ کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مُهْمَل...(۲) مُسْتَعمَل...

لفظِ مہمل:-

بے معنی لفظ کو کہتے ہیں۔ جیسے وانی وغیرہ۔

لفظِ مستعمل:-

بامعنی لفظ کو کہتے ہیں۔ جیسے پانی وغیرہ۔ اسے لفظِ موضوع بھی کہتے ہیں۔

لفظِ مستعمل کی اقسام:-

اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مفرد... (۲) مرکب...

لفظِ مفرد:-

وہ اکیلا لفظ جسے کسی معنی مفرد کے لئے وضع کیا گیا ہو، اسے کلمہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں۔

(۱) اسم جیسے رَجُلٌ... (۲) فعل جیسے ضَرَبَ... اور... (۳) حرف جیسے مِنْ

لفظِ مرکب:-

دو..یا..دو سے زیادہ کلمات کے مجموعے کو مرکب کہتے ہیں۔ جیسے

زَيْدٌ قَائِمٌ

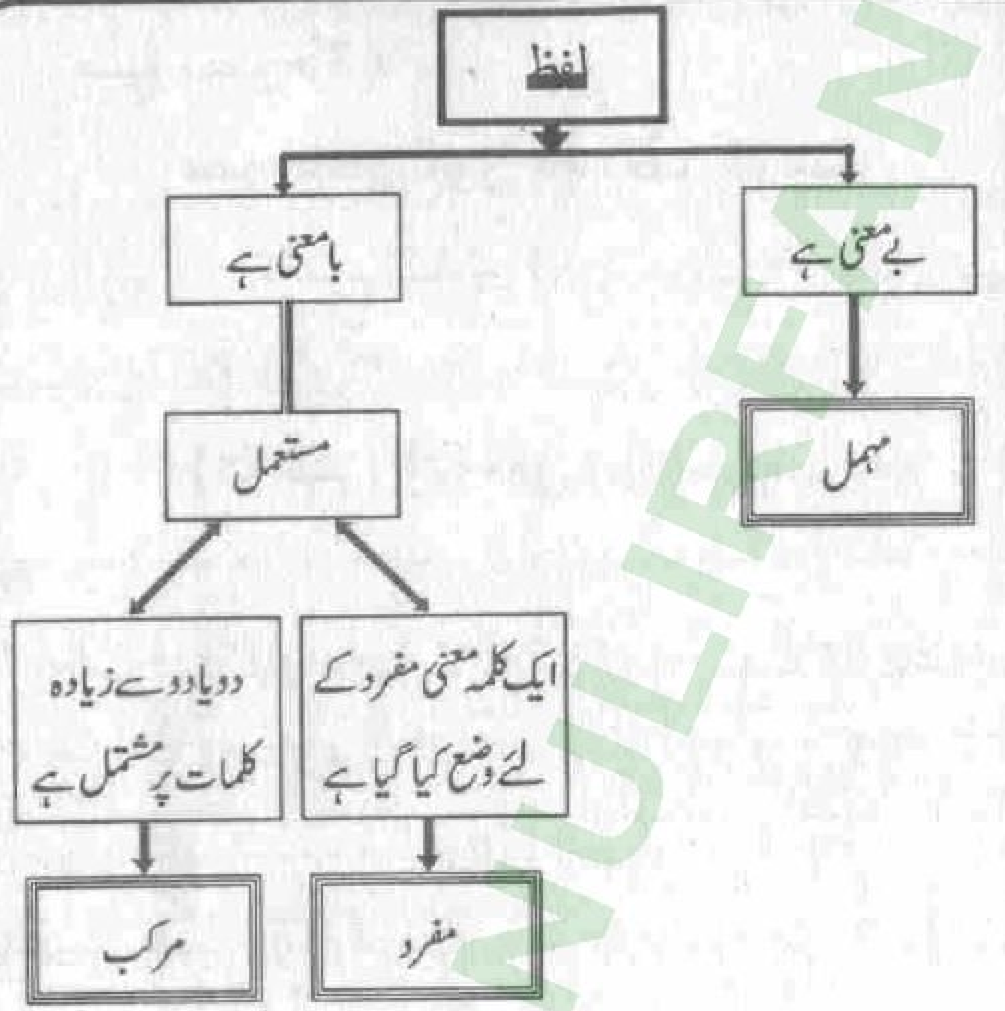

{ مشق }

درج ذیل سے مفرد اور مرکب الگ الگ کیجئے۔

(1) اِنْسَانٌ (2) رَجُلٌ عَالِمٌ (3) غُلَامُ زَيْدٍ (4) بَقَرَةٌ (5) اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً (6) ضَرَبَ بَكْرٌ (7) مَدِيْنَةٌ (8) هَلْ جَاءَ خَالِدٌ؟ (9) عَمْرٌو غَابَ. (10) ثَوْرٌ (11) اَكَلَ زَيْدٌ (12) اَلْحَمْدُلِلّٰهِ (13) نَمِرٌ (14) اَلرَّجُلُ جَاهِلٌ (15) اَلْكِتَابُ (16) غُلَامُ زَيْدٍ (17) اَلْخُبْزُ لَذِيْذٌ (18) اَلْمَاءُ (19) اَلْبَيْتُ صَغِيْرٌ (20) ذَنْبٌ عَظِيْمٌ (21) اَلرَّسُوْلُ (22) قَلَمُ الْاُسْتَاذِ (23) وَسِيْعٌ (24) بَابُ الْمَسْجِدِ (25) وَرْدٌ

سبق نمبر ﴿3﴾

اسم فعل اور حرف کا بیان

اپنے معنی پر دلالت کے سلسلے میں کسی دوسرے کلمے کی طرف محتاج ہونے..یا..نہ ہونے کے اعتبار سے کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔

{1} اسم...{2} فعل...{3} حرف...

اسم:۔

وہ کلمہ جو اپنے معنی پر دلالت کے سلسلے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج نہ ہو اور اس میں تینوں زمانوں (یعنی ماضی، حال اور مستقبل) میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔ جیسے

جَمَلٌ (اونٹ)

فعل:۔

وہ کلمہ جو اپنے معنی پر دلالت کے سلسلے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج نہ ہو اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ پایا جائے۔ جیسے

ضَرَبَ (مارا اس ایک مرد نے)

حرف:۔

وہ کلمہ جو اپنے معنی پر دلالت کے سلسلے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج ہو اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی، نہ پایا جائے۔ جیسے

مِنْ..اور..اِلٰی

وضاحت:۔

مِنْ، ابتداء اور اِلٰی انتہاء والے معنی کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ یعنی جب کسی فعل کی ابتداء بیان کرنا مقصود ہو تو مِنْ استعمال کیا جاتا ہے اور جب انتہاء بیان کرنے کا ارادہ ہو تو اِلٰی لایا جاتا ہے۔

مثلاً اگر کوئی شخص بیان کرنا چاہے کہ میرے سیر کرنے کی ابتداء بصرہ سے ہوئی اور اس کا اختتام کوفہ میں ہوا تو یوں کہا جائے گا،

"سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ"۔ (میں نے بصرہ سے کوفہ تک سیر کی۔)

مذکورہ مثال سے بخوبی ظاہر ہو گیا کہ اگر مِنْ اور اِلٰی کے ساتھ سِرْتُ، بَصْرَة اور کُوْفَة کا ذکر نہ کیا جاتا تو یہ دونوں ابتداء وانتہاء والے معنی پر دلالت نہ کر پاتے۔

نقشے کے ذریعے مزید وضاحت:۔

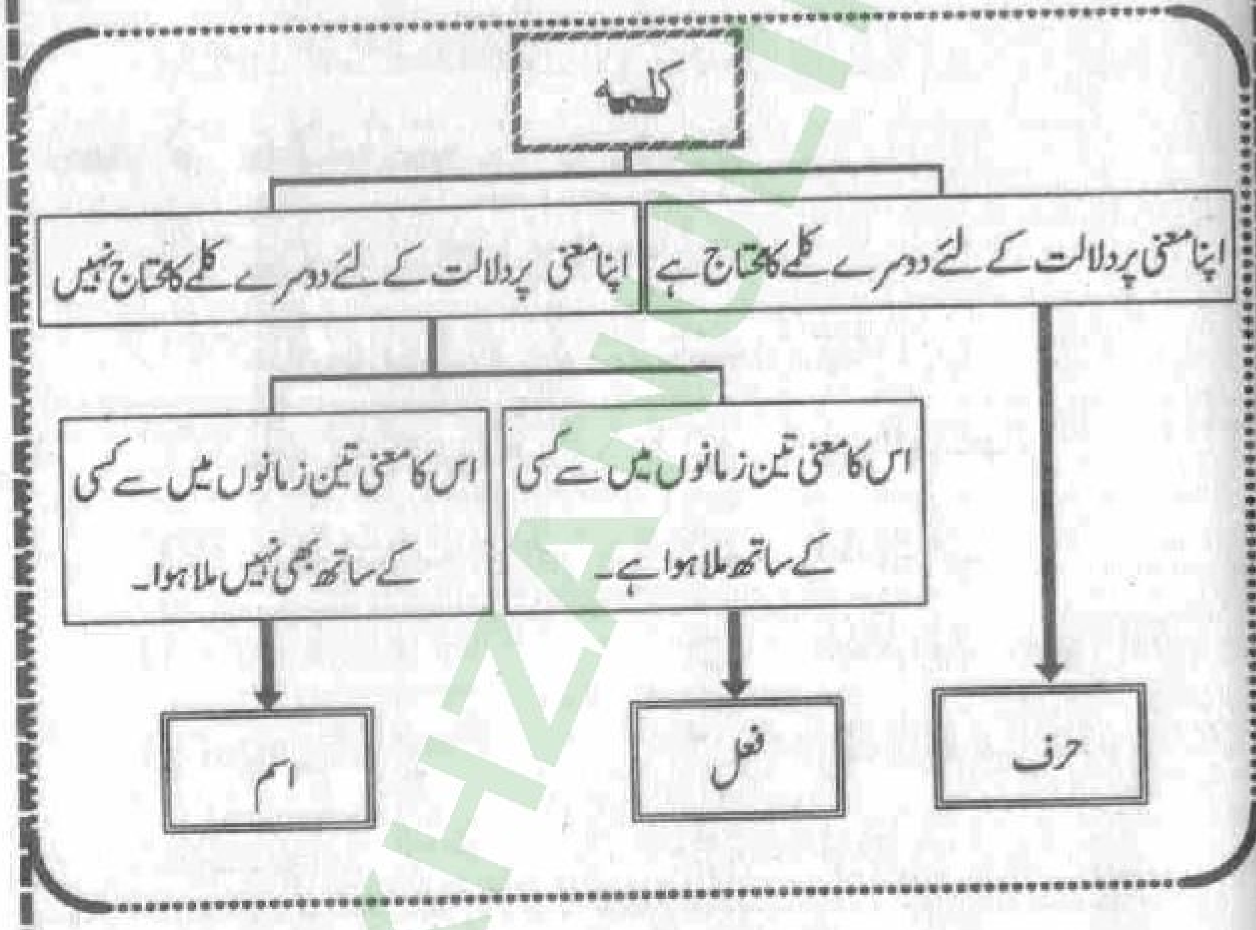

سبق نمبر ﴿4﴾

اسم ،فعل اور حرف کی علامات کا بیان

علامات:۔

علامت کی جمع ہے۔علامت سے مراد خاصہ ہے۔نحویوں کی اصطلاح میں کسی شے کا خاصہ وہ چیز ہے جوصرف اس شے کے ساتھ پائی جائے ،اس کے غیر میں نہ پائی جائے۔

نوٹ:۔

یہاں صرف مشہور مشہور علامات بیان کی جائیں گی۔

اسم کی علامات:۔

اسم کی درج ذیل ﴿12﴾ علامات ہیں۔

(1)جس پر تنوین ہو۔ جیسے **زَیْدٌ**

(2)جسکے شروع میں حرفِ جر ہو۔[1] جیسے **فِی الْمَسْجِدِ**

(3)جس سے پہلے الف لام ہو۔ جیسے **اَلْمَدِیْنَۃُ**

(4)مضاف ہو۔[2] جیسے **غُلَامُ زَیْدٍ...میں غُلَامُ**

(5)مسند الیہ ہو۔[3] جیسے **زَیْدٌ قَائِمٌ میں زَیْدٌ**

(6)مُصَغَّر ہو۔[4] جیسے **قُرَیْشٌ**

---

[1]۔**حروفِ جارہ**:۔یہ ۱۷ ہیں۔

بَـا وتَـا وکَـاف ولَامُ ووَا ؤ ومُـنْـذُ مُـذْ خَلَا

رُبَّ حَـاشَـا مِـنْ عَـدَا فِـیْ عَـنْ عَلٰی حَتّٰی اِلٰی

[2]۔**مضاف**:۔جن دو اکٹھے آنے والے اسماء کا ترجمہ کرنے میں درمیان میں کا،کی یا کے آئے ،ان میں سے پہلا مضاف اور دوسرا مضاف الیہ کہلاتا ہے۔

[3]۔**مسند الیہ**:۔جس کی طرف کسی اسم یا فعل کو اس طرح منسوب کیا گیا ہو کہ سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو۔

[4]۔**مصغر**:۔وہ اسم ہے جسے کسی دوسرے اسم سے ذلت ،حقارت یا محبوبیت والا معنی حاصل کرنے کے لئے بنایا گیا ہو۔یہ اکثر فُعَیْلٌ کے وزن پر ہوتا ہے۔

(7)منسوب ہو۔[1] جیسے **بَغْدَادِیٌّ**

(8)تثنیہ ہو۔[2]،[3] جیسے **رَجُلَانِ**

(9)جمع ہو۔[4] جیسے **مُسْلِمُوْنَ**

(10)موصوف ہو۔[5] جیسے **جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ**

(11)اس کے آخر میں تائے متحرکہ ہو۔ جیسے **ضَارِبَۃٌ۔**

(12)اس سے پہلے حرفِ نداء ہو۔ جیسے **یَا اَللّٰہُ**

فعل کی علامات:۔

فعل کی درج ذیل ﴿15﴾ علامات ہیں۔

(1) ماضی ہو۔ جیسے **ضَرَبَ**

(2) مضارع ہو۔ جیسے **یَضْرِبُ**

(3) امر ہو۔ جیسے **اِضْرِبْ**

یا...اس سے پہلے،

(4) لَمْ ہو۔ جیسے **لَم یَضْرِبْ**

(5) لَمَّا ہو۔ جیسے **لَمَّا یَضرِبْ**

(6) لائے نہی ہو۔ جیسے **لَاتَضْرِبْ**

(7) لام امر ہو۔ جیسے **لِاَضْرِبْ**

---

[1]۔**منسوب**:۔وہ اسم جو ایک شے کے کسی دوسری شے کے ساتھ تعلق پر دلالت کرے۔

[2]۔**تثنیہ**:۔وہ اسم جس کے آخر میں الف اور نون..یا..یاء ماقبل مفتوح اور نون ہو جیسے رَجُلَانِ ، رَجُلَیْنِ۔

[3]۔فعل تثنیہ وجمع نہیں ہوتا۔اسے تثنیہ وجمع اس کے فاعل کے اعتبار سے کہتے ہیں اور اس کا فاعل ہمیشہ اسم ہی ہوتا ہے۔

[4]۔**جمع**:۔وہ اسم جو دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرے۔

[5]۔**موصوف**:۔وہ اسم ہے جو کسی ایسی ذات پر دلالت کرے کہ جس کی کسی خوبی کا ذکر کیا گیا ہو۔

(8) اِنْ شرطیہ ہو۔ جیسے اِن تَضْرِبْ اَضْرِبْ

(9) سین ہو۔ جیسے سَیَضْرِبُ

(10) سَوْفَ ہو۔ جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ

(11) قَدْ ہو۔ جیسے قَدْضَرَبَ

(12) لَنْ ہو۔ جیسے لَن یَّضْرِبَ

یا...اس کے آخر میں،

(13) نون تاکید (ثقیلہ یا خفیفہ) لاحق ہو۔ جیسے لَیَضْرِبَنَّ

(14) ضمیر مرفوع متصل بارز ہو۔[1] جیسے ضَرَبْتُ

(15) تائے ساکنہ ہو۔ جیسے ضَرَبَتْ

حرف کی علامات:۔

جس کلمہ میں اسم وفعل کی کوئی بھی علامت نہ ہو، وہ حرف ہے۔

{ مشق اول }

درج ذیل سے اسم، فعل، حرف تلاش کر کے ان کی علامات کی نشاندہی فرمائیں۔

(1) لَن یَّضْرِبْنَ (2) فِی الدَّارِ هِرَّةٌ (3) اَلرَّجُلُ یَذْهَبُ اِلَی بَغْدَادَ (4) فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَیْسَ مِنِّی (5) هٰذِهٖ سَیَّارَةٌ (6) قَدْ یَشْرَبُ (7) فِی السُّوْقِ رَجُلٌ (8) اَلْکَلْبُ نَائِمٌ عَلَی الْاَرْضِ (9) سَافَرْتُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ (10) لَا تَاکُلِ السَّمَکَ (11) فَعَلَ زَیْدٌ حَسَنًا (12) تِلْکَ مُشْرِکَةٌ (13) سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (14) حَسِیْنٌ (15) لَمْ یَرْکَبْ زَیْدٌ (16) مِنْ (17) قَالَتْ (18) رَحْمَةٌ (19) لَیَعْلَمَنَّ (20) وَ (21) لَمَّا یَجِدْ (22) رَجُلَانِ (23) مُسْلِمُوْنَ (24) اِضْرِبْ

۱۔ ضمیر وہ اسم ہے جسے کسی حاضر، متکلم.. یا.. ایسے غائب پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہے کہ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔ ضمائر کا مکمل بیان آگے آئے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

(25) سَتَعْرِفُ (26) رَضَوِیٌّ (27) یَضْرِبْنَ (28) اِمْرَأَةٌ ضَعِیْفَةٌ (29) یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (30) حَتّٰی

{ مشق ثانی }

درج ذیل آیات سے اسم، فعل اور حرف علیحدہ علیحدہ کیجئے۔

﴿1﴾ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

﴿2﴾ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ.

﴿3﴾ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ.

﴿4﴾ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْهِ.

﴿5﴾ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ.

﴿6﴾ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

MAKHZANULIRFAN

سبق نمبر ﴿5﴾

لفظِ مرکب کا بیان

لفظِ مرکب کی اقسام:-

لفظِ مرکب کی دو قسمیں ہیں۔

﴿1﴾ مرکبِ مفید... ﴿2﴾ مرکبِ غیرِ مفید...

مرکب مفید:-

وہ مرکب ہے جس کا کہنے والا کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر.. یا.. طلب معلوم ہو۔ اسے جملہ، کلام، مرکبِ تام اور مرکبِ اسنادی بھی کہتے ہیں۔ جیسے

زَیْدٌ کَتَبَ (زید نے لکھا)..اور.. اِضْرِبْ (تو مار)

مرکب غیرِ مفید:-

وہ مرکب ہے کہ جس کا کہنے والا کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر.. یا.. طلب معلوم نہ ہو۔ اسے مرکبِ ناقص بھی کہتے ہیں۔ جیسے...... غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام)

مرکبِ مفید کی اقسام:-

مرکبِ مفید کی دو قسمیں ہیں۔

[1] جملۂ خبریہ...[2] جملۂ انشائیہ...

جملۂ خبریہ:-

وہ جملہ ہے کہ جس کے کہنے والے کو جھوٹا.. یا.. سچا کہا جا سکے۔ جیسے

زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہونے والا ہے)

جملۂ انشائیہ:-

وہ جملہ ہے کہ جس کے کہنے والے کو جھوٹا.. یا.. سچا نہ کہا جا سکے۔ جیسے

لَاتَضْرِبْ (تو مت مار)

سبق نمبر ﴿6﴾

جملۂ خبریہ کی اقسام

جملۂ خبریہ کی دو قسمیں ہیں۔

﴿1﴾ جملۂ اسمیہ خبریہ... ﴿2﴾ جملۂ فعلیہ خبریہ...

﴿1﴾ جملۂ اسمیہ خبریہ:-

وہ جملہ جس کا پہلا جزو اسم ہو.. یا.. وہ جملہ جو مبتداء اور خبر سے مرکب ہو۔ جیسے

زَیْدٌ کَاتِبٌ (زید کاتب ہے)

جملۂ اسمیہ خبریہ کے اجزاء:-

تعریف سے معلوم ہو گیا کہ جملۂ اسمیہ خبریہ، دو اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے۔

(۱) مبتداء...(۲) خبر...

[i] مبتداء:-

جملۂ اسمیہ خبریہ کے پہلے جزء کو کہتے ہیں.. یا.. جملۂ اسمیہ کے اس جزء کا نام ہے، جس کے مدلول کے بارے میں کوئی خبر بیان کی گئی ہو۔[1]

مثلاً.............. زَیْدٌ کَاتِبٌ (زید کاتب ہے)

مذکورہ مثال میں لفظ زَیْدٌ مبتداء ہے کیونکہ یہ جملے کا پہلا جزء ہے اور اس کے مدلول (یعنی ذاتِ زید) کے بارے میں کاتب ہونے کی خبر دی گئی ہے۔

☆ اسے مسندالیہ[2] اور محکوم علیہ[3] بھی کہتے ہیں۔

[ii] خبر:-

جملۂ اسمیہ خبریہ کے دوسرے جزء کو کہتے ہیں.. یا.. اس جزء کا نام ہے جس کے ذریعے، مبتداء کے مدلول کے بارے میں کوئی خبر دی گئی ہو۔ مثلاً

[1]:- لفظ جس چیز پر دلالت کرے اسے اس کا مدلول کہتے ہیں۔ [2]:- یعنی منسوب کیا گیا اس کی طرف۔

[3]:- یعنی حکم کیا گیا اس پر۔

MAKHZANULIRFAN

زَیْدٌ کَاتِبٌ (زید کاتب ہے)

ذکر کردہ مثال میں لفظ کَاتِبٌ خبر ہے کیونکہ یہ جملے کا دوسرا اجزاء ہے اور اس کے ذریعے مبتداء کے مدلول (یعنی ذات زَیْدٌ) کے بارے میں کاتب ہونے کی خبر دی گئی ہے۔

☆اسے مسند اور محکوم بہ بھی کہتے ہیں۔ [1]

مبتداء وخبر سے متعلقہ چند ضروری باتیں:۔

(1) یہ دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ

(2) مبتداء اکثر معرفہ[2] اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔[3] چنانچہ اگر دو اسماء میں سے ایک معرفہ اور دوسرا نکرہ ہو تو معرفہ کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بنائیں گے۔ جیسے

هٰذَا شَجَرٌ... هُوَ اِنْسَانٌ... زَیْدٌ عَالِمٌ

لیکن اگر کسی اسم نکرہ کی صفت ذکر کر دی جائے تو اب اسے مبتداء بنایا جا سکتا ہے۔ جیسے اِمْرَأَةٌ كَبِيْرَةٌ قَامَتْ

(3) مبتداء پہلے اور خبر اس کے بعد واقع ہوتی ہے، لیکن کبھی کبھی اس کے برعکس بھی ہوتا ہے۔ جیسے قَائِمٌ زَیْدٌ

(3) اگر خبر اسمِ مشتق ..یا.. اسمِ منسوب ہو، تو مبتداء وخبر میں تذکیر وتانیث میں مطابقت ضروری ہے۔ جیسے

زَیْدٌ عَالِمٌ...هِنْدٌ عَالِمَةٌ.....زَیْدٌ بَغْدَادِیٌّ...هِنْدٌ مَدَنِیَّةٌ

لیکن درج ذیل صورتوں میں یہ مطابقت ضروری نہیں رہتی۔

(i) جب خبر کوئی ایسا لفظ ہو جو مذکر و مؤنث دونوں کے لئے یکساں مستعمل ہو۔ جیسے

اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ [4]

1:۔ منسوب کیا گیا اسے ..اور.. حکم کیا گیا اس کے ساتھ 2:۔ وہ اسم جو کسی معین ذات پر دلالت کرے۔
3:۔ وہ اسم جو کسی غیر معین ذات پر دلالت کرے۔ 4:۔ خَيْرٌ اپنی اصل کے اعتبار سے اسم تفضیل ہے اور مذکر و مؤنث دونوں میں یکساں مستعمل ہے۔

(ii) جب خبر واقع ہونے والی صفت، صرف مؤنث کے ساتھ خاص ہو۔ جیسے

اَلْمَرْأَةُ حَائِضٌ......اور......زَیْنَبُ طَالِقٌ

(4) ایک مبتداء کی کئی خبریں ہو سکتی ہیں۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ فَاضِلٌ عَالِمٌ

(5) خبر کبھی مفرد ہوتی ہے اور کبھی جملہ۔ دوسری صورت میں جملے میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبتداء کی جانب لوٹے اور تذکیر و تانیث اور واحد و تثنیہ و جمع ہونے میں اس کے مطابق ہو۔ جیسے

زَیْدٌ اَبُوْهُ رَاكِبٌ....اور....زَیْدٌ قَامَ

نوٹ:۔

☆اسم مسند بھی ہو سکتا ہے اور مسند الیہ بھی۔

☆فعل صرف مسند ہو سکتا ہے، مسند الیہ نہیں۔

اور ☆حرف نہ مسند ہو سکتا ہے، نہ مسند الیہ۔

جملۂ فعلیہ خبریہ:۔

وہ جملہ جس کا پہلا جزء فعل ہو..یا..وہ جملہ جو فعل اور فاعل پر مشتمل ہو۔ جیسے

ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا)

جملہ فعلیہ خبریہ کے اجزاء:۔

تعریف سے معلوم ہو گیا کہ اس کے دو اجزاء ہیں۔

(۱) فعل... (۲) فاعل...

☆فعل کو مسند اور فاعل کو مسند الیہ بھی کہتے ہیں۔ ان کی مزید تفصیل ان شاء اللہ عزوجل آگے آئے گی۔

نوٹ:۔

لیکن یہ اجزاء فعلِ معروف کے اعتبار سے ہیں۔ چنانچہ اگر جملۂ فعلیہ میں فعل مجہول مذکور ہو تو اس

کے دوسرے جزء کو نائب الفاعل کہا جاتا ہے۔ جیسے

ضُرِبَ زَيْدٌ (زید کو مارا گیا)..... میں "زَيْدٌ" نائب الفاعل ہے۔

{ مشق }

درج ذیل مثالوں سے جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کو جدا جدا کیجئے۔

(1) اَلطَّيَّارَةُ عَلَى الاَرْضِ. (2) زَيْدٌ يَمْشِيْ عَلَى السَّقْفِ (3) اَلاُسْتَاذُ جَالِسٌ (4) ضَرَبَ زَيْدٌ (5) اَلْمُتَعَلِّمُ قَائِمٌ (6) هٰذِهٖ مَدْرَسَةٌ (7) كَتَبَ خَالِدٌ (8) هُوَ يُوْسُفُ (9) فُتِحَ البَابُ (10) اَلحَمْدُ لِلّٰهِ (11) اَنَا مُؤمِنٌ (12) نَصَرَ اللّٰهُ (13) اَلنِّسَاءُ مُسلِمَاتٌ (14) وَعَظَ الِاَمَامُ (15) هٰذَا كِتَابُ الاَبِ (16) خَرَجَ بَكْرٌ (17) كُلِ الطَّعَامَ (18) اَكَلَ زَاهِدٌ (19) اَلْمَرِيْضُ نَائِمٌ (20) فَهِمَ التِّلْمِيْذُ (21) اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ (22) اَلْمَكْتُوْبُ كُتِبَ (23) دَخَلَ عَمْرٌو فِى الدَّارِ (24) كِتَابُ الصَّرفِ سَهْلٌ (25) ذَهَبَ خَالِدٌ (26) اَرجِعْ مِنَ السُّوقِ

سبق نمبر ﴿7﴾

جملۂ انشائیہ کی اقسام

اس کی مشہور بارہ اقسام درج ذیل ہیں۔

﴿1﴾	امر	﴿2﴾	نہی	﴿3﴾	استفہام	﴿4﴾	تمنی
﴿5﴾	ترجی	﴿6﴾	عقود.	﴿7﴾	قسم	﴿8﴾	نداء
﴿9﴾	عرض	﴿10﴾	تعجب	﴿11﴾	دعا.	﴿12﴾	مدح وذم

{1} امر:۔

وہ فعل ہے کہ جس کے ذریعے سامنے والے سے کسی کام کا مطالبہ کیا جائے۔ جیسے

اِضْرِبْ (تو مار)

{2} نہی:۔

وہ فعل ہے کہ جس کے ذریعے سامنے والے سے کسی کام سے رک جانے کا مطالبہ کیا جائے۔ جیسے

لَاتَضْرِبْ (تو مت مار)

{3} استفہام:۔

وہ جملہ جس کے ذریعے کوئی بات پوچھی جائے۔ جیسے

هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ (کیا زید نے مارا؟)

{4} تمنی:۔

وہ جملہ جس میں کسی آرزو کا اظہار پایا جائے۔ جیسے

لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ (کاش! زید حاضر ہوتا)

{5} ترجی:۔

وہ جملہ جس میں کسی توقع کا اظہار کیا گیا ہو۔ جیسے

لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ (شائد عمرو غائب ہوگا)

MAKHZAN UL IRFAN

{6} عقود:۔ معاملات

وہ جملہ جس کے ذریعے کوئی سودا..یا..معاملہ طے کیا جائے۔ جیسے

بِعْتُ وَاشْتَرَیْتُ (میں نے بیچا اور میں نے خریدا)

{7} عرض:۔ رغبت دلانا

وہ جملہ جس کے ذریعے دوسرے کو کسی کام پر ابھارا جائے۔ جیسے

اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے تا کہ بھلائی کو پہنچ جائیں۔)

{8} نداء:۔

وہ جملہ جس کے ذریعے کسی کی توجہ اپنی جانب مبذول کروانا مقصود ہو۔ جیسے

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم (اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیک وسلم)

{9} قسم:۔

وہ جملہ جس میں کسی محترم چیز کا ذکر کر کے اپنی بات کو پختہ کیا گیا ہو۔ جیسے

وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا (خدا کی قسم! میں زید کو ضرور ضرور ماروں گا)

{10} تعجب:۔

وہ جملہ جس میں تعجب کا اظہار کیا گیا ہو۔ جیسے

مَا اَحْسَنَہٗ (وہ کیا ہی حسین ہے)

{11} دعا:۔

وہ جملہ جو کسی دعا پر مشتمل ہو۔ جیسے

جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا (اللہ تعالیٰ تجھے بہتر جزاء عطا فرمائے)

{12} مدح وذم:۔ اچھائی یا مذمت

وہ جملہ جس میں کسی کی تعریف..یا..برائی بیان کی گئی ہو۔ جیسے

نِعْمَ الصَّبِیُّ بَکْرٌ (بکر اچھا بچہ ہے۔)..اور..

بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید برا مرد ہے۔)

{ مشق }

درج ذیل سے جملہ خبریہ اور انشائیہ کو جدا جدا کیجئے۔

(1) اِقْرَأْ (2) ذَھَبَ خَالِدٌ (3) اَلْکِتَابُ حَسِیْنٌ (4) لَا تَرْفَعْ صَوْتَکَ (5) اَلْمُعَلِّمُ جَالِسٌ (6) لَعَلَّ زَیْدًا حَاضِرٌ (7) ضَرَبَ عَمْرٌو (8) لَیْتَ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ (9) ھٰذِہٖ مَدْرَسَتِیْ (10) ھَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ (11) بَارَکَ اللّٰہُ (12) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (13) وَاللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا کِتَابِیْ (14) کِتَابُ اللّٰہِ فِی اللُّغَۃِ الْعَرَبِیَّۃِ (15) نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (16) اَلْاُسْتَاذُ یُدَرِّسُ (17) بِئْسَ الْمَصِیْرُ (18) طَلَعَتِ الشَّمْسُ (19) مَا اَضْرَبَہٗ (20) جَمَاعَۃُ الصَّلٰوۃِ قَائِمَۃٌ (21) رَجَعَ اَبِیْ مِنَ السُّوْقِ (22) یَا اَللّٰہُ (23) لَا تَنْصُرْ (24) بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ (25) ھُوَ زَیْدٌ (26) وَھَبْتُ لَکَ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

MAKHZANULIRFAN

سبق نمبر ﴿8﴾

مرکب غیر مفید کی اقسام

اس کی کئی اقسام ہیں، جن میں سے چار اہم اور کثیر الاستعمال یہ ہیں۔

(۱) مرکبِ بنائی .... (۲) مرکبِ منع صرف...

(۳) مرکبِ اضافی ... (۴) مرکبِ توصیفی...

(۱) مرکبِ بنائی:۔

دو عددوں پر مشتمل ایسے مرکب کا نام ہے کہ جن کے درمیان کوئی حرفِ عطف پوشیدہ ہو۔ جیسے

أَحَدَ عَشَرَ (گیارہ)...سے..**تِسْعَةَ عَشَرَ** (انیس) تک [۱]

نوٹ:۔

ان اعداد کے ذریعے گنے جانے والے معدود کو واحد اور منصوب ذکر کیا جائے گا۔ جیسے

أَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً (گیارہ مرد)....**تِسْعَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً** (انیس عورتیں)

(۲) مرکبِ منع صرف:۔

دو اسماء پر مشتمل ایسے مرکب کا نام ہے کہ جن کے درمیان کوئی حرفِ عطف پوشیدہ نہ ہو۔ جیسے .... **بَعْلَبَكُّ**

نوٹ:۔

بَعْلَ ایک بت کا نام تھا اور **بَكُّ** اسے پوجنے والے ایک بادشاہ کا۔ بعد میں ان دونوں کو ملا کر ایک شہر کا نام رکھ دیا گیا۔

(۳) مرکبِ توصیفی:۔

وہ مرکب ہے جس میں دوسرا جزء، پہلے جزء کے مدلول میں پائے جانے والی کسی

۱:۔ ان دونوں مرکبات کے درمیان واؤ حرفِ عطف پوشیدہ ہے کیونکہ یہ اصل میں **أَحَدٌ وَّ عَشَرٌ** اور **تِسْعَةٌ وَّ عَشَرٌ** تھے۔

خوبی.. یا.. برائی پر دلالت کرے۔ اس میں پہلے جزء کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں۔ جیسے **رَجُلٌ عَالِمٌ**

موصوف صفت کے بارے میں چند ضروری باتیں:۔

﴿1﴾ دو اسماء معرفہ.. یا.. نکرہ اکٹھے آجائیں (مثلاً دونوں پر الف لام ہو.. یا.. دونوں اس کے بغیر ہوں) تو عموماً پہلے کو موصوف اور دوسرے کو صفت قرار دیں گے۔ جیسے

جَاءَ الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ...اور...**ضَرَبَ رَجُلٌ عَالِمٌ**

﴿2﴾ ضمائر نہ موصوف ہو سکتی ہیں نہ صفت۔ یونہی عَلَم (یعنی نام) بھی کسی کی صفت نہیں بن سکتا۔

﴿3﴾ صفت، موصوف سے مقدم نہیں ہو سکتی۔

﴿4﴾ موصوف اپنی صفت سے، افراد و تثنیہ و جمع و تذکیر و تانیث و تعریف و تنکیر و رفع و نصب و جر میں موافقت رکھتا ہے۔ جیسے

رَجُلٌ عَالِمٌ...رَجُلاَنِ عَالِمَانِ...رِجَالٌ عَالِمُوْنَ...

اِمْرَأَةٌ طَوِيْلَةٌ...اِمْرَأَتَانِ طَوِيْلَتَانِ...نِسْوَةٌ طَوِيْلاَتٌ

﴿5﴾ اسم منسوب، ہمیشہ کسی نہ کسی کی صفت واقع ہوگا، یہ عام ہے کہ اس کا موصوف عبارت میں مذکور ہو.. یا.. محذوف۔ جیسے

رَكِبَ زَيْدٌ بَغْدَادِيٌّ.....یا.....**بَعُدَ مَدَنِيٌّ**

(۴) مرکبِ اضافی:۔

وہ مرکب ہے کہ جس میں ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف اس طرح منسوب کیا گیا ہو کہ سننے والے کو کوئی خبر.. یا.. طلب معلوم نہ ہو اور ترجمہ کرنے میں درمیان میں کا، کی، کے.. یا.. را، ری، رے آئے۔ جسے منسوب کیا جائے اسے ''**مضاف**'' اور جس کی طرف منسوب کیا جائے اسے ''**مضاف الیه**'' کہتے ہیں۔ جیسے

MAKHZANULIRFAN

غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام)... اور... رَبُّنَا (ہمارا رب)

اس میں غُلَام اور رَبُّ مضاف.. اور.. زَيْدٍ اور نَا ضمیر مضاف الیہ ہیں۔

مرکب اضافی سے متعلقہ قابل حفظ امور

(1) لکھنے میں پہلے مضاف آئے گا، پھر مضاف الیہ۔

(2) درج ذیل الفاظ ہمیشہ مضاف واقع ہوں گے، یہ عام ہے کہ ان کا مضاف الیہ، عبارت میں مذکور ہو.. یا.. محذوف۔

كُلُّ، بَعْضُ، قَبْلُ، عِنْدَ، ذُوْ، أُولُوْ، غَيْرَ، نَحْوُ، مِثْلُ، دُوْنَ، تَحْتَ، فَوْقَ، خَلْفَ، قُدَّامُ، حَيْثُ، اَمَام، مَعْ، بَيْنَ، اَیٌّ، سَائِر، لَدٰی، لَدُنْ وغیرھا۔

(3) تین سے دس تک کے اعداد اور سو (مِـــائَة)، ہزار (اَلْف) [1] ہمیشہ اپنے مابعد معدود کی جانب مضاف ہوں گے۔ جیسے

ثَلَاثَةُ اَشْجَارٍ... اَرْبَعُ غُرُفَاتٍ ... مِائَةُ عَامِلٍ

مِئَتَا رَجُلٍ... اَلْفَا امْرَاَةٍ [2]

(4) اسماء کے بعد ضمیر، ہمیشہ مضاف الیہ ہوگی۔ جیسے

رَبُّهٗ.. غُلَامُهَا.. اِبْنُكَ.. اَبِيْ.. اور.. اُمُّنَا

(5) مضاف اور مضاف الیہ کا ترجمہ کرتے ہوئے پہلے مضاف الیہ کا ترجمہ کریں گے پھر مضاف کا نیز ان کے ترجمے میں درمیان میں کا، کی.. یا.. کے آئے گا۔ جیسے

غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام).......... دَرَّاجَةُ سَاجِدٍ (ساجد کی سائیکل)

(6) لیکن بعض صورتوں میں ترجمہ مضاف سے ہی شروع ہوگا۔ مثلاً

(i) جب لفظ کل کسی اسم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے

---

[1] :۔ خواہ تثنیہ ہوں جیسے مِئَتَان اور اَلْفَان.. یا.. جمع ہوں جیسے مِئَاتٌ اور آلَاف

[2] :۔ ترکیب کرتے ہوئے انھیں ممیز مضاف اور معدود کو تمییز مضاف الیہ کہا جائے گا۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (ہر جان نے موت چکھنی ہے۔)

(ii) تین سے دس تک اعداد اور مِـــائَةُ کا ان کے معدودات کے ساتھ ترجمہ کرتے ہوئے۔ جیسے

ثَلَاثَةُ اَشْجَارٍ (تین درخت)... مِائَةُ عَامِلٍ (سو عامل)

(7) بسا اوقات درمیان میں کا، کی.. یا.. کے کا ترجمہ نہ ہوگا۔ جیسے

ذُوْمَالٍ (مال والے)... سَائِرُ اَصْحَابِ (تمام ساتھی)

اَصْحَابُ الْجَنَّةِ (جنت والے)

(8) دو اسماء میں سے پہلا نکرہ اور دوسرا معرف باللام.. یا.. علم.. یا.. اسم اشارہ.. یا.. اسم موصول.. یا.. لفظ کل ہو تو عموماً پہلا مضاف اور دوسرا مضاف الیہ ہوگا۔ جیسے

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ... كِتَابُ زَيْدٍ... دَرَّاجَةُ هٰذَا

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ... ظِلُّ كُلِّ طُلَّابٍ

(9) اگر اِبْن .. یا.. اِبْنَة .. یا.. بِنْت، اعلام کے درمیان آجائیں تو ماقبل کے لئے صفت اور مابعد کے لئے مضاف ہوں گے۔ جیسے

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ... اور ... فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ

پہلی مثال میں ابن مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مُحَمَّد.. اور.. دوسری میں بِنْت مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فَاطِمَةُ کی صفت واقع ہوگا۔

(10) بسا اوقات ایک اسم پیچھے کے لئے مضاف الیہ بننے کے ساتھ ساتھ آگے کے لئے مضاف بھی ہو رہا ہوتا ہے۔ جیسے

كِتَابُ بِنْتِ خَالِدٍ (خالد کی بیٹی کی کتاب)

MAKHZANULIRFAN

(11) مضاف پر تنوین نہیں آتی، نیز مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

مرکبات غیر مفیدہ کا استعمال:۔

انہیں مختلف مقامات پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً

﴿1﴾ کبھی یہ مبتداء واقع ہوتے ہیں۔ جیسے

اَحَدَ عَشَرَ عَدَدٌ... بَعْلَبَكُّ مِصْرٌ كَبِيْرٌ...

رَجُلٌ عَالِمٌ نَائِمٌ... اور... كَلْبُ بَكْرٍ اَسْوَدُ

﴿2﴾ کبھی خبر بنتے ہیں۔ جیسے

هُمْ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً... مِصْرِیْ بَعْلَبَكُّ...

زَيْدٌ رَجُلٌ فَاضِلٌ... اَلصَّبِیُّ اِبْنُ زَيْنَبَ

اور... ﴿3﴾ کبھی فاعل.. یا.. نائب الفاعل وغیرہ واقع ہوتے ہیں۔ جیسے

ضُرِبَ اَحَدَ عَشَرَ كَلْبًا... جَاءَ بَعْلَبَكُّ...

شَرِبَ رَجُلٌ ضَعِيْفٌ... كُسِرَ بَيْتُ فَاسِقٍ

{ مشق اول }

درج ذیل سے مرکبِ غیر مفید کی اقسام کا تعین کیجئے۔

(1) اَحَدَعَشَرَ (2) ضَرْبٌ عَظِيْمٌ (3) ثَلٰثَةَ عَشَرَ (4) كِتَابُ زَيْدٍ (5) اَللّٰهُ الْعَظِيْمُ (6) دَرْسُ الْقُرآنِ (7) حَضَرَ مَوْتُ (8) اَلْكُرَّاسَةُ الضَّخِيْمَةُ (9) اِرْسَالُ الْمَكْتُوْبِ (10) اَلرِّسَالَةُ الْعَرَبِيَّةُ (11) مَعْدِيْكَرَبُ (12) تَخْرِيْجُ الْحَدِيْثِ

{ مشق ثانی }

درج ذیل سے مرکبِ مفید اور غیر مفید پہچانئے۔

(1) قَلَمُ زَيْدٍ (2) رَجَعَ خَالِدٌ (3) تَدْرِيْسُ الْمُعَلِّمِ (4) اِنْشَاءُ الْعَرَبِيَّةِ (5) كَتَبَ زَيْدٌ (6) هِدَايَةُ النَّحْوِ (7) دَخَلَ بَكْرٌ فِی الدَّارِ (8) اَلْخُبْزُ جَيِّدٌ (9) غُرْفَةٌ وَاسِعَةٌ (10) كَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی عُقُوْلِهِمْ (11) اَلْكَلِمَةُ لَفْظٌ (12) بَابُ الْمَدْرَسَةِ (13) رَجُلٌ كَبِيْرٌ (14) تِسْعَةَ عَشَرَ (15) مَعْدِيْكَرَبُ (16) جَاءَ الرَّجُلُ الضَّعِيْفُ (17) خَرَجَ بَكْرُنِ الْمَدَنِیُّ (18) اَرْبَعَةُ اَشْجَارٍ (19) اَلْفَا اِمْرَاَةٍ (20) اَصْحَابُ الْكَهْفِ (21) ذُوْجَمَالٍ (22) لِلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (23) مُحَمَّدُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ (24) بَيْتُ بِنْتِ ابْنِ زَيْدٍ (25) اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ (26) لِكُلِّ امْرِیءٍ مَّا نَوٰی (27) نَادٰی اَصْحَابُ النَّارِ (28) فَاقْتُلُوْا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ (29) قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

MAKHZANURFAN

سبق نمبر ﴿9﴾

معرب و مبنی کا بیان

مختلف عوامل کے آنے کی بناء پر آخر میں کسی قسم کی تبدیلی واقع ہونے ..یا..نہ ہونے کے اعتبار سے کلمے کی دو قسمیں ہیں۔

(i) معرب... (ii) مبنی...

(1) معرب:۔

وہ کلمہ ہے جس کا آخر، مختلف عوامل[1] کے آنے کی وجہ سے تبدیل ہو جائے۔ جیسے درجِ ذیل مثالوں میں ...... زَیْدٌ

جَاءَ نِیْ زَیْدٌ .... آیا میرے پاس زید۔

رَأَیْتُ زَیْدًا .... میں نے زید کو دیکھا

مَرَرْتُ بِزَیْدٍ .... میں زید کے پاس سے گزرا۔

(2) مبنی:۔

وہ کلمہ ہے جس کا آخر، مختلف عوامل کے آجانے کی وجہ سے تبدیل نہ ہو۔ جیسے درجِ ذیل مثالوں میں ھٰؤُلَاءِ

جَاءَ نِیْ ھٰؤُلَاءِ... (میرے پاس وہ لوگ آئے)

رَأَیْتُ ھٰؤُلَاءِ... (میں نے ان لوگوں کو دیکھا)

مَرَرْتُ بِھٰؤُلَاءِ... (میں ان کے ساتھ سے گزرا)

---

[1]:۔ عامل وہ شے ہے کہ جس کے باعث اسم معرب کا آخر تبدیل ہو جاتا ہے۔ ان کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) حروفِ عاملہ۔ (۲) افعال عاملہ..اور..(۳) اسمائے عاملہ۔ ان سب کی تفصیل آگے آئے گی۔ ان شاء اللہ عزوجل

سبق نمبر ﴿10﴾

کلامِ عرب میں معرب و مبنی کی تعداد

معرب کی تعداد:۔

کلامِ عرب میں صرف دو چیزیں معرب ہیں۔

﴿1﴾ اسمِ متمکن، جب کہ ترکیب میں واقع ہو۔ [1]

جیسے .... ضَرَبَ زَیْدٌ..میں.. زَیْدٌ

﴿2﴾ فعلِ مضارع، جب کہ نونِ جمع مؤنث حاضر و غائب (یَفْعَلْنَ، تَفْعَلْنَ) اور نونِ تاکید (ثقیلہ و خفیفہ) سے خالی ہو۔ جیسے یَضْرِبُ

مبنی کی تعداد:۔

کلامِ عرب میں درجِ ذیل چھ چیزیں مبنی ہیں۔ جن میں سے پہلی تین مبنی الاصل ہیں۔ [2]

(1) فعلِ ماضی۔ جیسے .... ضَرَبَ

(2) امر حاضر معروف۔ جیسے .... اِضْرِبْ

(3) تمام حروفِ معانی۔ جیسے .... مِنْ، اِلٰی

(4) اسمِ متمکن جب کہ ترکیب میں واقع نہ ہو۔ جیسے

زَیْدٌ، عَمْرٌو، بَکْرٌ وغیرہ

(5) فعلِ مضارع جب کہ نونِ جمع مؤنث حاضر و غائب اور نونِ تاکید (ثقیلہ خفیفہ) کے ساتھ ہو۔ جیسے ...... یَضْرِبْنَ....اور....لَیَضْرِبَنَّ

(6) اسمِ غیر متمکن

نوٹ:۔ (i) اسمِ غیر متمکن وہ اسم ہے جو مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو۔ اس کی آٹھ

---

[1]:۔ اسمِ متمکن وہ اسم ہے جو مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو۔ کلامِ عرب میں مبنی الاصل تین چیزیں ہیں۔ (۱) فعلِ ماضی۔ (۲) امر حاضر معروف۔ (۳) تمام حروفِ معانی۔

[2]:۔ یعنی یہ اپنی اصل وضع کے اعتبار سے ہی مبنی ہیں۔

MAKHZANULIRFAN

اقسام ہیں۔

(۱) ضمائر جیسے اَنَا، اَنْتَ، ھُوَ...

(۲) اسمائے اشارہ جیسے ھٰذا ، ذَالِکَ .....

(۳) اسمائے موصولہ جیسے اَلَّذِی، مَنْ اور مَا وغیرہ.....

(۴) اسمائے ظروف جیسے اِذْ، اِذَا ،مَتٰی وغیرہ....

(۵) اسمائے افعال جیسے رُوَیْدَ اور ھَیْھَاتَ وغیرہ

(۶) اسمائے اصوات جیسے اُحْ اُحْ اور غَاقِ غَاقِ وغیرہ.....

(۷) اسمائے کنایہ جیسے کَمْ اور کَذَا .....

(۸) مرکب بنائی جیسے اَحَدَ عَشَرَ.....

نوٹ: ان سب کے بارے میں تفصیلی بیان آگے آئے گا۔ (ان شاء اللہ عزوجل)

(ii) جملہ خواہ اسمیہ ہو... یا فعلیہ، مبنی کے حکم میں ہوتا ہے۔

{ مشق }

درج ذیل سے معرب اور مبنی کلمات جدا جدا کیجئے۔

(1) زَیْدٌ قَائِمٌ (2) اُولٰئِکَ اَصْحَابُ الْجَنَّۃِ (3) یُؤْخَذُ الْبُرُّ (4) یُفْتَحُ الْبَابُ (5) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ (6) قَدْضَرَبَ (7) اُدْخُلْ (8) قَمَرٌ (9) اَلْمُعَلِّمُ صَالِحٌ (10) بَکْرٌ (11) کَمْ مِنْ مَلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ (12) اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ (13) سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَۃِ اِلَی الْکُوْفَۃِ (14) رَأْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللّٰہِ (15) خُذْ بِیَدِیْ (16) کُنْ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ (17) لَا تَفْعَلْ ھٰذَا (18) وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ بَکْرًا (19) نِسْوَۃٌ یَرْکَبْنَ عَلَی السَّیَّارَۃِ (20) اَعْلَمَ زَیْدٌ بَکْرًا عَمْرًا فَاضِلاً (21) ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ (22) ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا (23) صَوْتُ الْغُرَابِ غَاقِ غَاقِ (24) اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ (25) رَأَیْتُ تِسْعَۃَ عَشَرَۃَ رَجُلاً

سبق نمبر ﴿11﴾

معرب و مبنی کلمات کے اعراب کا بیان

اعراب کی تعریف:۔

وہ حروف یا حرکات جن کے باعث معرب کا آخر تبدیل ہو جاتا ہے۔

معرب کے اعراب:۔

اس پر چار طرح کے اعراب آتے ہیں۔

(i) رفع ....(ii) نصب ....(iii) جر ....(iv) جزم ....

☆ جس کلمہ پر رفع ہو، اسے مرفوع...

☆ جس پر نصب ہو اسے منصوب...

☆ جس پر جر ہو، اسے مجرور ...

☆ اور جس پر جزم ہو اسے مجزوم کہا جاتا ہے۔

نوٹ:۔

جر کا استعمال ''اسماء'' ...اور...جزم کا ''افعال'' کے ساتھ خاص ہے۔

مبنی کے اعراب:

اس کے بھی چار اعراب ہیں۔

(i) ضم ....(ii) فتح ....(iii) کسر ....(iv) سکون ....

☆ جس کلمہ پر ضم ہو، اسے مبنی بر ضم...

☆ جس پر فتح ہو، اسے مبنی بر فتح...

☆ جس پر کسر ہو، اسے مبنی بر کسر...

MAKHZAN UL IRFAN

☆اور جس پر سکون ہو اسے مبنی بر سکون کہا جاتا ہے۔

مشترکہ اعراب:۔

معرب اور مبنی کے مشترکہ اعراب بھی چار ہیں۔

(i)ضمہ....(ii)فتحہ....(iii)کسرہ....(iv)سکون....

☆جس کلمہ پر ضمہ ہو اسے مضموم...

☆جس پر فتحہ ہو،اسے مفتوح...

☆جس پر کسرہ ہو،اسے مکسور...

☆اور جس پر سکون ہو اسے ساکن کہا جاتا ہے۔

اسم معرب کے اعراب اور اعراب جاری کرنے کے بعد اس کی مختلف حالتیں

اسم معرب کے اعراب:۔

اسم معرب پر جاری ہونے والے اعراب کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)اعراب بالحرکت...(۲)اعراب بالحروف...

(1) اعراب بالحرکت:۔

یہ تین ہیں۔......... (۱) ضمہ...(۲) فتحہ...(۳) کسرہ...

(2) اعراب بالحروف:۔

یہ بھی تین ہیں۔....... (۱) واو...(۲) الف...(۳) یاء...

اعراب بالحرکت اور اعراب بالحروف کی اقسام:۔

ان میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں۔

(۱) لفظی...(۲) تقدیری...

(۱)لفظی:۔

وہ اعراب جو لکھنے اور پڑھنے میں آئیں۔

(۲)تقدیری:۔

وہ اعراب جو لکھنے اور پڑھنے میں نہ آئیں۔

﴿اجراءِ اعراب کے بعد اسم معرب کی مختلف حالتیں﴾

اعراب کے اجراء کے بعد اسم معرب کی تین حالتیں ہیں۔

(۱)رفعی...(۲) نصبی...(۳)جری...

﴿1﴾ حالتِ رفعی:۔

جب اسم معرب کسی ایسے مقام پر واقع ہو، جہاں واقع ہونے والے اسم پر ہمیشہ رفع آتا ہے تو اس وقت کہا جائے گا کہ یہ حالتِ رفعی میں ہے..یا..اسے یوں بھی کہا جاتا ہے کہ یہ محل رفع میں واقع ہے۔[1] مثلاً

جَاءَ زَیْدٌ

اس مثال میں زَیْدٌ، جَاءَ کا فاعل ہے۔ چونکہ فاعل مرفوع ہوتا ہے، چنانچہ کہا جائے گا کہ زَیْدٌ حالت رفعی میں ہے..یا..محل رفع میں واقع ہے۔

﴿2﴾ حالتِ نصبی:۔

جب اسم معرب کسی ایسے مقام پر واقع ہو، جہاں واقع ہونے والے اسم پر ہمیشہ نصب آتا ہے تو اس وقت کہا جائے گا کہ یہ حالتِ نصبی میں ہے..یا..اسے یوں بھی کہا جاتا ہے کہ یہ محل نصب میں واقع ہے۔ مثلاً رَأَیْتُ زَیْدًا

اس مثال میں زَیْدًا، رَأَیْتُ فعل کا مفعول بہ ہے۔ چونکہ مفعول بہ منصوب ہوتا ہے، چنانچہ کہا جائے گا کہ زَیْدًا حالت نصبی میں ہے..یا..محل نصب میں واقع ہے۔......اور.....

﴿3﴾ حالتِ جری:۔

جب اسم معرب کسی ایسے مقام پر واقع ہو، جہاں واقع ہونے والے اسم پر

۱:۔یعنی رفع کے مقام پر واقع ہے۔

MAKHZANULIRFAN

ہمیشہ جر آتا ہے تو اس وقت کہا جائے گا کہ یہ حالتِ جری میں ہے..یا..اسے یوں بھی کہا جاتا ہے کہ یہ محل جر میں واقع ہے۔مثلاً

مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

اس مثال میں زَیْدٍ ،حرف جار کا مجرور واقع ہو رہا ہے، چنانچہ کہا جائے گا کہ زَیْد حالت جری میں ہے..یا..محل جر میں واقع ہے۔

لفظی ومحلی اعراب کی وضاحت

بسااوقات کسی اسم پر قواعد کی رو سے آنے والے اعراب کے بجائے ''عربوں کے استعمال'' کے باعث کوئی دوسرا اعراب جاری ہوتا ہے۔اس صورت میں قواعد کی رو سے ثابت شدہ اعراب کو محلی اور بظاہر نظر آنے والے اعراب کو لفظی اعراب سے تعبیر کرتے ہیں۔نیز اس اسم کی اعرابی حالت بیان کرتے ہوئے دونوں قسم کے اعراب کا لحاظ کیا جاتا ہے۔مثلاً

رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ

اس مثال میں مُسْلِمَاتٍ مفعول بہ واقع ہو رہا ہے، چنانچہ قاعدے کی رو سے اس پر نصب آنا چاہیئے ،لیکن اہل عرب ہر اس اسم کو جس کے آخر میں الف اور تاء واقع ہو حالتِ نصبی میں مجرور پڑھتے ہیں،لھذا دونوں صورتوں کی رعایت کرتے ہوئے کہا جائے گا کہ مُسْلِمَاتٍ ،لفظاً مجرور اور محلاً منصوب ہے۔

نوٹ :۔ کلام عرب میں مرفوعات،منصوبات اور مجرورات کون کون سے ہیں؟...اس کا بیان،انشاءاللہ عزوجل آگے آئے گا،اگلے سبق کے اعتبار سے فی الحال اتنا سمجھنا کافی ہے کہ

(1) کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں،یہ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔

(2) جس پر فاعل کا فعل واقع ہو اسے مفعول بہ کہتے ہیں،یہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

اور... (3) جو اسم حروفِ جارہ میں سے کسی کے بعد واقع ہو اسے مجرور کہتے ہیں،اس پر ہمیشہ کسرہ آتا ہے۔

سبق نمبر ﴿12﴾

وجوہِ اعراب کے لحاظ سے اسم معرب کی 16 اقسام

﴿1﴾ مفرد منصرف صحیح.....

﴿2﴾ مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح.....

﴿3﴾ جمع مکسر منصرف.....

﴿4﴾ جمع مونث سالم.....

﴿5﴾ غیرِ منصرف.....

﴿6﴾ اسمائے ستہ مُکَبَّرہ مُوَحَّدہ جب کہ یائے متکلم کے غیر کی طرف مضاف ہوں۔.....

﴿7﴾ تثنیہ.....

﴿8﴾ کِلَا وکِلْتَا جب کہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں.....

﴿9﴾ اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ.....

﴿10﴾ جمع مذکر سالم.....

﴿11﴾ اُولُوْ.....

﴿12﴾ عِشْرُوْنَ ...... تا ...... تِسْعُوْنَ.....

﴿13﴾ اسمِ مقصور.....

﴿14﴾ غیرِ جمع مذکر سالم جب کہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو.....

﴿15﴾ اسمِ منقوص.....

﴿16﴾ جمع مذکر سالم جب کہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو.....

MAKHZANULIRFAN

ان کی تعریفات اور اعراب

مفرد منصرف صحیح:-

ایسا اسم جو واحد اور منصرف ہو..اور..اس کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو۔ ۱

جیسے.................. زَیْدٌ

مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح:-

یعنی ایسا واحد و منصرف اسم جو صحیح کے قائم مقام ہو۔وہ اسم ہے جس کے آخر میں حرفِ علت اور اس کا ماقبل ساکن ہو۔ ۲ جیسے

دَلْوٌ (ڈول)،ظَبْیٌ (ہرن)

جمع مکسر منصرف:-

وہ جمع، جو منصرف ہو اور اسے بناتے وقت واحد کا وزن سلامت نہ رہے۔جیسے

رَجُلٌ سے رِجَالٌ

ان کے اعراب:-

حالتِ رفعی.................ضمہ کے ساتھ

حالتِ نصبی.................فتحہ کے ساتھ

اور حالتِ جری.................کسرہ کے ساتھ۔جیسے

﴿حالتِ رفعی﴾	جَاءَ زَیْدٌ وَّظَبْیٌ وَّرِجَالٌ۔	(زید، ہرن اور آدمی آئے۔)
﴿حالتِ نصبی﴾	رَأَیْتُ زَیْدًا وَّظَبْیًا وَّرِجَالًا۔	(میں نے زید، ہرن اور آدمیوں کو دیکھا)
﴿حلتِ جری﴾	مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَّظَبْیٍ وَّرِجَالٍ۔	(میں زید، ہرن اور آدمیوں کے پاس سے گزرا)

۱:۔منصرف اور غیر منصرف، اسم معرب کی دو اقسام ہیں۔ان کے بارے میں فی الحال اتنا یاد رکھیں کہ منصرف وہ اسم معرب ہے۔جس پر تینوں حرکات تنوین سمیت آتی ہوں، جب کہ غیر منصرف وہ اسم ہے۔جس پر کسرہ اور تنوین داخل نہیں ہوتی۔ان کا تفصیلی بیان اگلے سبق میں مذکور ہوگا۔(ان شاء اللہ)

۲:۔یہ صحیح کے قائم مقام اس اعتبار سے ہے کہ یہ بھی صحیح کی مثل تعلیل قبول نہیں کرتا۔

جمع مونث سالم:-

''وہ جمع، جسے بناتے وقت واحد کے آخر میں الف اور تاء کا اضافہ کیا جائے۔جیسے

مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ

اس کے اعراب:-

حالتِ رفعی.....ضمہ کے ساتھ

حالتِ نصبی و جری....کسرہ کے ساتھ۔جیسے

﴿حالتِ رفعی﴾	هُنَّ مُسْلِمَاتٌ	وہ مسلمان عورتیں ہیں۔
﴿حالتِ نصبی﴾	رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ	میں نے مسلمان عورتوں کو دیکھا۔
﴿حالتِ جری﴾	مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ	میں مسلمان عورتوں کے پاس سے گزرا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

غیر منصرف:-

وہ اسمِ معرب جس پر کسرہ اور تنوین نہ آتی ہو۔جیسے..........اَحْمَدُ

اس کے اعراب:-

حالتِ رفعی.................ضمہ کے ساتھ

حالتِ نصبی و جری.................فتحہ کے ساتھ۔جیسے

﴿حالتِ رفعی﴾	جَاءَ اَحْمَدُ	(آیا احمد)
﴿حالتِ نصبی﴾	رَأَیْتُ اَحْمَدَ	(میں نے احمد کو دیکھا)
﴿حالتِ جری﴾	مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ	(میں احمد کے پاس سے گزرا)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿6﴾اسمائے ستہ مکبرہ موحدہ جب کہ یائے متکلم کے غیر کی طرف مضاف ہوں:-

یعنی وہ چھ اسماء جو حالتِ تصغیر میں نہ ہوں، واحد ہوں تثنیہ و جمع نہ ہوں اور یائے متکلم

کے علاوہ کسی اور کی طرف مضاف ہوں۔ اسماءِ ستہ مکبرہ درج ذیل ہیں۔

﴿1﴾ اَبٌ ﴿2﴾ اَخٌ ﴿3﴾ حَمٌ ﴿4﴾ هَنٌ ﴿5﴾ فَمٌ ﴿6﴾ ذُوْمَالٍ ۱

اور جب یہ یائے متکلم کے غیر کی طرف مضاف ہوں گے تو درج ذیل صورت اختیار کریں گے۔

{1} اَبُوْكَ.. {2} اَخُوْكَ.. {3} حَمُوْكَ..

{4} هَنُوْكَ.. {5} فُوْكَ.. {6} ذُوْمَالٍ..

ان کے اعراب:۔ ۲

حالتِ رفعی.........واؤ کے ساتھ

حالتِ نصبی......... الف کے ساتھ

اور حالتِ جری......... یاء کے ساتھ۔ جیسے

﴿حالتِ رفعی﴾	جَاءَ اَخُوْكَ وَذُوْمَالٍ	(آیا تیرا بھائی اور مال والا)
﴿حالتِ نصبی﴾	رَأَيْتُ اَخَاكَ وَذَامَالٍ	(میں نے تیرے بھائی اور مال والے کو دیکھا)
﴿حالتِ جری﴾	مَرَرْتُ بِاَخِيْكَ وَذِيْ مَالٍ	(میں تیرے بھائی اور مال والے کے پاس سے گزرا)

۱:۔ اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، هَنٌ اور فَمٌ اصل میں اَبَوٌ، اَخَوٌ، حَمَوٌ، هَنَوٌ اور فَوَهٌ تھے۔ جب یہ یائے متکلم کے غیر کی طرف مضاف ہوتے ہیں تو تعلیل کے باعث ان کی حذف شدہ واؤ واپس آجاتی ہے جیسا کہ مثال میں مذکور ہوا۔

۲:۔ ☆اگر یہ اسماء حالتِ تصغیر میں ہوں تو ان کے اعراب مفرد منصرف صحیح والے ہوں گے۔ جیسے

جَاءَ اُبَيٌّ۔ رَأَيْتُ اُبَيًّا۔ مَرَرْتُ بِاُبَيٍّ۔

☆یونہی اگر یہ مضاف نہ ہوں تب بھی مفرد منصرف صحیح والے اعراب قبول کریں گے۔ جیسے

جَاءَ اَبٌ۔ رَأَيْتُ اَبًا۔ مَرَرْتُ بِاَبٍ

☆اگر تثنیہ۔۔یا۔ جمع ہوں تو تثنیہ وجمع والے۔

اور ☆اگر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو چودھویں قسم ''غلامی'' والے اعراب ہوں گے۔

﴿7﴾ تثنیہ:۔

وہ اسم جس کے واحد کے آخر میں الف اور نون مکسورہ کا اضافہ کیا گیا ہو اور وہ دو افراد پر دلالت کرے۔ جیسے.........رَجُلٌ۔۔۔سے۔۔۔رَجُلَانِ

﴿8﴾ کلا و کلتا جب کہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں:۔

جیسے......... کِلَاهُمَا اور کِلْتَا هُمَا ۱

﴿9﴾ اثنانِ اور اثنتان:۔ ۲

ان کے اعراب:۔

حالتِ رفعی .... الف ماقبل مفتوح

حالتِ نصبی .... یاء ماقبل مفتوح

اور حالتِ جری .... یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ۔ جیسے

﴿حالتِ رفعی﴾	جَاءَ رَجُلَانِ وَ كِلَاهُمَا وَاِثْنَانِ	آئے دو مرد اور وہ دونوں
﴿حالتِ نصبی﴾	رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ وَكِلَيْهِمَا وَاِثْنَيْنِ	میں نے دیکھا دو مردوں اور ان دونوں کو
﴿حالتِ جری﴾	مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ وَكِلَيْهِمَا وَاِثْنَيْنِ	میں دو مردوں اور ان دونوں کے پاس سے گزرا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿10﴾ جمع مذکر سالم:۔

وہ جمع جسے بناتے وقت واحد کا وزن سلامت رہے اور واحد کے آخر میں واؤ اور نون مفتوحہ کا اضافہ کیا جائے۔ جیسے

۱:۔ اگر یہ ضمیر کے بجائے کسی اسمِ ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو ان کے اعراب اسمِ مقصور (تیرھویں قسم) والے ہوں گے۔ یعنی تینوں صورتوں میں تقدیری۔ جیسے

جَاءَ كِلَا الرَّجُلَيْنِ۔ رَأَيْتُ كِلَا الرَّجُلَيْنِ۔ مَرَرْتُ بِكِلَا الرَّجُلَيْنِ

۲:۔ کِلَا، کِلْتَا، اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ، تثنیہ نہیں، کیونکہ ان کا واحد نہیں آتا، بلکہ یہ ملحق بتثنیہ ہیں، کیونکہ ان پر تثنیہ والے اعراب ہی جاری ہوتے ہیں۔

مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ

﴿11﴾ اُولُوْ:۔

بمعنی والے، یہ ذُوْ کی جمع ہے۔

﴿12﴾ عشرون تا تسعون:۔ ا

یعنی آٹھ دہائیاں۔ عِشْرُوْنَ، ثَلَاثُوْنَ، اَرْبَعُوْنَ، خَمْسُوْنَ، سِتُّوْنَ، سَبْعُوْنَ، ثَمَانُوْنَ، تِسْعُوْنَ۔

ان کے اعراب:۔

حالتِ رفعی .... واؤ ماقبل مضموم

حالتِ نصبی وجری .... یاء ماقبل مکسور کے ساتھ۔

جیسے......

﴿حالتِ رفعی﴾	جَاءَ مُسْلِمُوْنَ وَاُولُوْ مَالٍ وَعِشْرُوْنَ رِجَالًا	آئے مسلمان، مال والے اور دس مرد۔
﴿حالتِ نصبی﴾	رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ وَاُولِيْ مَالٍ وَعِشْرِيْنَ رِجَالًا	میں نے دیکھا مسلمانوں، مال والوں اور دس مردوں کو۔
﴿حالتِ جری﴾	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ وَاُولِيْ مَالٍ وَعِشْرِيْنَ رِجَالًا	میں مسلمانوں، مال والوں اور دس مردوں کے پاس سے گزرا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿13﴾ اسمِ مقصور:۔

وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو۔

ا:۔ عشرون تا تسعون، جمع نہیں، کیونکہ ان کا واحد نہیں آتا، بلکہ یہ ملحق بجمع ہیں، کیونکہ ان پر جمع والے اعراب ہی جاری ہوتے ہیں۔

جیسے............ اَلْمُوْسٰی ا

﴿14﴾ غیرِ جمع مذکر سالم جب کہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو:۔

جیسے............ غُلَامِیْ

اس کے اعراب:۔

حالتِ رفعی .... تقدیرِ ضمہ کے ساتھ

حالتِ نصبی .... تقدیرِ فتحہ کے ساتھ

اور حالتِ جری .... تقدیرِ کسرہ کے ساتھ۔

جیسے......

﴿حالتِ رفعی﴾	جَاءَ الْمُوْسٰی وَغُلَامِیْ	آیا سر مونڈا اور میرا غلام
﴿حالتِ نصبی﴾	رَأَيْتُ الْمُوْسٰی وَغُلَامِیْ	میں نے دیکھا سر مونڈے اور اپنے غلام کو
﴿حالتِ جری﴾	مَرَرْتُ بِالْمُوْسٰی وَغُلَامِیْ	میں گزرا سر مونڈے اور اپنے غلام کے پاس سے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿15﴾ اسمِ منقوص:۔

وہ اسم جس کے آخر میں یاء اور اس کا ماقبل مکسور ہو۔

جیسے............ اَلْقَاضِیْ

ا:۔ یہاں اسمِ مقصور سے مراد وہ اسم نہیں کہ جس کے آخر میں الف مقصورہ زائد ہو، جیسے **حُبْلٰی**، کیونکہ وہ تو غیر منصرف ہوتا ہے۔ بلکہ ایسا اسم مراد ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ غیر زائدہ ہو یعنی لام کلمہ سے بدلا ہوا ہو۔ جیسے **اَلْمُصْطَفٰی**

مذکورہ مثال، موسی (علیہ السلام) کا علم مبارک نہیں بلکہ **اِیْسَا**ء (بمعنی سر مونڈنا) مصدر سے اسمِ مفعول کا صیغہ ہے۔ بغیر الف لام کے تنوین کے ساتھ **مُوْسًی** پڑھا جائے گا۔

ان کے اعراب:۔

حالتِ رفعی............ تقدیرِ ضمہ کے ساتھ

حالتِ نصبی............ فتحہ لفظی کے ساتھ

اور حالتِ جری............ تقدیرِ کسرہ کے ساتھ۔

جیسے............

﴿حالتِ رفعی﴾	جَاءَ الْقَاضِیْ	آیا قاضی
﴿حالتِ نصبی﴾	رَأَیْتُ الْقَاضِیَ	میں نے دیکھا قاضی کو
﴿حالتِ جری﴾	مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ	میں گزرا قاضی کے پاس سے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿16﴾ جمع مذکر سالم جب کہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔

جیسے............مُسْلِمِیَّ

اس کے اعراب:۔

حالتِ رفعی............تقدیرِ واؤ کے ساتھ

حالتِ نصبی وجری............یاء ماقبل مکسور کے ساتھ۔ جیسے

﴿حالتِ رفعی﴾	جَاءَ مُسْلِمِیَّ	آئے میرے مسلمان
﴿حالتِ نصبی﴾	رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ	میں نے دیکھا اپنے مسلمانوں کو
﴿حالتِ جری﴾	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ	میں گزرا اپنے مسلمانوں کے پاس سے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نوٹ:۔

☆ حالتِ رفعی میں مُسْلِمِیَّ، اصل میں مُسْلِمُوْنَ یَ تھا۔ اضافت کی وجہ سے

جمع مذکر سالم کا نون گرگیا۔ مُسْلِمُوْیَ رہ گیا۔

پھر قاعدہ ہے کہ واؤ اور یاء ایک کلمے میں اکٹھی آجائیں ان میں سے پہلا حرف ساکن ہو تو واؤ کو یاء کرنا اور یاء کا یاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔

چنانچہ، مذکورہ قانون کے مطابق واؤ کو یاء کر کے یاء کا یاء میں ادغام کر دیا۔ مُسْلِمِیَّ ہوگیا۔

☆ اور حالتِ نصبی وجری میں اس کی اصل مُسْلِمِیْنَ یَ تھی۔ اضافت کی وجہ سے نون گرگیا۔ مُسْلِمِیْ یَ رہ گیا، پھر یاء کا یاء میں ادغام کردیا۔ مُسْلِمِیَّ ہوگیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

MAKHZANULIRFAN

	اسمِ معرب	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
1	مفرد منصرف صحیح	ضمہ کے ساتھ	فتحہ کے ساتھ	کسرہ کے ساتھ
2	مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح	ضمہ کے ساتھ	فتحہ کے ساتھ	کسرہ کے ساتھ
3	جمع مکسر منصرف	ضمہ کے ساتھ	فتحہ کے ساتھ	کسرہ کے ساتھ
4	جمع مؤنث سالم	ضمہ کے ساتھ	کسرہ کے ساتھ	کسرہ کے ساتھ
5	غیرِ منصرف	ضمہ کے ساتھ	فتحہ کے ساتھ	فتحہ کے ساتھ
6	اسمائے ستہ مکبرہ موحدہ جبکہ یائے متکلم کے غیر کی طرف مضاف ہوں	واؤ کے ساتھ	الف کے ساتھ	یاء کے ساتھ
7	تثنیہ	الف کے ساتھ	یاء ماقبل مفتوح	یاء ماقبل مفتوح
8	کلاوکلتا	الف کے ساتھ	یاء ماقبل مفتوح	یاء ماقبل مفتوح
9	اثنان اور اثنتان	الف کے ساتھ	یاء ماقبل مفتوح	یاء ماقبل مفتوح
10	جمع مذکر سالم	واؤ ماقبل مضموم	یاء ماقبل مکسور	یاء ماقبل مکسور
11	اولو	واؤ ماقبل مضموم	یاء ماقبل مکسور	یاء ماقبل مکسور
12	عشرون تا تسعون	واؤ ماقبل مضموم	یاء ماقبل مکسور	یاء ماقبل مکسور
13	اسمِ مقصور	تقدیرِ ضمہ کے ساتھ	تقدیرِ فتحہ کے ساتھ	تقدیرِ کسرہ کے ساتھ
14	غیرِ جمع مذکر سالم جب کہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔	تقدیرِ ضمہ کے ساتھ	تقدیرِ فتحہ کے ساتھ	تقدیرِ کسرہ کے ساتھ
15	اسمِ منقوص	تقدیرِ ضمہ کے ساتھ	فتحہ لفظی کیساتھ	تقدیرِ کسرہ کے ساتھ
16	جمع مذکر سالم جبکہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو	تقدیرِ واؤ کے ساتھ	یاء ماقبل مکسور	یاماقبل مکسور

{مشق اول}

درج ذیل سے اسم معرب کی ''اعرابی لحاظ سے اقسام'' کا تعین کیجئے، نیز تینوں حالتوں میں ان کے اعراب بھی بتائیں۔

(1) ضَارِبِیْ (2) اَلرَّامِی (3) مَعْصُوْمٌ (4) دَرَّاجَتِیْ (5) اَلْمَوْلٰی (6) ظَبْیٌ (7) ثَلٰثُوْنَ (8) سَبَّانِ (9) مُفْلِحُوْنَ (10) رَاكِبَاتٌ (11) اِبْرَاهِيْمُ (12) اَخُوْزَيْدٍ (13) كِلْتَاهُمَا (14) اُولُوْبَيْتٍ (15) اَقْوَالٌ (16) اِثْنَتَانِ (17) بَعْلَبَكُّ (18) مُكْرِمُوْنَ (19) ذُوْنَابٍ (20) كُفَّارٍ (21) مَسَاجِدُ (22) مُكْرِمِيَّ (23) اَبِیْ (24) حُلْوٌ (25) سَنَوٰتٌ (26) اَللّٰهُ (27) رِطْلَانِ (28) اِثْنَانِ (29) كِلَاهُمَا (30) سَبْعُوْنَ (31) يَااُولِى الْاَبْصَارِ (32) اَلدَّاعِىْ

{ مشق ثانی }

درج ذیل آیاتِ کریمہ میں موجود اسمائے معربہ پہچان کر اعرابی حالت کی نشاندہی فرمائیں۔

(1) وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ (2) اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (3) وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (4) فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (5) اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ (6) ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ (7) لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا (8) مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ (9) كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ (10) سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ (11) وَلِلّٰهِ مَافِى السَّمٰوٰتِ (12) اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق نمبر ﴿13﴾

اسمِ معرب کی اسباب منع صرف کے اعتبار سے تقسیم

اسبابِ منع صرف کے پائے جانے .. یا نہ پائے جانے کے اعتبار سے اسمِ معرب کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مُنْصَرِف ... (۲) غیرِ مُنْصَرِف ...

منصرف:۔

وہ اسمِ معرب جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب .. یا .. ایک ایسا سبب جو دو کے قائم مقام ہو، نہ پایا جائے۔ جیسے .... زَيْدٌ

منصرف کا حکم:۔

اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر تینوں حرکات یعنی ضمہ، فتحہ اور کسرہ، تنوین سمیت داخل ہوسکتی ہیں۔

غیر منصرف:۔

وہ اسمِ معرب جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب .. یا .. ایک ایسا سبب جو دو کے قائم مقام ہو، پایا جائے۔ جیسے .... اَحْمَدُ

غیر منصرف کا حکم:۔

اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور تنوین داخل نہیں ہوسکتی۔

نوٹ:۔

اگر اسم غیر منصرف پر الف لام داخل ہوجائے .. یا .. وہ کسی کی جانب مضاف ہو رہا ہو، تو اب اس پر کسرہ داخل ہوسکتا ہے۔ جیسے

مَرَرْتُ بِالْاَحْمَدِ .. یا .. مَرَرْتُ بِمَسَاجِدِكُمْ

اسبابِ منع صرف

وہ اوصاف ہیں[1] جن کے "مخصوص شرائط"[2] کے ساتھ پائے جانے کی بناء پر کلمے کو غیر منصرف اسماء میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ نو ہیں۔

(1) عدل ... (2) وصف ... (3) تانیث ... (4) معرفہ ... (5) عجمہ ... (6) جمع ...

(7) ترکیب ... (8) وزنِ فعل ... (9) الف نون زائدتان ...

[1] عدل:۔

کسی اسم کا بغیر کسی صرفی قاعدے کے ایک صیغے سے دوسرے صیغے میں تبدیل ہو جانا۔ جیسے .... عَامِرٌ سے عُمَرُ

☆ جو صیغہ نیا بنے اسے معدول اور جس صیغہ سے بنایا جائے اسے معدول عنه کہتے ہیں۔ معدول کو ہی مجازاً عدل کہہ دیا جاتا ہے۔

[2] وصف:۔

اسم کا کسی ایسی مبہم ذات پر دلالت کرنے والا ہونا کہ جس کا کسی صفت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہو۔ جیسے

اَحْمَرُ (کوئی سرخ چیز) اَسْوَدُ (کوئی سیاہ چیز)

[3] تانیث:۔

کسی اسم کا علاماتِ تانیث میں سے کسی علامت پر مشتمل ہونا۔ جیسے

طَلْحَةُ، حَمْرَاءُ، حُبْلٰی

---

[1]:۔ خوب دھیان رکھا جائے کہ اسبابِ منع صرف، اوصاف کے قبیلے سے ہیں، اسماء کے گروہ سے نہیں۔ ورنہ لازم آئے گا کہ غیر منصرف وہ اسم ہو کہ جس میں ان نو اسماء میں سے دو اسم پائے جائیں۔ حالانکہ غیر منصرف میں دو اسم نہیں پائے جاتے بلکہ وہ دو اوصاف سے متصف ہوتا ہے۔ چنانچہ ان سب کی تعریف کرتے ہوئے یوں کہنا درست نہ ہوگا کہ "وہ اسم ہے" بلکہ اس طرح تعریف کرنی چاہیئے کہ لفظ "ہونا" استعمال ہو، تا کہ ان کے اوصاف ہونے پر دلالت ہو سکے۔ جیسا کہ مذکورہ تمام تعریفات میں خیال رکھا گیا ہے۔ [2]:۔ ان کی شرائط اگلی کتب میں پڑھائی جائیں گی۔ ان شاء اللہ عزوجل۔ ۱۲ منہ

☆الف مقصورہ..یا..الف ممدودہ کے ساتھ تانیث دو اسباب کے قائم مقام ہے۔

[4] معرفہ:۔

اسم کا کسی معین ذات پر دلالت کرنے والا ہونا۔ جیسے........ **عُمَرُ**

[5] عجمہ:۔

کسی اسم کا غیرِ عربی ہونا۔ جیسے.................**اِبْرَاهِيْمُ**

[6] جمع:۔

کسی اسم کا جمع منتھی الجموع کے وزن پر مشتمل ہونا۔ جیسے............**مَسَاجِدُ**

☆ یہ ایک سبب بھی دو اسباب کے قائم مقام ہے۔

☆**صیغہ منتھی الجموع** وہ ہے کہ جس کا پہلا اور دوسرا حرف مفتوح ہو، تیسری جگہ الف علامتِ منتھی الجموع ہو اور اس کے بعد

یا تو......ایک حرف مشدد ہوگا۔ جیسے...... **دَوَابُّ**

یا......دو حرف ہوں گے ان میں سے پہلا مکسور ہوگا۔ جیسے... **مَسَاجِدُ**

یا......تین حرف ہوں گے اور ان میں سے درمیانہ حرف یاء ساکن ہوگی۔ جیسے......

مِصْبَاحٌ سے **مَصَابِيْحُ**

[7] ترکیب:۔

دو اسماء کا اس طرح ایک ہو جانا کہ درمیان میں کوئی حرف پوشیدہ نہ ہو۔

جیسے.........**مَعْدِيْكَرِبُ**

مرکبِ منع صرف کا پہلا جزو مبنی بر فتح اور دوسرا معرب ہے۔

[8] وزنِ فعل:۔

اسم کا کسی ایسے وزن پر ہونا کہ جسے فعل کے اوزان میں شمار کیا جاتا ہو۔ جیسے

اَحْمَدُ [1]

[1] یہ واحد متکلم کا وزن ہے۔ جیسے **اَسْمَعُ، اَفْتَحُ**۔۱۲منہ

[9] الف نون زائد تان:۔

اسم کے آخر میں الف اور نون کا زائد ہونا۔ جیسے........**عِمْرَانُ، عُثْمَانُ**

{ مشق }

درج ذیل سے منصرف اور غیر منصرف اسماء علیحدہ علیحدہ کیجئے۔ نیز غیر منصرف اسماء میں اسبابِ منع صرف کی نشاندہی بھی فرمائیے۔

(1) قِيْلَ رِجَالٌ ثَلٰثَةٌ اَرَادَتْ اِلٰى مَكَّةَ. (2) اَنَا اَذْهَبُ اِلٰى اَحْمَدَ لِاِرْسَالِ دَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ. (3) فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ. (4) قَالَ مَعْدِيْكَرِبُ نَحْنُ نَفْتَحُ غَدًا (5) لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (6) سَقَطَ فِى الْبِئْرِ رَجُلٌ اَسْوَدُ. (7) قَالَ اُسْتَاذُنَا يَا عُثْمَانُ اِحْفَظْ دَرْسَكَ كُلَّ يَوْمٍ. (8) رَاَيْتُ سَكْرَانَ فِى السُّوْقِ. (9) بَعْلَبَكُّ مِصْرٌ كَبِيْرٌ (10) قَالَ الْاَمِيْرُ اِرْكَبُوْا عَلٰى دَوَابِّكُمْ. (11) اِمْرَاَةٌ حَمْرَاءُ مَاتَتْ فِى عَرْفَةَ (12) جَاءَتْ حُبْلٰى اِلٰى طَبِيْبَةٍ. (13) يَا طَلْحَةُ اِلَمَ تَقُوْلُ مَا لَا تَفْعَلُ. (14) رَاَيْتُ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ عَلَى الشَّارِعِ. (15) قَرَاْتُ اٰلَ عِمْرَانَ (16) يَا زَيْنَبُ اُدْخُلِىْ فِى الْبَيْتِ. (17) ضَرَبْنَا ابْنَ اَحْمَدَ (18) خَرَجَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ مَّدِيْنَةَ. (19) دَخَلَ الْحَاجُّوْنَ فِى عَرْفَةَ (20) مَسَاجِدُكُمْ كَبِيْرَةٌ. (21) اَشْرَفُ وَدَانِيَالُ يَذْهَبَانِ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

MAKHZANURFAN

سبق نمبر ﴿14﴾

اسمِ غیرِ متمکن کی اقسام

اس کی آٹھ مشہور قسمیں درج ذیل ہیں۔

﴿1﴾ مضمرات ﴿2﴾ اسمائے اشارات ﴿3﴾ اسمائے موصولہ

﴿4﴾ اسمائے اصوات ﴿5﴾ اسمائے ظروف ﴿6﴾ اسمائے افعال

﴿7﴾ اسمائے کنایات ﴿8﴾ مرکبِ بنائی

(1) مضمرات:۔

مضمر کی جمع ہے بمعنی پوشیدہ کیا ہوا۔ اسے ضمیر بھی کہتے ہیں۔ اصطلاحی طور پر ضمیر وہ اسم ہے جو کسی حاضر، متکلم یا ایسے غائب پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہو کہ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔ اس کی جمع ضمائر ہے۔ ؎۱

اس کی پانچ اقسام ہیں۔

(۱) مرفوع متصل... (۲) مرفوع منفصل... (۳) منصوب متصل...

(٤) منصوب منفصل... (٥) مجرور متصل...

ضمیرِ مرفوع متصل:۔

وہ ضمیر ہے جو محلِ رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ میں تُ۔

یہ ۱۴ ضمیریں ہیں۔

صیغہ	ضمیر	ترجمہ
ضَرَبْتُ	تُ ضمیر بارز واحد مذکر و مؤنث متکلم	مارا مجھ ایک مرد یا عورت نے
ضَرَبْنَا	نَا ضمیر بارز تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم	مارا ہم دو یا سب مردوں یا عورتوں نے

؎۱:۔ ضمیر کے علاوہ ہر اسم کو اسمِ ظاھر.. یا.. اسمِ مُظْھَر کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

ضَرَبْتَ	تَ ضمیر بارز واحد مذکر حاضر	مارا تجھ ایک مرد نے
ضَرَبْتُمَا	تُمَا ضمیر بارز تثنیہ مذکر حاضر	مارا تم دو مردوں نے
ضَرَبْتُمْ	تُمْ ضمیر بارز جمع مذکر حاضر	مارا تم سب مردوں نے
ضَرَبْتِ	تِ ضمیر بارز واحد مؤنث حاضر	مارا تجھ ایک عورت نے
ضَرَبْتُمَا	تُمَا ضمیر بارز تثنیہ مؤنث حاضر	مارا تم دو عورتوں نے
ضَرَبْتُنَّ	تُنَّ ضمیر بارز جمع مؤنث حاضر	مارا تم سب عورتوں نے
ضَرَبَ	ھُوَ ضمیر مستتر واحد مذکر غائب	مارا اس ایک مرد نے
ضَرَبَا	ا ضمیر بارز تثنیہ مذکر غائب	مارا ان دو مردوں نے
ضَرَبُوْا	و ضمیر بارز تثنیہ مذکر غائب	مارا ان سب مردوں نے
ضَرَبَتْ	ھِیَ ضمیر مستتر واحد مؤنث غائب	مارا اس ایک عورت نے
ضَرَبَتَا	ا ضمیر بارز تثنیہ مؤنث غائب	مارا ان دو عورتوں نے
ضَرَبْنَ	ن ضمیر بارز جمع مؤنث غائب	مارا ان سب عورتوں نے

نوٹ:۔ یہ ضمیریں ہمیشہ فاعل.. یا.. نائب الفاعل واقع ہوتی ہیں۔

ضمیرِ مرفوع متصل کی اقسام:۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) بارِز... (۲) مُستَتِر...

ضمیرِ بارز:۔

وہ ضمیر جو لکھنے، پڑھنے میں آئے۔ جیسے ضَرَبْتُ میں تُ

ضمیرِ مرفوع متصل بارز کے پائے جانے کے مقامات:۔

MAKHZANULIRFAN

یہ دو مقامات پر پائی جاتی ہیں۔

(۱) فعل ماضی میں... (۲) فعل مضارع میں...

ماضی میں:۔

واحد مذکر و مونث غائب (ضَرَبَ، ضَرَبَتْ) کے علاوہ ۱۲ صیغوں میں۔

فعل مضارع میں:۔

ضمہ اعرابی والے پانچ صیغوں کے علاوہ، بقیہ ۹ صیغوں میں۔

ضمیرِ مستتر:۔

وہ ضمیر جو لکھنے، پڑھنے میں نہ آئے۔ جیسے ضَرَبَ میں **ھُوَ**

ان کی بھی دو قسمیں ہیں۔

(۱) جائزُ الاِستِتَار... (۲) وَاجِبُ الاِستِتَار...

جائز الاستتار:۔

وہ ضمیر جس کی جگہ اسمِ ظاہر بطورِ فاعل آ سکے۔ جیسے ضَرَبَ میں ھُوَ [1]

ضمیرِ مرفوع متصل جائز الاستتار کے پائے جانے کے مقامات:۔

یہ تین مقامات پر پائی جاتی ہیں۔

(۱) ماضی... (۲) مضارع.. اور.. (۳) صفت میں [2]

فعل ماضی و مضارع میں:۔ واحد مذکر و مونث غائب (ضَرَبَ، ضَرَبَتْ، یَضْرِبُ، تَضْرِبُ) کے صیغوں میں۔

صفت میں:۔ واحد مذکر و مونث (مثلاً ضَارِبٌ اور ضَارِبَۃٌ) کے صیغوں میں۔

واجب الاستتار:۔

وہ ضمیر جس کی جگہ اسمِ ظاہر بطورِ فاعل نہ آ سکے۔ جیسے

[1] :۔ یہاں ضرب کا فاعل اسمِ ظاہر بھی آ سکتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ ۔ [2]:۔ یعنی اسمِ فاعل، اسم مفعول، صفتِ مشبہ اور اسمِ تفضیل وغیرہ میں۔ ۱۲ منہ

اَضْرِبُ میں اَنَا [1]

ضمیرِ مرفوع متصل واجب الاستتار کے پائے جانے کے مقامات:۔

یہ دو مقامات پر پائی جاتی ہیں۔

(۱) مضارع.. اور.. (۲) صفت میں

مضارع میں:۔ واحد مذکر حاضر (تَضْرِبُ) اور واحد و جمع متکلم (اَضْرِبُ، نَضْرِبُ) کے صیغوں میں۔

صفت میں:۔ تثنیہ (ضَارِبَانِ) اور جمع (ضَارِبُوْنَ، ضَارِبَاتٌ) کے صیغوں میں

[1] :۔ یہاں اَضْرِبُ کا فاعل اسمِ ظاہر نہیں آ سکتا، چنانچہ یوں نہیں کہہ سکتے اَضْرِبُ زَیْدٌ

ضمیرِ مرفوع منفصل:۔

وہ ضمیر ہے جو محلِ رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو۔ جیسے اَنَا، اَنْتَ، هُوَ۔ یہ بھی ۱۴ ہیں۔..............

ضمیر	استعمال	ترجمہ
اَنَا	واحد مذکر و مؤنث متکلم	میں ایک مرد یا عورت
نَحْنُ	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم	ہم دو یا سب مرد یا عورتیں
اَنْتَ	واحد مذکر حاضر	تو ایک مرد
اَنْتُمَا	تثنیہ مذکر حاضر	تم دو مرد
اَنْتُمْ	جمع مذکر حاضر	تم سب مرد
اَنْتِ	واحد مؤنث حاضر	تو ایک عورت
اَنْتُمَا	تثنیہ مؤنث حاضر	تم دو عورتیں
اَنْتُنَّ	جمع مؤنث حاضر	تم سب عورتیں
هُوَ	واحد مذکر غائب	وہ ایک مرد
هُمَا	تثنیہ مذکر غائب	وہ دو مرد
هُمْ	جمع مذکر غائب	وہ سب مرد
هِيَ	واحد مؤنث غائب	وہ ایک عورت
هُمَا	تثنیہ مؤنث غائب	وہ دو عورتیں
هُنَّ	جمع مؤنث غائب	وہ سب عورتیں

نوٹ:۔ یہ ضمیریں عموماً مبتداء..خبر..فاعل..یا..نائب الفاعل واقع ہوتی ہیں۔

ضمیرِ منصوب متصل:۔

وہ ضمیر ہے جو محلِ نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو۔ جیسے ضَرَبَنِی میں ی۔ یہ بھی ۱۴ ہیں۔..............

صیغہ	ضمیر	ترجمہ
ضَرَبَنِي	ی ضمیر واحد مذکر مؤنث متکلم	مارا اس ایک مرد نے مجھ ایک مرد یا عورت کو
ضَرَبَنَا	نَا ضمیر تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم	مارا اس ایک مرد نے ہم دو یا سب مردوں یا عورتوں کو
ضَرَبَكَ	كَ ضمیر واحد مذکر حاضر	مارا اس ایک مرد نے تجھ ایک مرد کو
ضَرَبَكُمَا	كُمَا ضمیر تثنیہ مذکر حاضر	مارا اس ایک مرد نے تم دو مردوں کو
ضَرَبَكُمْ	كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر	مارا اس ایک مرد نے تم سب مردوں کو
ضَرَبَكِ	كِ ضمیر واحد مؤنث حاضر	مارا اس ایک مرد نے تجھ ایک عورت کو
ضَرَبَكُمَا	كُمَا ضمیر تثنیہ مؤنث حاضر	مارا اس ایک مرد نے تم دو عورتوں کو
ضَرَبَكُنَّ	كُنَّ ضمیر جمع مؤنث حاضر	مارا اس ایک مرد نے تم سب عورتوں کو
ضَرَبَهُ	هُ ضمیر واحد مذکر غائب	مارا اس ایک مرد نے اس ایک مرد کو
ضَرَبَهُمَا	هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب	مارا اس ایک مرد نے ان دو مردوں کو
ضَرَبَهُمْ	هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب	مارا اس ایک مرد نے ان سب مردوں کو
ضَرَبَهَا	هَا ضمیر واحد مؤنث غائب	مارا اس ایک مرد نے اس ایک عورت کو
ضَرَبَهُمَا	هُمَا ضمیر تثنیہ مؤنث غائب	مارا اس ایک مرد نے ان دو عورتوں کو
ضَرَبَهُنَّ	هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب	مارا اس ایک مرد نے ان سب عورتوں کو

نوٹ:۔ یہ ضمیریں مفعول بہ..یا..کسی عاملِ ناصب (یعنی اِنَّ وغیرہ) کا معمول واقع ہوتی

ہیں۔ ۱؎

ضمیر منصوب منفصل:۔

وہ ضمیر ہے جو محلِ نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو۔جیسے اِیَّاکَ نَعْبُدُ میں اِیَّا۔یہ بھی ۱۴ ہیں۔.........

ضمیر	استعمال	ترجمہ
اِیَّایَ	ضمیر واحد مذکر و مؤنث متکلم	خاص مجھ ایک مرد یا عورت کو
اِیَّانَا	ضمیر تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم	خاص ہم دو یا سب مردوں یا عورتوں کو
اِیَّاکَ	ضمیر واحد مذکر حاضر	خاص تجھ ایک مرد کو
اِیَّاکُمَا	ضمیر تثنیہ مذکر حاضر	خاص تم دو مردوں کو
اِیَّاکُمْ	ضمیر جمع مذکر حاضر	خاص تم سب مردوں کو
اِیَّاکِ	ضمیر واحد مؤنث حاضر	خاص تجھ ایک عورت کو
اِیَّاکُمَا	ضمیر تثنیہ مؤنث حاضر	خاص تم دو عورتوں کو
اِیَّاکُنَّ	ضمیر جمع مؤنث حاضر	خاص تم سب عورتوں کو
اِیَّاہُ	ضمیر واحد مذکر غائب	خاص اس ایک مرد کو
اِیَّاہُمَا	ضمیر تثنیہ مذکر غائب	خاص ان دو مردوں کو
اِیَّاہُمْ	ضمیر جمع مذکر غائب	خاص ان سب مردوں کو
اِیَّاہَا	ضمیر واحد مؤنث غائب	خاص اس ایک عورت کو
اِیَّاہُمَا	ضمیر تثنیہ مؤنث غائب	خاص ان دو عورتوں کو

۱؎: عواملِ ناصبہ کی تفصیل آگے آرہی ہے۔ان شاء اللہ عزوجل

اِیَّاہُنَّ	ضمیر جمع مؤنث غائب	خاص ان سب عورتوں کو

نوٹ:۔

☆ یہ ضمیریں مفعول بہ واقع ہوتی ہیں۔

☆ ضمیر منصوب منفصل صرف "اِیَّا" ہے۔آگے آنے والے بقیہ تمام حروف ہیں اور متکلم، حاضر.. یا.. غائب پر دلالت کے لئے لاحق کئے گئے ہیں۔

ضمیر مجرور متصل:۔

وہ ضمیر ہے جو محلِ جر میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو۔جیسے لَہٗ اور غُلَامُہٗ میں ہٗ

یہ بھی ۱۴ ہیں۔....

جار مجرور	ضمیر	ترجمہ
لِیْ	یْ ضمیر واحد مذکر مؤنث متکلم	مجھ ایک مرد یا عورت کے واسطے
لَنَا	نَا ضمیر تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم	ہم دو یا سب مردوں یا عورتوں کے واسطے
لَکَ	کَ ضمیر واحد مذکر حاضر	تجھ ایک مرد کے واسطے
لَکُمَا	کُمَا ضمیر تثنیہ مذکر حاضر	تم دو مردوں کے واسطے
لَکُمْ	کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر	تم سب مردوں کے واسطے
لَکِ	کِ ضمیر واحد مؤنث حاضر	تجھ ایک عورت کے واسطے
لَکُمَا	کُمَا ضمیر تثنیہ مؤنث حاضر	تم دو عورتوں کے واسطے
لَکُنَّ	کُنَّ ضمیر جمع مؤنث حاضر	تم سب عورتوں کے واسطے
لَہٗ	ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب	اس ایک مرد کے واسطے

لَهُمَا	هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب	ان دو مردوں کے واسطے
لَهُمْ	هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب	ان سب مردوں کے واسطے
لَهَا	هَا ضمیر واحد مؤنث غائب	اس ایک عورت کے واسطے
لَهُمَا	هُمَا ضمیر تثنیہ مؤنث غائب	ان دو عورتوں کے واسطے
لَهُنَّ	هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب	ان سب عورتوں کے واسطے

نوٹ:۔

☆ یہ ضمیریں حرفِ جار کا مجرور.. یا.. مضاف الیہ واقع ہوتی ہیں۔

ضمائر سے متعلقہ چند ضروری باتیں

﴿1﴾ اصل یہی ہے کہ غائب کی ضمیر اپنے ماقبل مذکور کسی نہ کسی شے کی طرف دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ ضمیر کو رَاجِع (لوٹنے والی) اور اس شے کو اس کا مَرْجِع (یعنی لوٹنے کا مقام) کہا جاتا ہے۔

﴿2﴾ بسا اوقات ضمیر غائب کے ماقبل کوئی بھی مرجع نہیں ہوتا بلکہ مابعد آنے والا جملہ اس کی تفسیر کر رہا ہوتا ہے، اس صورت میں اگر مذکر کی ضمیر ہو تو اسے ضمیر شان اور مؤنث کی ہو تو اسے ضمیر قصہ کہا جاتا ہے۔ جیسے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد... اور... **اِنَّهَا فَاطِمَةُ رَكِبَتْ**

﴿3﴾ غائب کی ضمیروں کی حاء، واحد مونث کے علاوہ بقیہ پانچ صیغوں میں یائے ساکنہ اور کسرہ کے بعد ''کسرہ'' کے ساتھ پڑھی جائے گی۔ جیسے

فِيْهِ، فِيْهِمَا، فِيْهِم، فِيْهِمَا، فِيْهِنَّ..... بِهٖ، بِهِمَا، بِهِمْ، بِهِمَا، بِهِنَّ

﴿4﴾ اگر کسی فعل کا فاعل، اسم ظاہر.. یا.. ضمیر بارز نہ ہو تو واحد و تثنیہ و جمع میں مطابقت کا خیال رکھتے ہوئے فعل میں موجود ضمیر مرفوع متصل مستتر کو فاعل بنائیں گے۔

جیسے

ضَرَبَ میں **هُوَ**.... **اَضْرِبُ** میں **اَنَا**... اور... **اِضْرِبْ** میں **اَنْتَ**

﴿5﴾ جو ضمیر مبتداء اور خبر کے درمیان خبر اور صفت میں امتیاز پیدا کرنے کے لئے لائی جائے، اسے ضمیر فصل کہتے ہیں۔ یہ دو مقامات پر آتی ہے۔

(i) جب مبتداء اور خبر دونوں معرفہ ہوں۔ جیسے

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(ii) جب خبر اسم تفضیل ہو اور مِن کے ساتھ مستعمل ہو۔ جیسے

كَانَ زَيْدٌ هُوَ اَفْضَلُ مِنْ بَكْرٍ

{ مشق }

درج ذیل ضمائر کی اقسام متعین کیجئے۔

(1) فَاكْتُبُوْهُ (2) وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ (3) ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ (4) وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ. (5) فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ. (6) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. (7) هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ. (8) وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ. (9) قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ. (10) زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ. (11) اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (12) فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(2) اسمائے اشارات:۔

وہ اسماء ہیں جنھیں کسی محسوس کی جانے ..اور..نظر آنے والی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔لیکن بسا اوقات انہیں "مجازاً" نظر نہ آنے والی اشیاء کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بھی استعمال کرلیا جاتا ہے۔اسمائے اشارات یہ ہیں۔

اسم اشارہ	ترجمہ	جنس ونوع
ذَا	یہ ایک مرد	واحد مذکر
ذَانِ	یہ دو مرد (حالت رفعی میں)	تثنیہ مذکر
ذَینِ	یہ دو مرد (حالتِ نصبی وجری میں)	تثنیہ مذکر
تَا	یہ ایک عورت	واحد مؤنث
تِیْ	یہ ایک عورت	واحد مؤنث
تِہْ	یہ ایک عورت	واحد مؤنث
ذِہْ	یہ ایک عورت	واحد مؤنث
ذِھِیْ	یہ ایک عورت	واحد مؤنث
تِھِیْ	یہ ایک عورت	واحد مؤنث
تَانِ	یہ دو عورتیں (حالت رفعی میں)	تثنیہ مؤنث
تَیْنِ	یہ دو عورتیں (حالتِ نصبی وجری میں)	تثنیہ مؤنث
اُولَاءِ (مد کے ساتھ)	یہ سب مرد یا عورتیں	جمع مذکر ومؤنث
اُولٰی (قصر کے ساتھ)	یہ سب مرد یا عورتیں	جمع مذکر ومؤنث

اسم اشارہ اور مشار الیہ سے متعلقہ ضروری باتیں

(1) جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے **مُشَارٌ اِلَیْہِ** کہتے ہیں۔

(2) کبھی اسمِ اشارہ سے پہلے "ھائے تنبیہ" لگا دیتے ہیں۔اس سے مقصود مخاطب کو خبردار کرنا ہوتا ہے،تاکہ وہ،متکلم کے بیان کردہ مضمون سے غافل نہ رہ جائے۔جیسے

ھٰذَا ،ھٰذَانِ، ھٰذَینِ ،ھٰتَا، ھٰتِی ،ھٰتِہْ ،ھٰذِہْ ،ھٰذِہٖ ،ھٰذِھِیْ ، ھٰتِھِیْ ، ھٰتَانِ ،ھٰتَیْنِ ،ھٰؤُلَآءِ (مد کے ساتھ)، ھٰؤُلٰی (قصر کے ساتھ)

(3) کبھی اسمِ اشارہ کے آخر میں حروفِ خطاب " کَ ، کُمَا ، کُمْ ،کِ ، کُمَا ، کُنَّ " لگا دیتے ہیں تاکہ مخاطب کے مفرد وتثنیہ وجمع اور مذکر مؤنث ہونے پر دلالت کرے۔ اس میں اشارہ کرنے والا ایک رہے گا مخاطب میں تبدیلی آئے گی۔جیسے

ذَاکَ ،ذَا کُمَا ،ذَا کُمْ ،ذَاکِ ،ذَا کُمَا ،ذَا کُنَّ

(4) مشار الیہ کی تین اقسام ہیں۔

(۱) **قریب**:۔ جب اسم اشارہ،کاف اور لام سے خالی ہو۔جیسے

ھٰذَا..ھٰؤُلَاءِ

(۲) **متوسط**:۔ جب اسم اشارہ کے بعد کاف حرف خطاب ہو۔جیسے

ذَاکَ ،ذَاکُمَا ..اور..تِیْکَ وغیرہ

(۳) **بعید**:۔ جب اسم اشارہ کے بعد لام لاحق ہو۔جیسے

ذَالِکَ ،ذَالِکُمَا،ذَالِکُمْ،ذَالِکِ،ذَالِکُمَا،ذَالِکُنَّ ،تِلْکَ۔وغیرہ

(5) بسا اوقات کسی جگہ ومکان کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔اس کے لئے کچھ مخصوص الفاظ ہیں،جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) مکانِ قریب کے لئے:۔

MAKHZANULURFAN

هُنَا (یہاں) .. یا .. هٰهُنَا (یہاں) ...... اور

(۲) مکانِ متوسط کے لئے :۔

هُنَاكَ (وہاں)

(۳) مکانِ بعید کے لئے :۔

هُنَالِكَ (وہاں) .. اور .... ثَمَّ .. یا .. ثَمَّةَ (وہاں)

{ مشق }

درج ذیل عبارات میں موجود اسمائے اشارہ پر غور کر کے بتائیں کہ ان کا مشار الیہ قریب ہے، متوسط ہے .. یا .. بعید؟

(1) كَذَالِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ. (2) بَلْ اُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ. (3) وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ. (4) ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ. (5) اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (6) اُولٰئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ (7) تِلْكَ الرُّسُلُ (8) تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ (9) تِلْكَ اٰيَاتُ الْقُرْاٰنِ. (10) ذٰلِكَ التِّلْمِيْذُ مُجْتَهِدٌ (11) وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(3) اسمائے موصولہ:۔

وہ اسماء ہیں جو جملۂ خبریہ کے واسطے سے کسی معین چیز پر دلالت کریں .. یا .. وہ اسماء ہیں جو کسی جملۂ خبریہ سے ملے بغیر جملے کا کامل جزو نہ بن سکیں۔

اس جملۂ خبریہ کو صلہ کہتے ہیں۔ صلہ میں ایک ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے، جو اسمِ موصول کے مطابق ہو اور اس کی طرف لوٹے تاکہ اسمِ موصول اور جملے میں باہم ربط پیدا ہو سکے۔ اس ضمیر کو عائد کہتے ہیں۔ اگر صلہ کسی ضمیر سے شروع ہو رہا ہو تو اس ضمیر کو صدرِ صلہ کہا جاتا ہے۔ جیسے

جَاءَ نِیْ الَّذِیْ هُوَ ضَرَبَكَ (میرے پاس وہ شخص آیا جس نے تجھے مارا)

اس میں اَلَّذِیْ اسمِ موصول۔ هُوَ ضَرَبَكَ صلہ۔ اور هُوَ صدرِ صلہ و ضمیرِ عائد ہے۔

اسمائے موصولہ یہ ہیں۔

جنس ونوع	ترجمہ	اسمائے موصولہ
واحد مذکر کے لئے	وہ جو .. یا .. وہ جس	اَلَّذِیْ
تثنیہ مذکر کے لئے	وہ جن کو .. یا .. جنھوں نے (حالتِ رفعی میں)	اَلَّذَانِ
تثنیہ مذکر کے لئے	وہ جن کو .. یا .. جنھوں نے (حالتِ نصبی وجری میں)	اَلَّذَیْنِ
جمع مذکر کے لئے	وہ جن کو .. یا .. جنھوں نے	اَلَّذِیْنَ
واحد مؤنث کے لئے	وہ جو .. یا .. وہ جسے	اَلَّتِیْ
تثنیہ مؤنث کے لئے	وہ جن کو .. یا .. جنھوں نے	اَللَّتَانِ
تثنیہ مؤنث کے لئے	وہ جن کو .. یا .. جنھوں نے	اَللَّتَیْنِ
جمع مؤنث کے لئے	وہ جن کو .. یا .. جنھوں نے	اَللَّاتِیْ
جمع مؤنث کے لئے	وہ جن کو .. یا .. جنھوں نے	اَللَّوَاتِیْ
واحد وتثنیہ وجمع ومذکر ومونث	وہ جو (غیر ذی عقل کے لئے غالبًا)	مَا
واحد وتثنیہ وجمع ومذکر ومونث	وہ جو .. یا .. جس نے (ذی عقل کے لئے غالبًا)	مَنْ
واحد وتثنیہ وجمع و مذکر ومونث	وہ جو	اَیٌّ

اَيَّةٌ	وہ جو	واحد مؤنث
الف لام بمعنی اَلَّذِیْ	وہ جو (جبکہ اسم فاعل یا مفعول پر داخل ہو)	
ذُوْ بمعنی اَلَّذِیْ	وہ جو [1]	

چند ضروری باتیں:۔

(1) اسمِ فاعل.. یا اسم مفعول پر داخل ہونے والا الف لام، اسمِ موصول کے معنی میں اس وقت ہوگا جب کہ ان میں مصدری معنی بطورِ حدوث پایا جائے یعنی وہ معنی تینوں زمانوں میں سے کسی ایک سے تعلق ضرور رکھتا ہو۔ جیسے **اَلضَّارِبُ**۔ گویا کہ یہ **اَلَّذِیْ ضَرَبَ** (وہ جس نے مارا).. یا.. **اَلَّذِیْ یَضْرِبُ** (وہ جو مارتا ہے.. یا.. مارے گا) کے معنی میں ہے۔ ایسے اسمِ فاعل ومفعول کو حدوثی کہتے ہیں۔

اور اگر اس میں معنی مصدری بطورِ ثبوت پایا جائے یعنی کسی ایک زمانے کے ساتھ خاص نہ ہو بلکہ اس میں دوام پایا جائے تو اب یہ اسمِ موصول کے معنی میں نہ ہوگا بلکہ تعریف کا ہوگا۔ جیسے **مُحَمَّدُ نِ الْمُصْطَفٰی** (صلی اللہ علیہ وسلم) میں **اَلْمُصْطَفٰی** کا لام۔ ایسے اسمِ فاعل ومفعول کو ثبوتی کہتے ہیں۔

وضاحت :۔..... **مُصْطَفٰی** کا معنی ہے چنا ہوا۔ اس پر الف لام اسمِ موصول کے معنی میں اس لئے نہیں ہوسکتا کہ رحمتِ عالم ﷺ کا چنا ہوا ہونا کسی ایک زمانے کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کا منتخب کردہ ہونا دائمی ہے۔

(2) **اَیٌّ** اور **اَیَّةٌ** بعض صورتوں میں معرب بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ "یہ دونوں مضاف ہوں گے.. یا نہیں۔ دونوں صورتوں میں ان کا صدرِ صلہ مذکور ہوگا.. یا نہیں۔" اس طرح چار صورتیں بنیں۔

[1]:۔ یہ قبیلہ بنو طے کی لغت میں ہے، جیسے جَاءَنِیْ ذُوْ ضَرَبَکَ یعنی آیا میرے پاس وہ شخص جس نے تجھے مارا

(۱) یہ مضاف ہوں اور صدرِ صلہ مذکور ہو۔ جیسے **اِضْرِبْ اَیَّهُمْ هُوَ قَائِمٌ**

(۲) یہ مضاف ہوں اور صدرِ صلہ مذکور نہ ہو۔ جیسے **اِضْرِبْ اَیُّهُم قَائِمٌ**

(۳) یہ مضاف نہ ہوں اور صدرِ صلہ مذکور ہو۔ جیسے **اِضْرِبْ اَیًّا هُوَ قَائِمٌ**

(۴) یہ مضاف نہ ہوں اور صدرِ صلہ مذکور نہ ہو۔ جیسے **اِضْرِبْ اَیًّا قَائِمٌ**

یہ دوسری صورت میں مبنی اور بقیہ تین صورتوں میں معرب ہیں۔

(3) اسم موصول اپنے صلے کے ساتھ مل کر کبھی فاعل، کبھی مفعول بہ اور کبھی مبتداء واقع ہوتا ہے۔ جیسے

جَاءَنِیْ مَنْ یَّسْکُنُ فِی الْمَدِیْنَةِ (میرے پاس وہ شخص آیا جو مدینے میں رہتا ہے۔)

رَأَیْتُ مَنْ مَاتَ فِی النَّهْرِ (میں نے اسے دیکھا جو نہر میں مر گیا۔)

اَلَّذِیْ فِی الدَّارِ هُوَ زَیْدٌ (گھر میں زید ہی ہے۔)

(۴) **مَنْ، مَا** اور **اَیٌّ**، بسا اوقات شرط اور کبھی استفہام کے لئے بھی استعمال کئے جاتے ہیں، اس صورت میں ان کا صلہ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے

(1) مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّکُنْ لَّهٗ نَصِیْبٌ مِّنْهَا..... (2) مَنْ اَبُوْکَ؟.... (3) مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ..... (4) مَا اسْمُکَ؟...... (5) اَیُّ شَیْءٍ تَاْخُذْ اٰخُذْ... (6) اَیُّ رَجُلٍ مِّنْکُمْ تَذْهَبُ اِلٰی کَرَاتْشِیْ؟......

{ مشق }

درج ذیل امثلہ میں اسم موصول پہچانیں، نیز بتائیں کہ یہ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر.. یا.. مؤنث میں سے کس کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ نیز بتائیں کہ موجودہ صورت میں ان کا صلہ تلاش کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔

(1) اَلَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ. (2) اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ. (3) فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَاءِ. (4) مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ

عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ.؟ (5) اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا. (6) وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِیْرًا. (7) وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ (8) اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی (9) اَلْحَرْفُ الَّذِیْ لَا یَقْبَلُ عَلَامَاتِ الْاِسْمِ وَالْفِعْلِ (10) جَاءَ الَّذِیْ یَصْدُقُ فِیْ کُلِّ اَمْرٍ (11) اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ طِبَاقًا (12) غَیْرُ الْمُنْصَرِفِ مَافِیْهِ سَبَبَانِ مِنْ اَسْبَابِ التِّسْعَةِ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(4) اسمائے اصوات:۔

وہ اسماء ہیں جو کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے انسان کے منہ سے طبیعت کے تقاضے کے باعث نکلیں جیسے اُخْ اُخْ..یا..وہ اسماء جن کے ذریعے کسی جانور کو آواز دی جائے۔ جیسے اونٹ کو بٹھانے کے لئے نِخْ نِخْ..یا..وہ اسماء ہیں جن کے ذریعے کسی آواز کی نقل اتاری جائے۔ جیسے کوے کی آواز کی نقل کرتے ہوئے کہا جائے، غَاقِ غَاقِ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(5) اسمائے ظروف:۔

وہ اسماء ہیں جو کسی فعل کے واقع ہونے کی جگہ..یا زمانے پر دلالت کریں۔ انہیں اصطلاحی طور پر مفعول فیہ بھی کہا جاتا ہے۔

یہ امر قابل حفظ وتوجہ ہے کہ ظروف تمام کے تمام معرب ہیں۔ لیکن چند الفاظ ایسے بھی ہیں جو مبنی استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض کا تعلق فقط زمانے سے، بعض کا صرف مکان سے اور بعض کا دونوں سے ہوتا ہے۔ یہی ظروف مبنیہ، اسم غیر متمکن کی اقسام میں شمار کئے جاتے ہیں۔

جیسا کہ ماقبل بیان سے ظاہر ہو چکا کہ ان ظروف کی تین قسمیں ہیں۔

{1} ظروفِ زمانیہ... {2} ظروفِ مکانیہ... {3} ظروفِ زمانیہ ومکانیہ...

{1} ظروفِ زمانیہ:۔

وہ اسماء جو کسی فعل کے واقع ہونے کے وقت.. یا.. زمانے پر دلالت کریں۔ جیسے

اِذْ، اِذَا، مَتٰی، کَیْفَ، اَیَّانَ، اَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ، اَلْآنَ.. اور رَیْثَ

ان کے بارے میں چند ضروری باتیں:۔ [1]

اِذْ:۔ (بمعنی جس وقت) یہ اکثر زمانہ ماضی کے لئے آتا ہے، ہمیشہ جملے کی جانب مضاف ہوتا ہے۔ جیسے

جِئْتُ اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

اِذَا:۔ (بمعنی جب) یہ زمانہ مستقبل کے لئے آتا ہے، چاہے ماضی پر ہی داخل کیوں نہ ہو اور اس میں شرط والے معنی پائے جاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اسکے بعد جملہ فعلیہ لایا جاتا ہے۔ جیسے

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ

مَتٰی:۔ یہ کبھی استفہام کے لئے ہوتا ہے بمعنی کس وقت اور کبھی شرط والے معنی کے لئے بمعنی جس وقت۔

جیسے مَتٰی تَذْهَبُ؟... اور... مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ

کَیْفَ:۔ اسم استفہام ہے، حالت دریافت کرنے کے لئے آتا ہے، بمعنی کیسا حال یا کیسی حالت؟

جیسے کَیْفَ حَالُكَ؟........

اَیَّانَ:۔ (بمعنی کس وقت) زمانہ مستقبل میں کسی چیز کی تعیین کی طلب کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

جیسے یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ (پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا؟ قیامۃ۔ ۶)

اَمْسِ:۔

اس کی دو حالتیں ہیں۔

(ا) بغیر الف لام کے ہوگا۔ اس صورت میں اس سے معین دن مراد ہوتا ہے، یعنی گزشتہ کل۔ اور اعرابی لحاظ سے لفظاً مبنی بر کسر اور مفعول فیہ ہونے کی بناء پر محلاً منصوب ہوگا۔

[1]:۔ یہاں اسمائے ظروف کے بارے میں ضرورتاً چند باتیں ذکر کی جائیں گی، مکمل تفصیل ان شاءاللہ اگلی کتابوں میں معلوم ہوگی۔

جیسے جِئۡتُ اَمۡسِ

(۲) الف لام کے ساتھ ہوگا۔ اس صورت میں اس سے ماضی کا کوئی بھی غیر معین دن مراد ہوتا ہے، نیز بالاجماع معرب ہوگا۔ جیسے جِئۡتُ الۡاَمۡسِ

مُذۡ، مُنۡذُ:۔ اگر متٰی کے جواب میں واقع ہو سکتے ہوں تو ماقبل فعل کی اول مدت ..اور.. کم کے جواب میں وقوع پزیر ہونا ممکن ہو تو جمیع مدت بیان کرنے کے لئے آتے ہیں۔ جیسے

مَارَأَیۡتُہٗ مُذۡ اَوۡ مُنۡذُ یَوۡمِ الۡجُمُعَةِ [1]

اور مَارَأَیۡتُہٗ مُذۡ اَوۡ مُنۡذُ یَوۡمَیۡنِ [2]

قَطُّ:۔ (بمعنی ہرگز..یا..کبھی بھی) یہ زمانہ ماضی کے تمام اجزاء میں کسی کام کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے مَافَعَلۡتُ ھٰذَا قَطُّ (میں نے اسے ہرگز..یا..کبھی بھی نہیں کیا۔)

عَوۡضُ:۔ (بمعنی ہرگز..یا..کبھی بھی) یہ زمانہ مستقبل کے تمام اجزاء میں کسی کام کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے لَاأُفَارِقُكَ عَوۡضُ (میں تجھ سے ہرگز..یا..کبھی بھی نہ جدا ہوں گا۔)

اَلۡآنَ:۔ (بمعنی اب..یا..ابھی)

یہ مبنی بر فتح ہوتا ہے اور زمانہ حال کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

رَیۡثَ:۔

یہ مقدار ظاہر کرنے کے لئے لایا جاتا ہے، نیز اس کے بعد ہمیشہ فعل واقع ہوتا ہے۔ جیسے

اِنۡتَظَرۡتُہٗ رَیۡثَ صَلّٰی (میں نے اس کا اس کی نماز ادا کرنے کی مقدار انتظار کیا۔)

ظروفِ مکانیہ:۔

وہ اسماء جو کسی فعل کے واقع ہونے کی جگہ پر دلالت کریں۔ جیسے

حَیۡثُ، قُدَّامُ، تَحۡتَ، فَوۡقَ، اَیۡنَ، دُوۡنَ

۱:۔ یہ اسوقت کہا جائے گا جب کوئی ان الفاظ میں سوال کرے، مَتٰی مَارَأَیۡتَہٗ زَیۡدًا

۲:۔ یہ اسوقت کہا جائے گا جب کوئی ان الفاظ میں سوال کرے، کَمۡ مُدَّةٍ مَا رَأَیۡتَہٗ زَیۡدًا

حَیۡثُ (جس جگہ):۔

یہ مبنی علی الضم ہے۔ ہمیشہ جملہ اسمیہ یا فعلیہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے

اَجۡلِسۡ حَیۡثُ یَجۡلِسُ اَھۡلُ الۡفَضۡلِ۔

اَجۡلِسۡ حَیۡثُ خَالِدٌ جَالِسٌ۔

جب اس کے بعد "ما" آجائے، تو شرط والا معنی دیتا ہے۔ جیسے

حَیۡثُمَا تَذۡھَبۡ اَذۡھَبۡ

قُدَّامُ (آگے)، تَحۡتُ (نیچے)، فَوۡقُ (اوپر):۔

یہ تینوں ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ یہ بعض صورتوں میں معرب بھی ہوتے ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ ان کے مضاف الیہ کی تین صورتیں ہیں۔

﴿1﴾ عبارت میں مذکور ہوگا۔ جیسے...

قَعَدَ زَیۡدٌ فَوۡقَ السَّقۡفِ (زید چھت کے اوپر بیٹھا)

﴿2﴾ عبارت میں مذکور نہیں لیکن نیت میں موجود ہوگا۔ اسے مَحۡذُوۡف مَنۡوِیّ کہتے ہیں۔ جیسے... اَلۡمُصَلِّیۡنَ کُلُّھُمۡ خَلۡفَ الۡاِمَامِ وَالۡاِمَامُ قُدَّامُ

(تمام نمازی امام کے پیچھے ہیں اور امام (ان کے) آگے ہے۔)

﴿3﴾ نہ عبارت میں مذکور ہوگا، نہ نیت میں موجود۔ اسے نَسۡیًا مَنۡسِیًّا کہتے ہیں۔ جیسے...... اَلۡھِرَّةُ تَحۡتُ (بلی نیچے ہے۔)

☆ یہ پہلی اور تیسری صورت میں معرب اور دوسری صورت میں مبنی ہیں۔

این:۔

سوال اور شرط کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے

اَیۡنَ خَالِدٌ؟... اور... اَیۡنَ تَجۡلِسۡ اَجۡلِسۡ

دون:۔

یہ ظرف مکان ہونے کی حیثیت سے مختلف معانی میں مستعمل ہے۔

(۱) بمعنی کم........جیسے

هُوَدُوْنَهٗ (وہ اس سے (رتبے کے اعتبار سے) کم ہے)

(۲) بمعنی سامنے........جیسے

اَلشَّیْءُ دُوْنَكَ (شے تیرے سامنے ہے۔)

(۳) بمعنی پیچھے........جیسے

قَعَدَ دُوْنَ صَفٍّ (وہ صف کے پیچھے بیٹھا۔)

ظروفِ زمانیه ومکانیه:۔

وہ اسماء جو زمان ومکان دونوں کے لئے مستعمل ہوں۔جیسے

اَنّٰی:۔

جب یہ بطور اسم مکان استعمال کیا جائے تو درج ذیل مقاصد کے لئے آتا ہے۔

(i) اسم شرط بمعنی اَیْنَ (جہاں)۔جیسے **اَنّٰی تَجْلِسْ اَجْلِسْ**

(ii) اسم استفہام بمعنی مِنْ اَیْنَ (کہاں سے) اور کَیْفَ۔جیسے

یٰامَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا (اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا۔ال عمران ۳۷)...اور...

اَنّٰی یُحْیِی هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا (اسے کیونکر جلائے گا اللہ اس کی موت کے بعد۔بقرہ۔۲۵۹)

اور جب ظرف زمان ہو تو استفہام کے لئے بمعنی مَتٰی آتا ہے۔جیسے

اَنّٰی جِئْتَ (تو کب آیا)

لَدٰی،لَدُن :۔

یہ دونوں بمعنی عند آتے ہیں۔لیکن فرق یہ ہے کہ عند، حاضر اور غائب دونوں طرح کی چیزوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے،لیکن یہ دونوں فقط حاضر چیزوں کے لئے مستعمل

ہیں۔چنانچہ کسی غیر موجود کتاب کے بارے میں یوں کہنا درست نہیں کہ

لَدَیَّ کِتَابٌ نَافِعٌ (میرے پاس ایک نافع کتاب ہے۔)

قَبل اور بَعدُ:۔

جیسے **جِئْتُ قَبْلَ الظُّهْرِ..اَوْ..بَعْدَهٗ**

اور **دَارِیْ قَبْلَ دَارِكَ ..اَوْ..بَعْدَهٗ**

نوٹ:۔

ان کے معرب اور مبنی ہونے میں وہی تفصیل ہے،جس کا ذکر **قُدَّامُ** ،**تَحْتَ** وغیرہ کے ضمن میں گزر چکا ہے۔

{ مشق }

ظروف زمان ومکان پہچانیں۔

(1) مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ . (2) کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ . (3) وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَاالوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ . (4) فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ . (5) یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسَاهَا. (6) وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ. (7) فَکُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا. (8) وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ (9) یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ (10) اَیْنَ شُرَکَاؤُکُمْ . (11) قَالُوْا الْاٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ . (12) لَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(6) اسمائے افعال:۔

وہ اسماء ہیں جن میں فعل والا معنی پایا جاتا ہے،لیکن یہ فعل کی علامات قبول نہیں کرتے۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔

﴿i﴾ اسمِ فعل بمعنی فعلِ ماضی:۔ جیسے

☆ هَیْهَاتَ.. بمعنی.. بَعُدَ (دور ہوا)

☆ شَتَّانَ.. بمعنی.. اِفْتَرَقَ (جدا ہوا)

﴿ii﴾ اسمِ فعل بمعنی امر حاضر معروف:۔ جیسے

{1}	رُوَیْدَ	بمعنی	اَمْهِلْ	(تو مہلت دے۔)
{2}	بَلْهَ	بمعنی	دَعْ	(تو چھوڑ)
{3}	حَیَّهَلْ	بمعنی	اِئْتِ	(تو آ)
{4}	عَلَیْكَ	بمعنی	اِلْزَمْ	(لازم پکڑ)
{5}	دُوْنَكَ	بمعنی	خُذْ	(لے یا پکڑ لے)
{6}	هَا	بمعنی	خُذْ	(تو پکڑ)
{7}	اٰمِیْن	بمعنی	اِسْتَجِبْ	(تو قبول فرمالے)

تنبیہ ضروری:۔

اگر ان کے آخر میں کاف نہ ہو تو واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے صرف واحد مذکر کا صیغہ ہی استعمال کیا جائے گا اور کاف ہونے کی صورت میں مخاطب کی رعایت کی جائے گی۔ جیسے

عَلَیْكَ نَفْسَكَ.. عَلَیْكُمَا اَنْفُسَكُمَا.. عَلَیْكُم اَنْفُسَكُمْ.. عَلَیْكُنَّ اَنْفُسَهُنَّ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(7) اسمِ کنایہ:۔

وہ اسم جو کسی معین چیز پر واضح طور پر دلالت نہ کرے۔

ان کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) جو کسی عددِ مبہم پر دلالت کریں:۔

جیسے ... کَمْ وکَذَا (کتنا.. اور.. اتنا) [۱]

[۱]: کم اور کذا کے بارے میں مکمل تفصیل اسمائے عاملہ کے بیان میں آئے گی۔ ان شاء اللہ عزوجل۔ ۱۲ منہ

(۲) جو کسی مبہم بات پر دلالت کریں:۔

جیسے ... کَیْتَ وذَیْتَ..... (ایسا اور ایسا)

نوٹ:۔ کَیْتَ، ذَیْتَ مبنی بر فتح ہیں... واؤ عطف اور تکرار کے ساتھ استعمال کئے جاتے ہیں۔ جیسے

قُلْتُ کَیْتَ وَکَیْتَ	(میں نے ایسا ایسا کہا)
قُلْتُ ذَیْتَ وذَیْتَ	(میں نے ایسا ایسا کہا)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(8) مرکب بنائی:۔

جیسے اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ..... اس کا بیان مرکب غیر مفید کے تحت گزر چکا ہے، یہاں اتنا مزید رکھنا مفید رہے گا کہ مرکب بنائی کے دونوں جزء "مبنی بر فتح" ہوتے ہیں۔ مگر اِثْنَا عَشَرَ (۱۲) اور اِثْنَتَا عَشَرَةَ (۱۲) کا پہلا جزء معرب ہے۔

{ مشق }

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کر کے اسم غیر متمکن کی آٹھوں اقسام کا تعین کیجئے۔

(1) رَأَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا. (2) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا. (3) اَرَأَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ. (4) کَمْ مِّنْ مَّلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ. (5) وَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْ هُمَا. (6) مِنْ نِّسَائِکُمُ اللَّاتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ. (7) وَالَّذَانِ یَاْتِیَانِهَا مِنْکُمْ فَاٰذُوْهُمَا. (8) رَبَّنَا اَرِنَا الَّذَیْنِ اَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ. (9) وَلَا تَتَّبِعُوْا اَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ. (10) ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ. (11) قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ. (12) تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ.

MAKZANULIRFAN

سبق نمبر ﴿15﴾

اسمِ متمکن کی تقسیمات

اسم متمکن کی کئی لحاظ سے تقسیم کی جاتی ہے۔ [1]

{1} تذکیر وتانیث کے لحاظ سے....

{2} تعریف وتنکیر کی بناء پر....

{3} افراد پر دلالت کے اعتبار سے....

﴿1﴾ تذکیر وتانیث کے لحاظ سے:۔

اس اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔

〈i〉 **مذکر**... 〈ii〉 **مؤنث**...

مذکر:۔

وہ اسم ہے جس میں مؤنث کی کوئی بھی علامت نہ پائی جائے..یا..جس کے لئے لفظ ''هٰذَا'' استعمال کرنا درست ہو۔جیسے........ رَجُلٌ

اس کی اقسام:۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔(۱)**حقیقی**...(۲)**مجازی**...

(۱)حقیقی:۔

وہ اسم ہے جو کسی حیوان مذکر پر دلالت کرے۔جیسے

رَجُلٌ،اَسَدٌ

(۲)مجازی:۔

وہ اسم ہے جو کسی حیوان مذکر پر تو دلالت نہ کرے لیکن اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے جو مذکر حیوان پر دلالت کرنے والے اسم کے ساتھ کیا جاتا ہے۔جیسے

بَدَرٌ، بَابٌ

---

[1]:۔اس کا نقشہ سبق کے آخر پر ملاحظہ فرمائیں۔

مونث:۔

وہ اسم کہ جس میں علامتِ تانیث میں سے کوئی علامت پائی جائے..یا..جس کے لئے لفظ ''هٰذه'' استعمال کرنا درست ہو۔جیسے..**شَجَرَةٌ** [1]

اسمِ مؤنث کی تقسیم:۔

اس کی دو طرح تقسیم کی جاتی ہے۔

﴿1﴾ اس کے ''مدلول کے مقابل'' نر جاندار کے ہونے..یا..نہ ہونے کے اعتبار سے:۔

اس لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)مونث حقیقی...(۲)مؤنثِ لفظی...

﴿2﴾ اس میں علامتِ تانیث پائے جانے..یا..نہ پائے جانے کے اعتبار سے۔

اس بناء پر بھی اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)مؤنثِ قیاسی...(۲)مونثِ معنوی..یا..سماعی...

مونث حقیقی:۔

وہ اسم ہے،جس کے مدلول کے مقابل کوئی مذکر حیوان ہو۔جیسے

اِمْرَاَةٌ اور **نَاقَةٌ**

مونث لفظی:۔

---

[1]:۔مؤنث کی تین علامات ہیں۔

(1) آخر میں ایسی تاء ہو جو حالتِ وقف میں ہ سے بدل جاتی ہے۔ جیسے طَلْحَةُ ، فَاطِمَةُ

(2) الف مقصورہ ہو۔ جیسے حُبْلٰی (حاملہ عورت)

(3) الف ممدودہ ہو۔ جیسے حَمْرَاءُ (سرخ عورت)

MAKHZANULIRFAN

وہ اسم ہے جس کے مدلول کے مقابل کوئی مذکر حیوان نہ ہو۔ جیسے

قُوَّۃٌ اور ظُلْمَۃٌ

مونث قیاسی:۔

وہ اسم جو کلام عرب میں مؤنث استعمال ہوتا ہو اور اس میں علامات تانیث میں سے کوئی علامت، لفظا موجود ہو۔ جیسے

حَدِیْقَۃٌ ...مِرْوَحَۃٌ

مونث معنوی..یا..سماعی:۔

وہ اسم جو کلام عرب میں مؤنث استعمال ہوتا ہو اور اس میں علامات تانیث میں سے کوئی علامت، لفظا موجود نہ ہو۔ [1] جیسے

شَمْسٌ اور اَرْضٌ وغیرہ

مؤنثِ سماعی کی پہچان:۔

اس کے لئے چند ضوابط کا یاد رکھنا مفید رہے گا۔

(1) جسم کے وہ تمام اعضاء جو دو دو ہوں، سوائے خد (رخسار) اور حاجب (ابرو) کے۔ جیسے

عَیْنٌ	(آنکھ)	اُذُنٌ	(کان)	سِنٌّ	(دانت)
کَفٌّ	(ہتھیلی)	اِسْتٌ	(حلقہ دبر)	عُضُدٌ	(بازو)
یَدٌ	(ہاتھ)	وِرْکٌ	(کولھا)	قَدَمٌ	(پاؤں)
عَقِبٌ	(ایڑھی)	اِصْبَعٌ	(انگلی)	رِجْلٌ	(پیر)
فَخِذٌ	(ران)	سَاقٌ	(پنڈلی)	ثَدْیٌ	(پستان)

(2) شرابوں کے تمام نام۔ جیسے

خَمْرٌ وغیرہ

[1]:۔ بعض اسماء علامتِ تانیث پر مشتمل ہونے کے باوجود مذکر استعمال کئے جاتے ہیں۔ انہیں مجازی طور پر مؤنث کہا جاتا ہے۔ جیسے طَلْحَۃُ، حَمْزَۃُ۔ ۱۲منہ

(3) عورتوں کے نام۔ جیسے

مَرْیَمُ، زَیْنَبُ وغیرہ

(4) وہ تمام اسماء جو طبقہ اناث کے ساتھ خاص ہیں۔ جیسے

اُخْتٌ، اُمٌّ وغیرہ۔

(5) دوزخ کے تمام نام۔ جیسے

جَھَنَّمُ، جَحِیْمُ، سَقَرُ وغیرہ

(6) ہواؤں کے تمام نام۔ جیسے

رِیْحٌ، صَبَا، قَبُوْل، دَبُوْر، صَرْصَرٌ وغیرہ

(7) درج ذیل چند اسماء بھی مونث استعمال کئے جاتے ہیں۔

نَفْسٌ	(ذات)	دَارٌ	(گھر)	دَلْوٌ	(ڈول)
عَقْرَبٌ	(بچھو)	اَرْضٌ	(زمین)	فُلْکٌ	(کشتی)
بِئْرٌ	(کنواں)	شَمْسٌ	(سورج)		

وہ اسماء جن میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہے۔

﴿1﴾ شہروں اور قبیلوں کے نام۔ جیسے

شَامُ، مِصْرُ، قُرَیْشٌ وغیرہ۔

﴿2﴾ تمام حروف تہجی۔ [1] جیسے

ا، ب، ت، وغیرہ

﴿3﴾ تمام حروف عاملہ۔ [2] جیسے

مِنْ، اِلٰی، عَلٰی وغیرہ

﴿4﴾ تمام مصادر۔ جیسے

ضَرْبٌ، خُرُوْجٌ، دُخُوْلٌ وغیرہ

[1]:۔ جب کہ لفظ کی تاویل میں ہو کر استعمال ہوں۔ [2]:۔ جب کہ لفظ کی تاویل میں ہو کر استعمال ہوں۔

MAKHZANULIRFAN

﴿5﴾ درج ذیل چند اسماء۔

حَالٌ	(کیفیت)	بَیْتٌ	(گھر)	طَرِیْقٌ	(راستہ)
ثَرٰی	(گیلی مٹی)	عُنُقٌ	(گردن)	لِسَانٌ	(زبان)
سَمَاءٌ	(آسمان)	رَحْمٌ	(بچہ دانی)	سِکِّیْنٌ	(چھری)

وغیرھا۔

{ مشق }

درج ذیل سے مذکر و مونث اسماء کی تعیین کیجئے، نیز مونث ہونے کی صورت میں اس کی قسم کی نشاندہی بھی فرمائیں۔

(1) دَابَّةٌ. (2) تُرَابٌ. (3) فَاطِمَةُ. (4) خُزَيْمَةُ. (5) اِنْسَانٌ. (6) شَجَرٌ. (7) اَمَةٌ. (8) اَلْبَحْرُ. (9) رِزْقٌ. (10) اَلْجَهْرُ. (11) مَرْيَمُ. (12) شَيْطَانٌ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿2﴾ تعریف وتنکیر کے لحاظ سے:۔

اس لحاظ سے بھی اسمِ متمکن کی دو قسمیں ہیں۔

(i) معرفه...(ii) نکره...

معرفہ:۔

وہ اسم جسے کسی معین چیز پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ اس کی سات قسمیں ہیں۔

{1} مُضمرات:۔ جیسے

هُوَ، اَنْتَ، اَنَا وغیرہ۔

{2} اَعلام:۔ علم بمعنی نام کی جمع ہے۔ جیسے

زَيْدٌ، عَمْرٌو، بَكْرٌ وغیرہ۔

{3} اَسمائے اشارات:۔ جیسے

هٰذَا، ذَالِكَ وغیرہ۔

{4} اَسمائے مَوصُولہ:۔ جیسے

اَلَّذِیْ، اَلَّتِیْ وغیرہ۔

{5} مُعَرَّف باللام:۔ یعنی جس سے پہلے الف، لام تعریف کا ہو۔ جیسے

اَلْغُلَامُ، اَلْكَاتِبُ وغیرہ۔

{6} معرف بنداء:۔ یعنی جس کے شروع میں حرفِ نداء ہو۔ جیسے

یَا رَجُلُ۔

{7} وہ اسمِ نکرہ جو معرفہ بنداء کو چھوڑ کر بقیہ پانچ میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔ جیسے

غُلَامِیْ، غُلَامُ زَیْدٍ، غُلَامُ هٰذَا، غُلَامُ الَّذِیْ، غُلَامُ الرَّجُلِ۔

نکرہ:۔

وہ اسم جسے کسی غیر معین چیز پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے.......... رَجُلٌ

نوٹ:۔ (I) جملہ بھی نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔

(II) لفظ غَیْرٌ، مِثْلٌ، نَظِیْرٌ وغیرہ معرفہ کی طرف مضاف ہونے کے باوجود بھی نکرہ ہی رہتے ہیں۔

{ مشق }

درج ذیل مثالوں سے معرفہ ونکرہ جدا جدا کیجئے۔ معرفہ ہونے کی صورت میں وجہ تعریف بھی بتائیں۔

(1) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ. (2) وَنَصَحْتُ لَكُمْ

وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النَّاصِحِيْنَ. (3) وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ؛ (4) وَيُهْلِكَ
الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ. (5) وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ. (6)
وَجِئْنَا بِكَ هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا. (7) قَالُوْا يَامَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا. (8) اِنَّ
فِيْ ذَالِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ. (9) اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْآنٌ مُّبِيْنٌ. (10)
هٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ. (11) اُولٰئِكَ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ. (12) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا
الذِّكْرَ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿3﴾ افراد کی تعداد کے اعتبار سے:۔

اس اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔

{1} واحد... {2} تثنیہ... {3} جمع...

{1} واحد یا مفرد:۔ [1]

وہ اسم ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے۔ جیسے............ رَجُلٌ

{2} تثنیہ:۔

وہ اسم جو اپنے مفرد کے دو افراد پر دلالت کرے۔ جیسے.......رَجُلَانِ

{3} جمع:۔

وہ اسم جو دو افراد سے زیادہ پر دلالت کرے۔ جیسے...... رِجَالٌ اور مُسلِمُونَ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جمع کی تقسیم

اس کی دو لحاظ سے تقسیم کی جاتی ہے۔

[1] بناتے وقت، واحد کا وزن سلامت رہنے یا نہ رہنے کے اعتبار سے۔

[1] :۔لفظِ مفرد جس طرح مرکب کے مقابلے میں بولا جاتا ہے اسی طرح جملہ، تثنیہ و جمع اور مضاف و شبہ مضاف کے مقابلے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ۱۲منہ

[2] افراد کی تعداد کے اعتبار سے۔

[1] واحد کا وزن سلامت رہنے یا نہ رہنے کے اعتبار سے:۔

اس اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں۔

☆جمع سالم یا تصحیح...☆جمع مکسر یا تکسیر...

﴿1﴾ جمع سالم ..یا..تصحیح:۔

وہ جمع جسے بناتے وقت واحد کا وزن سلامت رہے۔ جیسے

ضَارِبٌ سے ضَارِبُوْنَ۔

اس کی پھر دو قسمیں ہیں۔

(۱) جمع مذکر سالم... (۲) جمع مونث سالم...

(۱) جمع مذکر سالم:۔

وہ جمع جس کے آخر میں حالتِ رفع میں ''واوٗ اور نونِ مفتوحہ اور واوٗ کا ماقبل مضموم ہو۔ جیسے مُسْلِمُوْنَ

..اور'' حالتِ نصب و جر میں یاء اور نونِ مفتوحہ اور یاء کا ماقبل مکسور ہو''۔ جیسے مُسْلِمِيْنَ

(۲) جمع مونث سالم:۔

''وہ جمع، جسے بناتے وقت واحد کے آخر میں الف اور تاء کا اضافہ کیا جائے۔ جیسے

مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ

﴿2﴾ جمع مکسر..یا.. تکسیر:۔

وہ جمع جسے بناتے وقت واحد کا وزن سلامت نہ رہے۔ جیسے

رَجُلٌ سے رِجَالٌ

ان کے بنانے کا طریقہ:۔

☆ ثلاثی میں جمع مکسر بنانے کے لئے کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے، کیونکہ اس میں، جمع مکسر کے تمام اوزان سماعی ہیں۔

MAKHZANULIRFAN

☆رباعی اور خماسی میں جمع مکسر بنانے کے لئے **فَعَالِلُ** کا وزن ہے۔جیسے......

جَعْفَرٌ سے **جَعَافِرُ** ......اور

جَحْمَرِشٌ (بوڑھی عورت) سے **جَحَامِرُ**

نوٹ:۔

جمع تکسیر بناتے وقت خماسی کا پانچواں حرف حذف کردیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[2] افراد کی تعداد کے اعتبار سے:۔

اس اعتبار سے بھی جمع کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) **جمعِ قلت...** (۲) **جمعِ کثرت...**

(i) جمع قلت:۔

وہ جمع ہے جو تین سے ۹..یا..تین سے ۱۰ تک کے لئے استعمال کی جائے۔

اس کے اوزان:۔

اس کے چھ اوزان ہیں۔

(۱) اَفْعَالٌ	جیسے......	اَقْوَالٌ	(جو چیزیں زبان سے بولی جائیں)
(۲) اَفْعُلٌ	جیسے......	اَكْلُبٌ	(کتے)
(۳) اَفْعِلَةٌ	جیسے......	اَعْوِنَةٌ	(درمیانی عمر والے)
(٤) فِعْلَةٌ	جیسے......	غِلْمَةٌ	(وہ لڑکے جن کی مونچھیں نکل آئیں)
(٥) مُفْعِلُوْنَ	جیسے......	مُسْلِمُوْنَ	مسلمان مرد (بغیر الف لام کے)
(٦) مُفْعِلَاتٌ	جیسے......	مُسْلِمَاتٌ	مسلمان عورتیں (بغیر الف لام کے)

(ii) جمع کثرت:۔

وہ جمع ہے جو نو سے لا انتہاء..یا..دس سے لا انتہاء تک پر دلالت کرے۔

☆جمع قلت کے علاوہ بقیہ تمام اوزان، جمع کثرت کے ہیں۔

جمع سے متعلقہ چند ضروری باتیں:۔

(۱) کبھی جمع بناتے وقت مفرد کے حروف میں اضافہ کیا جاتا ہے۔جیسے

رَجُلٌ سے **رِجَالٌ**۔

(۲) کبھی جمع کے الفاظ اور ہوتے ہیں اور واحد کے اور۔جیسے

اِمْرَأَةٌ ...... کی جمع .....**نِسَاءٌ** اور

ذُوْ (والا)........کی جمع ....**اُولُوْ**

ایسی جمع کو اصطلاح میں **جمع مِن غَیْرِ لَفْظِهٖ** (یعنی ایسی جمع جو واحد کے لفظ کے غیر سے ہے) کہتے ہیں۔

(۳) کبھی واحد اور جمع کی شکل بالکل ایک جیسی ہوتی ہے، فرق صرف اعتباری ہوتا ہے۔جیسے...... **فُلْكٌ** کہ اس کا واحد بھی **فُلْكٌ** ہے۔ان میں فرق صرف اس طرح کرتے ہیں کہ جب یہ واحد ہو تو بروزن **قُفْلٌ** اور جمع ہو تو بروزن **اُسْدٌ** (بہت سے شیر) ہوگا۔

(۴) کبھی جمع کی جمع بنائی جاتی ہے۔چونکہ یہاں جا کر جمع تکسیر کی انتہاء ہو جاتی ہے لھذا اسے جمع مُنْتَهَى الجُمُوع کہتے ہیں۔جیسے

كَلْبٌ کی جمع **اَكْلُبٌ** کی جمع **اَكَالِبُ**

جمع منتهى الجموع کے اوزان مشہورہ:۔

اس کے ''19'' اوزان مشہور ہیں۔

(۱)	فَعَالِلُ	جیسے	دَرَاهِمُ	(۲)	فَعَالِيْلُ	جیسے	دَنَانِيْرُ
(۳)	اَفَاعِلُ	جیسے	اَنَامِلُ	(۴)	اَفَاعِيْلُ	جیسے	اَضَابِيْرُ
(۵)	تَفَاعِلُ	جیسے	تَجَارِبُ	(۶)	تَفَاعِيْلُ	جیسے	تَسَابِيْحُ

(۷) مَفَاعِلُ جیسے مَسَاجِدُ (۸) مَفَاعِيْلُ جیسے مَصَابِيْحُ
(۹) فَوَاعِلُ جیسے خَوَاتِمُ (۱۰) فَوَاعِيْلُ جیسے طَوَاحِيْنُ
(۱۱) فَيَاعِلُ جیسے صَيَارِفُ (۱۲) فَيَاعِيْلُ جیسے صَيَارِيْفُ
(۱۳) فَعَائِلُ جیسے صَحَائِفُ (۱۴) يَفَاعِلُ جیسے يَحَامِدُ
(۱۵) يَفَاعِيْلُ جیسے يَحَامِيْدُ (۱۶) فَعَالٰى جیسے عَذَارٰى
(۱۷) فَعَالِي جیسے تَرَاقِيْ (۱۸) فُعَالٰى جیسے سُكَارٰى
(۱۹) فَعَالِيُّ جیسے كُرَاسِيُّ

{ مشق }

درج ذیل مثالوں پر غور کر کے واحد، تثنیہ اور جمع اسماء کی نشاندہی کیجئے۔ نیز جمع کی صورت میں اس کی قسم کا تعین بھی فرمائیں۔

(1) اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ. (2) فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ. (3) وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً. (4) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ. (5) فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ. (6) وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى. (7) وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ. (8) اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ. (9) وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ. (10) وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ. (11) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ. (12) اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

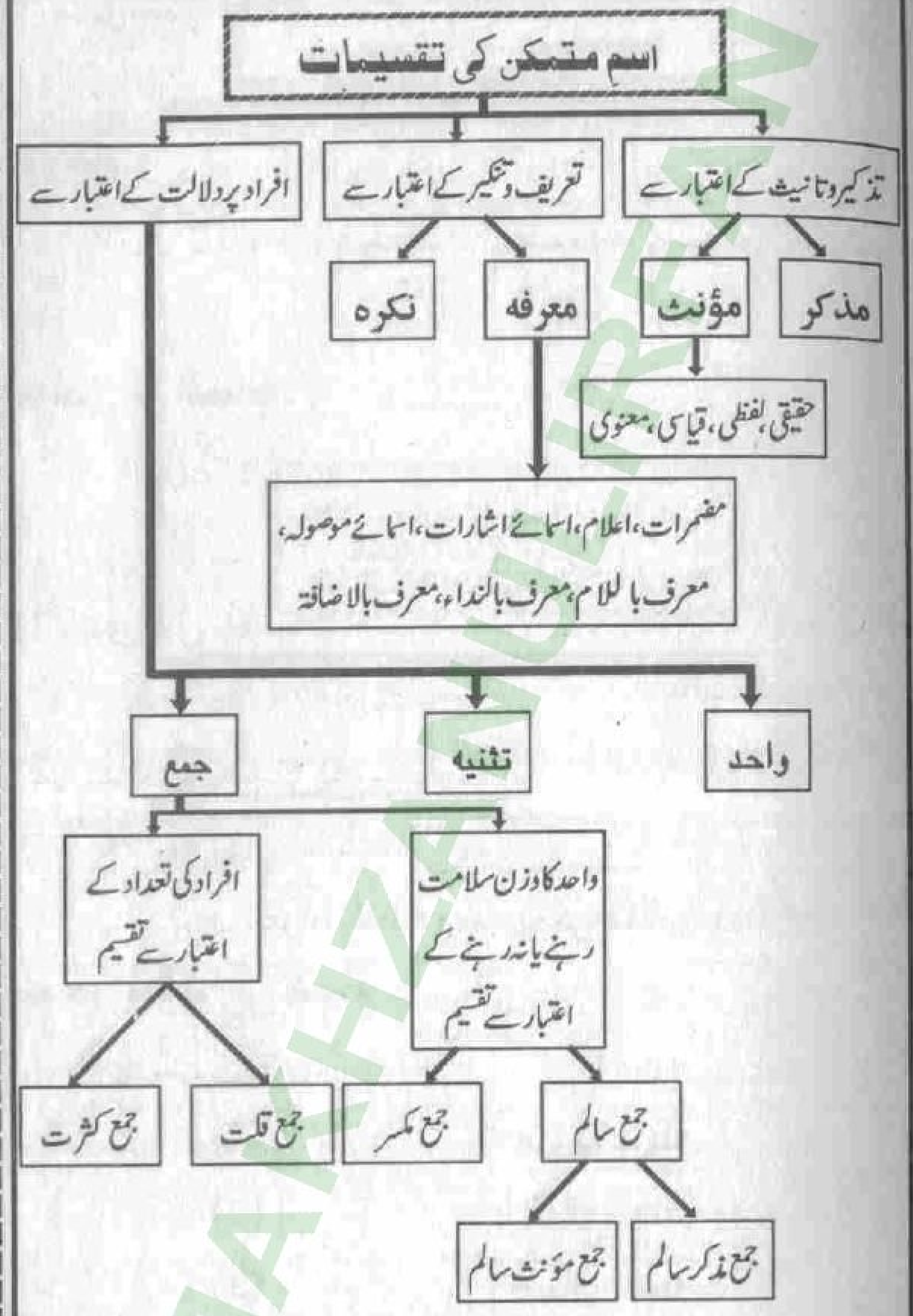

MAKHZAN UL IRFAN

سبق نمبر ﴿16﴾

عوامل کابیان

عوامل:۔

عامل کی جمع ہے، عامل وہ شے ہے کہ جس کے باعث معرب کا آخر تبدیل ہوجاتا ہے۔

عوامل کی اقسام:۔

ان کی دو قسمیں ہیں۔

(1) لفظیه... (2) معنویه...

(1) عوامل لفظیه:۔

جن عوامل کو لکھا، پڑھا جاسکے۔

(2) عوامل معنویه:۔

وہ عوامل جو لکھنے، پڑھنے میں نہ آسکیں۔

عواملِ لفظیه ومعنویه کی اقسام

عواملِ لفظیه کی اقسام:۔

ان کی تین قسمیں ہیں۔

(1) حروفِ عامله...

(2) افعالِ عامله...

(3) اسمائے عامله...

سبق نمبر ﴿17﴾

حروف عامله کا بیان

اولاً یاد رکھا جائے کہ

حروف کی دو قسمیں ہیں۔

{1} حروفِ مبانی...

{2} حروف معانی...

{1} حروفِ مبانی:۔

وہ حروف جن کے اپنے خاص معنی نہ ہوں البتہ ان سے دیگر کلمات مرکب کئے جائیں۔ انھیں حروفِ ہجاء بھی کہتے ہیں۔ جیسے ا، ب، ت، ث وغیرہ

{2} حروفِ معانی:۔

وہ حروف جن کے اپنے خاص معنی ہوں۔ جیسے

مِنْ (ابتداء بیان کرنے کے لئے)، اِلٰی (انتہاء بیان کرنے کے لئے)

حروفِ معانی کی اقسام:۔

ان کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) عامله... (۲) غیر عامله... [1]

حروف عامله کی اقسام:۔

ان کی دو قسمیں ہیں۔

﴿1﴾ اسماء میں عمل کرنے والے حروف...

﴿2﴾ فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف...

(1) اسماء میں عمل کرنے والے حروف:۔

ان کی پانچ قسمیں ہیں۔

[1] حروفِ غیر عامله کا بیان آخر میں آئے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل۔ ۱۲ منه

(۱) حروفِ جارّہ... (۲) حروفِ مشبہ بالفعل... (۳) ما..و..لا الْمُشَبَّهَتَانِ

بِلَيْسَ...(۴) لائے نفی جنس... (۵) حروفِ نداء...

[1] حروفِ جارہ:۔

جر کا لغوی معنیٰ ہے کھینچنا۔ چنانچہ جارہ کا مطلب ہوگا کھینچنے والے۔ چونکہ یہ حروف، فعل..یا..شبہ فعل (یعنی اسمِ فاعل..یا..مفعول وغیرہ) کا معنیٰ کھینچ کر اپنے مدخول تک پہنچاتے ہیں، لھذا انہیں جارہ کہا جاتا ہے۔ یہ ۱۷ ہیں۔

بَا وتَا و كَافُ و لَامُ ووَاؤُ ومُنْذُ مُذْ خَلَا

رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِيْ عَنْ عَلٰى حَتّٰى اِلٰى

ان کا عمل:۔

یہ ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اس کے آخر کو جر دیتے ہیں۔ جیسے

سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ (میں نے بصرہ سے کوفہ تک سیر کی)

حروف جارہ جس اسم کو جر دیں، اسے مجرور کہا جاتا ہے۔

جار مجرور کے بارے میں چند قواعد:۔

{1} جار مجرور مل کر تنہا کچھ نہیں بنتے، اگر یہ کسی جگہ خبر، صلہ، صفت..یا..حال وغیرہ بن سکتے ہوں، تو کسی نہ کسی کلمے سے مُتَعَلِّق ہو کر ہی بنیں گے۔

{2} جار مجرور جس کے مُتَعَلِّق ہوں، اسے ان کا مُتَعَلَّق کہتے ہیں۔

{3} جار مجرور چھ چیزوں کے مُتَعَلِّق ہو سکتے ہیں۔

﴿i﴾ فعل... ﴿ii﴾ اسم فاعل... ﴿iii﴾ اسم مفعول... ﴿iv﴾ اسم تفضیل...

﴿v﴾ صفت مشبہ... اور... ﴿vi﴾ مصدر...

{4} جار مجرور کو ظرف بھی کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے ان کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ظرفِ لغو... (۲) ظرفِ مستقر...

(i) **ظرفِ لغو**:۔ وہ جار مجرور جن کا مُتَعَلَّقْ عبارت میں مذکور ہو، یہ عام ہے کہ وہ جار مجرور سے پہلے ہو..یا..بعد میں [۱]...... جیسے

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ..اور..اِنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(ii) **ظرفِ مستقر**:۔ وہ جار مجرور کہ جن کا مُتَعَلَّقْ عبارت میں مذکور نہ ہو۔

جیسے...... زَيْدٌ فِي الدَّارِ .

{5} بسا اوقات حرفِ جار کو عبارت سے حذف کر دیا جاتا ہے، اس صورت میں مجرور کو منصوب پڑھا جائے گا، اسے اصطلاحی طور پر مَنصُوب بِنَزْعِ خَافِض کہتے ہیں یعنی ایسا اسم جو جر دینے والے عامل کے ہٹا دینے کی بناء پر منصوب ہے۔ جیسے

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلاً

اس مثال میں قَوْمَهٗ منصوب بنزع خافض ہے، اصل عبارت یوں تھی، "مِنْ قَوْمِهٖ"

{ مشق }

درج ذیل امثلہ سے ظرف لغو و مستقر علیحدہ علیحدہ کیجئے۔ نیز ظرفِ مستقر ہونے کی صورت میں مُتَعَلَّق کی نشاندہی بھی فرمائیں۔

(1) اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ. (2) كُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ. (3) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. (4) يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ. (5) لَارَيْبَ فِيْهِ. (6) اِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ. (7) لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ. (8) قَالُوْا آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. (9) اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى. (10) وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ

---

[۱]:۔ بعد میں ہونے کی صورت میں جار مجرور کو ظرف لغو مقدم کہا جاتا ہے۔ جیسے دوسری مثال میں علی کل شئی

طَیرًا اَبَابِیل.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[2] حروفِ مشبہ بالفعل:۔

وہ حروف جنھیں فعل کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہو۔ یہ چھ ہیں۔

(1) اِنَّ...(2) اَنَّ ...(3) لٰکِنَّ...(4) کَاَنَّ...(5) لَیتَ...(6) لَعَلَّ...

ان حروف کی فعل سے مشابہت کی وجوہ:۔

{1} جیسے فعل سہ حرفی، چہار حرفی ہوتا ہے، اسی طرح یہ بھی سہ حرفی و چہار حرفی ہوتے ہیں۔

{2} فعل کی طرح یہ بھی مبنی ہوتے ہیں۔

{3} ان میں فعل والا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے

☆اِنَّ وَاَنَّ .. بمعنی...... **حَقَّقْتُ**... (میں نے تحقیق کی)

☆کَاَنَّ.... بمعنی...... **شَبَّهْتُ**... (میں نے مشابہت دی)

☆لٰکِنَّ.... بمعنی...... **اِسْتَدْرَکْتُ**... (میں نے وہم کو دور کیا)

☆لَیتَ .... بمعنی...... **تَمَنَّیْتُ**... (میں نے تمنا کی)

☆لَعَلَّ.... بمعنی...... **تَرَجَّیْتُ** ... (میں نے امید کی)

ان کا استعمال:۔

یہ ہمیشہ مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ مبتداء کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔ جیسے

اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔ (بے شک زید کھڑا ہے)

اس میں ''زَیْدًا'' اِنَّ کا اسم اور ''قَائِمٌ'' اس کی خبر ہے۔

ان حروف کے معانی اور وضع کے مقاصد:۔

☆**اِنَّ وَاَنَّ**:۔ (بمعنی تحقیق و بے شک)

یہ دونوں مضمونِ جملہ کی تحقیق کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ [1]

☆**کَاَنَّ**:۔ (بمعنی گویا کہ)

یہ حرفِ تشبیہ ہے، ایک شے کو دوسری شے کے ساتھ تشبیہ دینے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ جیسے...... **کَاَنَّ زَیْدَنِ الْاَسَدُ** (گویا کہ زید شیر ہے)

☆**لٰکِنَّ**:۔ (بمعنی لیکن)

حرفِ استدراک ہے۔ ماقبل کلام سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

مثلاً زید اور بکر ایک مقام پر کھڑے ہوں۔ اب کوئی کہے **ذَهَبَ زَیْدٌ**۔ (زید چلا گیا) تو اس کلام سے وہم پیدا ہوگا کہ شائد بکر بھی چلا گیا ہوگا، لیکن جب کہا جائے۔ **لٰکِنَّ بَکْرًا حَاضِرٌ** (لیکن بکر حاضر ہے) تو اب ماقبل کلام سے پیدا ہونے والا یہ وہم دور ہو جائے گا۔

---

[1]:۔ کسی جملے کا مضمون نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ مسند کے مصدر کو مسند الیہ کی طرف مضاف کر دیں، اب جو معنی حاصل ہو وہی مضمون جملہ ہے۔ جیسے

زَیْدٌ قَائِمٌ ...... کا مضمون ...... **قِیَامُ زَیْدٍ** (زید کا کھڑا ہونا) اور

ضَرَبَ زَیْدٌ ...... کا مضمون ...... **ضَرْبُ زَیْدٍ** (زید کا مارنا) ہے۔

اگر مسند اسمِ جامد ہو تو اس کا جعلی مصدر بنا کر مضاف کیا جائے گا۔ جیسے

زَیْدٌ اَسَدٌ ...... کا مضمون ...... **اَسَدِیَّتُ زَیْدٍ** (زید کا شیر ہونا) ہے۔

MAKHZANULIRFAN

☆ **لَیتَ**:۔(بمعنی کاش)

حرفِ تمنی ہے۔کسی چیز کے بارے میں تمنا وخواہش کے اظہار کے لئے وضع کیا گیا ہے۔جیسے.............. **لَیْتَ بَکْرًا غَائِبٌ** (کاش! بکر غائب ہوتا۔)

☆ **لَعَلَّ**:۔(بمعنی شائد)

حرفِ ترجی ہے۔کسی چیز کے بارے میں امید ورجاء کے اظہار کے لئے وضع کیا گیا ہے۔جیسے.............. **لَعَلَّ زَیْدًا حَاضِرٌ** (شائد زید حاضر ہوگا۔)

ان دونوں میں باہم فرق:۔

تمنی ممکن ومحال دونوں چیزوں کی ہوسکتی ہے،لیکن ترجی صرف ممکنہ اشیاء کی ہی ہوسکتی ہے۔چنانچہ یہ کہنا درست ہے کہ

لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (کاش کہ جوانی لوٹ آئے۔)

لیکن یہ کہنا غلط ہوگا کہ

لَعَلَّ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (شاید کہ جوانی لوٹ آئے۔)

ان کے اسم وخبر کے قواعد:۔

ان کے اسم وخبر کے تمام قواعد وہی ہیں،جن کا ذکر مبتداء وخبر کے تحت کردیا گیا ہے۔

ان کی خبر کی تقدیم:۔

ان کی خبر کو ان کے اسماء اور خود ان حروف پر مقدم کرنا جائز نہیں۔ہاں اگر خبر جارمجرور..یا..ظرف ہو تو اب اسماء سے مقدم ہوسکتی ہے۔جیسے

لَعَلَّ فِیْ سَفْرِکَ خَیْرًا (شائد تیرے سفر کرنے میں بہتری ہو۔)

...اور... **اِنَّ عِنْدَکَ لَخَبَرًا** (یقیناً تیرے پاس ایک خبر ہے۔)

{ مشق }

حروف مشبہ بالفعل پہچان کر ان کے اسم وخبر کی تعیین کیجئے۔

(1) اِنَّ اللّٰہ سَمِیْعٌ (2) سَمِعْتُ اَنَّ الْعَالِمَ مُتَّقِیٌّ (3) کَاَنَّ الْاُسْتَاذَ اَبٌ (4) لَیْتَ زَیْدًا صَالِحٌ (5) لَعَلَّ اللّٰہَ یَرْحَمُنِیْ (6) اَلْمُعَلِّمُ حَاضِرٌ لٰکِنَّ الْمُتَعَلِّمُ غَائِبٌ (7) سَرَّنِیْ اَنَّ التِّلْمِیْذَ مُجْتَھِدٌ (8) ذَھَبَ اَخِیْ لٰکِنَّ اَبِیْ مَوْجُوْدٌ (9) لَعَلَّ زَیْدًا ھَالِکٌ (10) لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (11) اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ (12) کَاَنَّ التِّلْمِیْذَ اِبْنٌ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[3] ما ولا المشبهتان بلَیسَ:۔

یعنی وہ ما اور لا جنھیں لَیسَ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

ان کی لیس کے ساتھ مشابہت کی وجوہات:۔

ان کی لیس کے ساتھ مشابہت دو وجوہات کی بناء پر ہے۔

(۱) یہ حروف لیس کی مثل معنیٔ نفی کا فائدہ دیتے ہیں۔

(۲) جس طرح لیس مبتداء اور خبر پر داخل ہوکر مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے،یہ بھی اسی طرح عمل کرتے ہیں۔جیسے

مَا زَیْدٌ قَائِمًا۔(زید کھڑا ہوا نہیں ہے۔)

ما کے لیس کی مثل عمل کے لئے شرائط:۔

اس کے لئے دو شرطیں ہیں۔

(1) اس کی خبر اس کے اسم سے پہلے نہ ہو۔کیونکہ تقدیم خبر کی صورت میں اس کا عمل باطل ہوجاتا ہے اور مابعد مسند اور مسند الیہ کو مبتداء اور خبر قرار دیا جاتا ہے۔جیسے

مَا قَائِمٌ زَیْدٌ

(2) اس کے بعد عبارت میں **اِلا** نہ ہو۔کیونکہ **الا** کی موجودگی بھی اس کے عمل کو باطل کردے گی،اس صورت میں بھی مابعد مسند اور مسند الیہ،مبتداء اور خبر ہوتے ہیں۔جیسے

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ (آل عمران۔۱۴۴)

لا کے لیس کی مثل عمل کے لئے شرائط:۔

اس کے لئے بھی وہی دو شرطیں ہیں جن کا ذکر ما کے تحت گزر چکا۔

ما اور لا کے درمیان فرق:۔

☆ ما، لیس کی مانند صرف زمانہ حال میں کسی چیز کی نفی کے لئے استعمال ہوتا ہے، جبکہ لا عام ہے۔

☆ ما معرفہ ونکرہ دونوں پر، جب کہ لا صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔

{ مشق }

حروفِ مشابہ بلیس اور ان کے اسم وخبر کی پہچان کیجئے۔

(1) مَا الْاَشْجَارُ مُثْمِرَةً (2) لَا رَجُلٌ نَائِمًا (3) مَا رَجُلٌ ذَاهِبًا (4) لَا بُسْتَانٌ وَسِيْعًا (5) مَا الْفَقْرُ مُحْتَاجًا (6) لَا فَرَسٌ حِمَارًا (7) مَا الْقُصُوْرُ شَاهِقَةً (8) مَا اَنَا بِقَائِمٍ (9) لَا رَجُلٌ مُنْطَلِقًا (10) مَا زَيْدٌ ضَارِبًا (11) لَا اَنْهَارٌ فَائِضَةً (12) مَا الْاُسْتَاذُ كَاهِلاً

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[4] **لائے نفی جنس:۔**

وہ لا ہے جو اپنے مابعد واقع ہونے والی جنس سے خبر کی نفی پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہو۔

اس کا عمل:۔

یہ بھی مبتداء وخبر پر داخل ہوتا ہے۔ مبتداء کو اس کا اسم اور خبر کو اس کی خبر کہتے ہیں۔ اس کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے۔ جب کہ اسم کے اعراب مختلف ہوتے ہیں۔

اس کے اسم کی صورتیں اور اعراب:۔

﴿1﴾ اس کا اسم اکثر مضاف ہوتا ہے۔ اس صورت میں وہ منصوب ہوگا۔ جیسے

لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ

﴿2﴾ اگر اس کا اسم نکرہ مفردہ ہو یعنی "معرفہ اور کسی کی طرف مضاف نہ ہو" تو "بغیر تنوین کے" اپنی علامتِ نصب پر مبنی ہوگا۔ جیسے

لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ.. لَا رِجَالَ فِيْهِ..

لَا رَجُلَيْنِ عِنْدَنَا.. لَا مَذْمُوْمِيْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ..اور..

لَا مَذْمُوْمَاتِ فِي السُّوْقِ

﴿3﴾ اگر اس کے بعد کوئی اسم معرفہ ہو تو ایک اور اسم معرفہ کے ساتھ لائے نفی جنس کا تکرار لازم ہے، اس صورت میں یہ لاء کوئی عمل نہیں کرے گا اور وہ اسمِ معرفہ، مبتداء ہونے کی بناء پر مرفوع ہوگا۔ جیسے

لَا زَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو

﴿4﴾ اگر اس کے بعد ایک اسم نکرہ مفردہ ہو اور اس پر ایک اور اسمِ نکرہ مفردہ، لائے نفی جنس کے ساتھ عطف ہو رہا ہو۔ تو ایسی ترکیب کو پانچ طرح پڑھنا جائز ہے۔

﴿1﴾	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ	﴿2﴾	لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ
﴿3﴾	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ	﴿4﴾	لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
﴿5﴾	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰهِ		

تنبیہ ضروری:۔

(i) جب بھی لاَ کے بعد بُدَّ نظر آئے، تو وہ لاَ، لائے نفی جنس اور بُدَّ اس کا اسم ہوگا۔ جیسے

لَا بُدَّ لِزَيْدٍ مِنَ الْعِلْمِ (زید کے لئے علم ضروری ہے۔)

(ii) جب لاء، بُدَّ کے ساتھ مستعمل ہو تو آگے دو چیزوں کا بیان ضروری ہوتا ہے۔

MAKHZANULFAN

ایک وہ چیز جسے کسی دوسری شے کی ضرورت ہو، اسے محتاج کہتے ہیں۔ دوسری وہ شے جس کی طرف محتاجی وضرورت ہو، اسے محتاج الیہ کہا جاتا ہے۔ محتاج سے قبل لام حرف جار اور محتاج الیہ سے پہلے مِن حرف جار لایا جاتا ہے۔ جیسا کہ سابقہ مثال میں مذکور ہے۔

(iii) اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہہ اور مصدر وغیرہ پر داخل ہونے والا "لا" عموماً لائے نفی جنس ہی ہوتا ہے۔ جیسے

لاَ مُضِلَّ لَهٗ... لاَ مَشْدُوْدَ فِی الْمِصْرِ... لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

لاَ شَرِیْفَ فِی الْجَمَاعَةِ... لاَ رَیْبَ فِیْهِ... لاَجُنَاحَ عَلَیْكُم... لاَ بَاْسَ عَلَیْكَ

{ مشق }

لائے نفی جنس کے اسم وخبر کی پہچان کیجئے۔ نیز اسماء کی قسم بھی متعین فرمائیں۔

(1) لاَهَادِیَ لَهٗ (2) لاَ رَجُلَ مُجْتَهِدٌ (3) لاَ سُرُوْرَ دَائِمٌ (4) لاَغُلاَمَ قَائِمٌ (5) لاَ فَرَسَ مَوْجُوْدٌ (6) لاَ تِلْمِیْذَ فِی الْجَمَاعَةِ (7) لاَجُنَاحَ عَلَیْكُمْ (8) لاَ عَمَلَ ضَائِعٌ (9) لاَ صِبْیَانَ فِی الْمَهْدِ (10) لاَ بُدَّ لِلْمُسْلِمِ مِنَ الْعِلْمِ (11) لاَ اَخِیْ عِنْدِیْ وَلاَ اَبِیْ (12) لاَدَكْتُوْرَ حَاذِقٌ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[5] **حروفِ نداء**:۔

وہ حروف جنھیں کسی کی توجہ اپنی جانب مبذول کروانے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جس کی توجہ حاصل کرنا مقصود ہو اسے منادیٰ کہا جاتا ہے۔ یہ پانچ حروف ہیں۔

[1] یَاء...[2] اَیَا...[3] هَیَا...[4] اَیْ...[5] همزۂ مفتوحه (أَ)...

حروفِ نداء کا استعمال:۔

{1} یَاء:۔

قریب وبعید ومتوسط سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

MAKHZANULIRFAN

{3.2} اَیَا اور هَیَا:۔

بعید کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

{5.4} اَیْ اور ہمزۂ مفتوحہ (أَ)۔

قریب کے لئے مستعمل ہیں۔

منادیٰ کا عامل:۔

حروفِ نداء، اَدْعُوْ فعل کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہی فعل محذوف ،منادیٰ پر عامل ہوتا ہے۔

منادیٰ کی اقسام:۔

منادیٰ کی پانچ اقسام ہیں۔

{1} مفرد معرفہ....[1]

{2} نکرہ مقصودہ ...[2]

{3} نکرہ غیر مقصودہ..[3]

{4} مضاف..

{5} مشابہ مضاف......[4]

منادیٰ کے اعراب:۔

منادیٰ، اَدْعُوْ فعل محذوف کا مفعول بہ ہونے کی بناء پر ہمیشہ منصوب ہوگا۔ اب یہ عام ہے کہ نصب لفظی ہو..یا..محلی۔

---

[1]:۔یعنی مضاف اور نکرہ نہ ہو۔ [2]:۔یعنی نکرہ معین ہو۔ [3]:۔یعنی نکرہ غیر معین ہو۔ جیسے کسی معین کو مخاطب کئے بغیر کہا جائے، یَا غَافِلاً تَنَبَّهْ.. ۱۲ منہ [4]:۔مشابہ مضاف وہ اسم ہے، جو مضاف تو نہ ہو، لیکن جس طرح مضاف کے معنی مضاف الیہ کے بغیر مکمل نہیں ہوتے، اسی طرح اس کے معنی بھی کسی دوسرے اسم سے ملے بغیر مکمل نہ ہوں۔ یہ اپنے مابعد میں عمل کرتا ہے۔

MAKHZANULIRFAN

نصبِ لفظی کی صورتیں:۔

منادی تین صورتوں میں لفظی طور پر منصوب ہوگا۔

[1] جب نکرۂ غیر مقصودہ ہو۔ جیسے کوئی نابینا کہے،

يَا رَجُلاً خُذْ بِيَدِيْ (اے کوئی مرد! میرا ہاتھ پکڑ لے)

[2] جب یہ مضاف ہو۔ جیسے

يَا رَسُوْلَ اللهِ (اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیک وسلم)

[3] جب یہ مشابہ مضاف ہو۔ جیسے

يَا طَالِعًا جَبَلاً (اے پہاڑ پر چڑھنے والے!)

نصبِ محلی کی صورتیں:۔

یہ دو صورتوں میں ہوگا۔

(1) جب یہ مفرد معرفہ ہو۔ (2) جب نکرہ مقصودہ ہو۔

چونکہ یہ دونوں اس وقت اپنی علامت رفع پر مبنی ہوتے ہیں، لھذا لفظا مرفوع اور محلا منصوب ہوں گے۔ جیسے

يَا زَيْدُ، يَا رَجُلُ، يَا مُسْلِمَاتُ، يَا اَحْمَدُ، يَا رَجُلَانِ،
يَا مُسْلِمُوْنَ، يَا مُوْسٰى، يَا قَاضِي وغیرہ

چند ضروری باتیں:۔

﴿1﴾ اگر منادیٰ معرف باللام ہو تو حرفِ نداء اور منادیٰ کے درمیان مذکر کی صورت میں ''اَيُّهَا'' اور مؤنث کی صورت میں ''اَيَّتُهَا'' کا فاصلہ لاتے ہیں۔ جیسے

يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ........اور..........**يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ**

﴿2﴾ مگر اسمِ جلالت پر صرف یاء داخل ہوتا ہے۔ جیسے.......**يَا اَللّٰهُ**

﴿3﴾ مقامِ دعا میں حرف نداء ''یا'' کے بدلے اسمِ جلالت کے آخر میں میم مشدد

لاتے ہیں۔ جیسے............**اَللّٰهُمَّ**

﴿4﴾ کبھی کبھی حرفِ نداء کو آسانی پیدا کرنے کے لئے حذف بھی کر دیا جاتا ہے۔ جیسے..........**اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ**

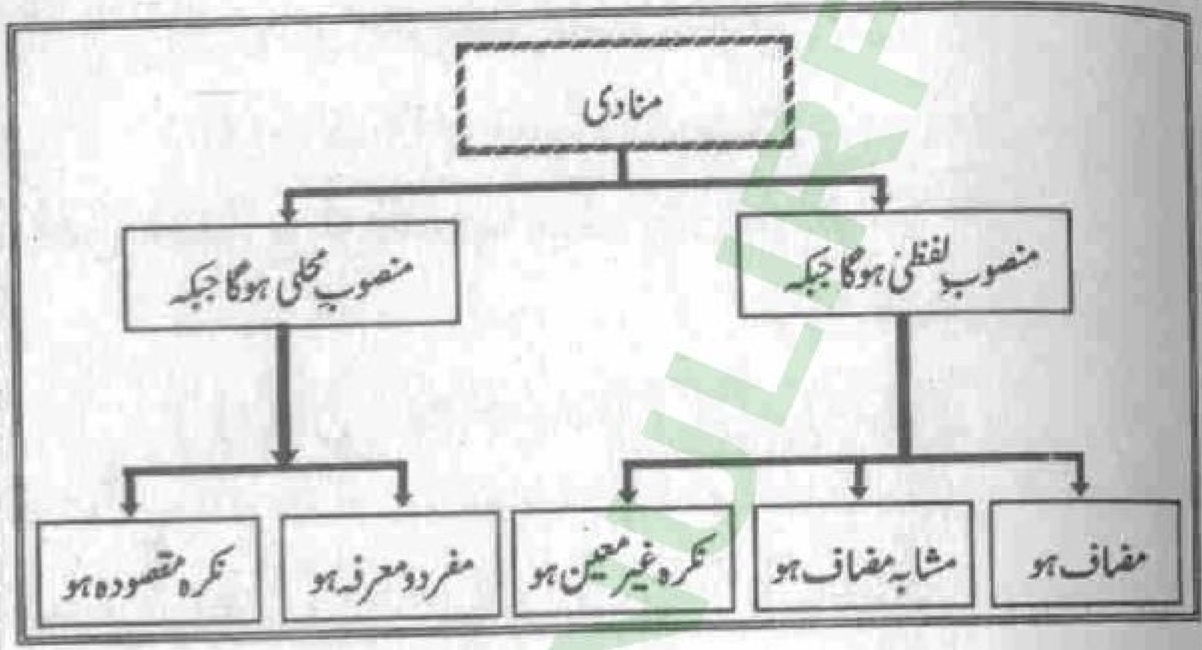

{ مشق }

منادی کی اقسام کا تعین کیجئے۔

(1) يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ (2) يَا بَكْرُ (3) يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ (4) اَيْ اَفْضَلَ الْقَوْمِ (5) يَا اَيُّهَا النَّاسُ (6) هَيَا سَيِّدَ التُّجَّارِ (7) يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ (8) يَا غَفَّارُ (9) يَا طَالِعًا جَبَلاً (10) يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (11) يَا حُفَّاظَ الْاَمْنِ (12) يَا سَيِّدِي

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

MAKHZAN UL IRFAN

سبق نمبر ﴿18﴾

فعلِ مضارع میں عمل کرنے والے حروف

ان حروف کی دوقسمیں ہیں۔

(i) وہ حروف جو فعلِ مضارع کو نصب دیتے ہیں۔.......

(ii) وہ حروف جو فعلِ مضارع کو جزم دیتے ہیں۔......

فعلِ مضارع کو نصب دینے والے حروف:۔

یہ چار حروف ہیں۔

(1) اَنْ... (2) لَنْ... (3) کَیْ... (4) اِذَنْ...

ان کا عمل:۔

(1) اَن (بمعنی کہ):۔

یہ فعلِ مضارع پر دو طرح کا عمل کرتا ہے۔

(ا) لفظی... (۲) معنوی...

(۱) لفظی عمل:۔

﴿1﴾ وہ پانچ صیغے جن کے آخر میں ضمۂ اعرابی آتا ہے۔ انھیں نصب دیتا ہے۔ جیسے........ **اَنْ یَضْرِبَ**

﴿2﴾ آخر میں نونِ اعرابی ہو تو اسے گرا دیتا ہے۔ جیسے....... **اَنْ یَّضْرِبَا**

﴿3﴾ اگر حرفِ علت ہو تو اسے نصب دیتا ہے۔ بصورتِ واؤ اور یاء لفظاً اور بصورتِ الف تقدیراً۔ جیسے

اَنْ یَّغْلُوَ... اور... اَنْ یَّرْمِیَ... اور... اَنْ یَّخْشٰی

(۲) معنوی عمل:۔

فعلِ مضارع کو مصدر کی تاویل میں اور زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔

اسے ان مصدریہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے

اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ..... اُرِیْدُ قِیَامَكَ کے معنی میں ہے۔

(2) لن (بمعنی ہرگز نہیں):۔

یہ بھی فعلِ مضارع پر دو طرح کا عمل کرتا ہے۔

(ا) لفظی... (۲) معنوی...

(۱) لفظی عمل:۔

اس کا لفظی عمل بالکل وہی ہے جو ”ان مصدریہ“ کا ہے۔

(۲) معنوی عمل:۔

فعلِ مضارع میں نفی تاکید کا معنی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اسے مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ جیسے.......... **لَنْ یَّضْرِبَ**

(3) کَی (بمعنی تاکہ):۔

یہ فعلِ مضارع پر صرف لفظی عمل کرتا ہے۔

اس کا لفظی عمل:۔

اس کا لفظی عمل بھی بالکل وہی ہے جو ”ان مصدریہ“ کا ہے۔

اس کا استعمال:۔

معنوی لحاظ سے سببیت کے لئے آتا ہے یعنی اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ میرا ماقبل، میرے مابعد کے لئے سبب وعلت ہے۔ جیسے

اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں)

(4) اِذَن (بمعنی اس وقت):۔

یہ فعلِ مضارع پر لفظی و معنوی دونوں طرح عمل کرتا ہے۔

لفظی عمل:۔

MAKHZANUIRFAN

اس کالفظی عمل وہی ہوتا ہے جو"ان مصدریہ" کا ہے۔

معنوی عمل:۔

چونکہ یہ جواب وجزاء کے لئے آتا ہے، اور جواب وجزاء کا تعلق مستقبل سے ہوتا ہے، لھذا اس کے داخل ہونے کے بعد فعلِ مضارع، مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔ مثلاً کوئی کہے،

"**اَنَا اٰتِیْكَ غَدًا**۔ یعنی میں تیرے پاس کل آؤں گا۔"

تو جواب میں کہا جاسکتا ہے،

"**اِذَنْ اُکْرِمَكَ**۔" تو اس وقت میں تیری تعظیم کروں گا۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق نمبر ﴿19﴾

"اَن" کے مُقَدَّر (پوشیدہ) ہونے کا بیان

اَن 6 چیزوں کے بعد مقدر ہوتا ہے۔

(1) حتّٰی کے بعد:۔ جیسے

مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ (میں گزرا حتی کہ شہر میں داخل ہوگیا۔)

(2) لامِ جحد کے بعد:۔ جیسے

مَاکَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُم وَاَنْتَ فِیْهِمْ

(ترجمہ کنزالایمان:۔ اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔ الانفال ۳۳)

(3) اَوْ کے بعد (جب کہ وہ اِلٰی یا اِلَّا کے معنی میں ہو):۔ جیسے

لَاَلْزَمَنَّكَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ۔

(میں تجھے ضرور ضرور چمٹا رہوں گا یہاں تک کہ تو میرا حق مجھے ادا کردے۔)

(4) لامِ کئی کے بعد:۔ جیسے

اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔ (میں اسلام لایا تاکہ میں جنت میں داخل ہوجاؤں۔)

لامِ جحد اور لامِ کئی میں فرق:۔

ان میں لفظی ومعنوی دونوں طرح سے فرق کیا جاتا ہے۔

لفظی فرق:۔

لامِ جحد ہمیشہ کَانَ منفی کے بعد آتا ہے۔ جب کہ لامِ کئی کے لئے یہ شرط نہیں۔

معنوی فرق:۔

لامِ کئی تعلیل کے لئے آتا ہے اور اگر لفظ سے گر جائے تو معنی مقصود میں خلل پیدا

ہو جاتا ہے۔ بخلاف لامِ جحد کے کہ یہ صرف نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے۔

(5) واوِ صرف کے بعد:۔ [1]

جیسے.......**لَا تَأْكُلِ السَّمَكَ وَتَشْرَبَ اللَّبَنَ**

(مچھلی کھانے کے ساتھ دودھ نہ پیو۔)

(6) فاء سببیہ کے بعد:۔ [2]

جیسے.......**زُرْنِی فَأُكْرِمَكَ** (تو مجھ سے ملاقات کرتو میں تیری تعظیم کروں گا۔)

واو صرف اور فاء کے بعد "اَنْ" کے مقدر ہونے کی شرط:۔

اس کے لئے شرط ہے کہ یہ دونوں 6 چیزوں کے جواب میں ہوں۔

{1} امر کے جواب میں:۔جیسے

زُرْنِی فَأُكْرِمَكَ (تو مجھ سے ملاقات کرتو میں تیری تعظیم کروں گا۔)

{2} نہی کے جواب میں:۔جیسے

لَا تَشْتِمْنِی فَأُهِينَكَ (تو مجھے گالی مت دے ورنہ میں تیری توہین کروں گا۔)

{3} نفی کے جواب میں:۔جیسے

مَا تَأْتِينَا فَتُحَدِّثَنَا (تو ہمارے پاس نہیں آیا پس ہم تجھ سے گفتگو کرتے۔)

{4} استفہام کے جواب میں:۔جیسے

اَيْنَ بَيْتُكَ فَأَزُوْرَكَ (تیرا گھر کہاں ہے؟ پس میں تجھ سے ملاقات کروں گا۔)

{5} تمنی کے جواب میں:۔جیسے

لَيْتَ لِی مَالًا فَأُنْفِقَ مِنْهُ (کاش! میرے پاس مال ہوتا تو میں اس سے خرچ کرتا۔)

---

[1]:۔ یہ واؤ بمعنی مع ہوتی ہے۔ [2]:۔ چونکہ مذکورہ فاء اس بات کا فائدہ دیتی ہے کہ میرا مابعد، میرے ماقبل کے لئے سبب ہے لھذا اس کا نام فاء سببیہ رکھا گیا ہے۔

{6} عرض کے جواب میں:۔جیسے

اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا

(آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے کہ بھلائی کو پہنچ جائیں۔)

نوٹ:۔

مذکورہ تمام مثالوں میں **ف** کی جگہ **و** رکھ دیں تو سب کی سب..**و**..کی امثلہ بن جائیں گی۔

{ مشق }

درج ذیل امثلہ میں حروفِ نواصب کے عمل پر غور فرمائیں، نیز فعل مضارع کے منصوب ہونے کے سبب کی نشاندہی کیجئے۔

(1) رَأَيْتُ اَنْ يَضْرِبَ زَيْدٌ (2) لَنْ يَعْلَمَ عِلْماً (3) لَنْ تَرْضَى عَنْكَ الْيَهُوْدُ . (4) كَىْ لَايَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الاَغْنِيَاءِ مِنْكُم . (5) لَنْ تَرَى جَبَلاً (6) اِجْتَهَدْتُ كَىْ اَنْجَحَ فِى الْاِمْتِحَانِ. (7) اَنَا اَدْعُوْكَ فِى الْبَيْتِ ......اِذَنْ اُحِبَّكَ (8) لَنْ يَقْتُلَ بَكْرٌ زَيْدًا (9) لَنْ يَنْصُرَ زَيْدًا (10) اُرِيْدُ اَنْ تَضْرِبَ (11) اَخْبَرَنِى اَنْ لَا يَشْرَبَ الْمَاءَ الْبَارِدَ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

MAKHZAN UL IRFAN

سبق نمبر ﴿20﴾

فعلِ مضارع کو جزم دینے والے حروف

یہ پانچ حروف ہیں۔

﴿1﴾ لَمْ:۔ جیسے...... لَمْ يَنْصُرْ

﴿2﴾ لَمَّا:۔ جیسے...... لَمَّا يَنْصُرْ

﴿3﴾ لامِ امر:۔ جیسے...... لِيَنْصُرْ

﴿4﴾ لائے نہی:۔ جیسے...... لَا تَنْصُرْ

﴿5﴾ اِنْ شرطیہ:۔ جیسے...... اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ

لم اور لما میں فرق:۔

ان میں چار طریقے سے فرق کیا جاتا ہے۔

{1} لم، زمانہ ماضی میں مطلقا نفی کے لئے آتا ہے۔ یہ پورے زمانہ ماضی میں کسی کام کے انکار پر وجوبی طور پر نہیں، بلکہ جوازی طور پر دلالت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس طرح **لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ** کہنا جائز و ثابت ہے اسی طرح

"**لَمْ اَفْعَلْ ثُمَّ فَعَلْتُ** (میں نے نہیں کیا پھر میں نے کرلیا) کہنا بھی جائز ہے۔"

جب کہ لما پورے زمانہ ماضی میں کسی کام کے انکار پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ چنانچہ جب کوئی کہے "**لَمَّا اَفْعَلْ هٰذَا**" تو اس کا مطلب ہوگا کہ زمانہ تکلم سے پہلے پورے زمانے میں یہ کام نہیں کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ یوں کہنا جائز نہیں۔ **لَمَّا اَفْعَلْ ثُمَّ فَعَلْتُ**۔

{2} لم کے ساتھ جس چیز کی نفی کی جائے، اس کے حصول کی توقع نہیں ہوتی، جب کہ لما میں اس کا برعکس ہوتا ہے۔ چنانچہ جب کہا جائے **لَمَّا اُسَافِرْ**۔ تو متکلم کے سفر کی توقع ہوتی ہے۔

{3} لم حروف شرط کے بعد آسکتا ہے، جیسے **اِنْ لَمْ تَجْتَهِدْ تَنْدَمْ**۔ لیکن لَمَّا نہیں آسکتا ہے۔

{4} لم کے مجزوم کا حذف جائز نہیں جب کہ لما کی صورت میں جائز ہے۔ چنانچہ یہ کہنا درست ہے، **قَارَبْتُ الْمَدِيْنَةَ وَلَمَّا** 'یعنی **لَمَّا اَدْخُلْهَا**۔ لیکن **قَارَبْتُ الْمَدِيْنَةَ وَلَمْ** ' کہنا ممنوع ہے۔

"اِن" شرطیہ کے بارے میں ضروری باتیں

(1) یہ ہمیشہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، جن میں سے پہلا ہمیشہ فعلیہ.. جب کہ دوسرا کبھی فعلیہ اور کبھی اسمیہ ہوگا۔

(2) پہلے جملے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔

(3) یہ ہمیشہ مستقبل کا معنی دیتا ہے، چاہے اس کا دخول ماضی پر ہی کیوں نہ ہوا ہو۔ جیسے **اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ** (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا۔)

(4) جب شرط و جزاء دونوں فعلِ مضارع ہوں.. یا.. صرف شرط مضارع ہو تو فعلِ مضارع پر جزم واجب ہے۔ جیسے

اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ......اور......**اِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ**

(5) اگر شرط فعلِ ماضی اور جزاء مضارع ہو تو جزاء میں جزم اور رفع دونوں جائز ہیں۔ جیسے............**اِنْ ضَرَبْتَ اَضْرِبْ وَاَضْرِبُ**

{ مشق }

مضارع کے مجزوم ہونے کی وجہ بیان فرمائیں۔

(1) لَمْ يَلِدْ (2) لِتَنْصُرْ زَيْدًا (3) لَمْ يَأْتِ زَيْدٌ عِنْدَكَ (4) اِنْ جِئْتَنِي اُكْرِمْكَ (5) اِنْ تَكْسَلْ فَلَنْ تَنْجَحَ (6) اِنْ تَعْمَلْ عَمَلًا فَلَا تَعْمَلْ شَرًّا (7) لَمَّا اَفْعَلْ كَذَا (8) لَمْ يَجْتَهِدِ التِّلْمِيْذُ (9) لَا تَطْلُبِ الْجَاهَ (10) اِنْ تَجْتَهِدْ

MA KHZAN UL IRFAN

فَمَا قُصِرَ فِی اِنْعَامِکَ (11) اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جزاء سے پہلے فاء لانے کی صورتیں

درجِ ذیل صورتوں میں جزاء سے قبل فاء کالاناواجب ہے۔

یعنی جب جزاء......

﴿1﴾ جملہ اسمیہ ہو۔جیسے

اِنْ تَأْتِنِی فَاَنْتَ مُکْرَمٌ (اگر تو میرے پاس آیا تو تیری تعظیم کی جائے گی۔)

﴿2﴾ ایسا جملۂ فعلیہ ہو جس سے پہلے درج ذیل میں سے کوئی ایک آجائے۔

(i) سوف (ii) سین (iii) قد (iv) ما نافیہ (v) رب

(vi) کانما (vii) لن (viii) حرفِ شرط

﴿سوف کی مثال﴾.......... وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰهُ۔

(ترجمۂ کنز الایمان:۔اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے تو عنقریب اللہ تمہیں دولت مند کردے گا۔ التوبة ۲۸)

﴿سین کی مثال﴾ وَمَنْ یَّسْتَنْکِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیَسْتَکْبِرْ فَسَیَحْشُرُهُمْ اِلَیْهِ جَمِیْعًا

(ترجمۂ کنز الایمان:۔اور جو اللہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے تو کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ان سب کو اپنی طرف ہانکے گا۔ النساء ۱۷۲)

﴿قد کی مثال﴾.......... قَالُوْا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ

(ترجمۂ کنز الایمان:۔ بھائی بولے اگر یہ چوری کرے تو بے شک اس سے پہلے اس کا بھائی چوری کرچکا ہے۔سورۂ یوسف ۷۷)

﴿ما نافیہ کی مثال﴾.......... اِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَأَلْتُکُم مِّنْ اَجْرٍ۔

(ترجمہ کنز الایمان:۔ پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ یونس ۷۲)

﴿رب کی مثال﴾.......... اِنْ تَجِیْءْ فَرُبَّمَا اَجِیْءُ (اگر تو آئے گا تو میں کثرت سے آؤں گا۔)

﴿کانما کی مثال﴾.......... اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ

فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا۔ (ترجمہ کنز الایمان:۔ کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا۔ المائدہ ۳۲)

﴿لن کی مثال﴾.......... وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْئًا

(ترجمۂ کنز الایمان:۔ اور جو الٹے پاؤں پھرے گا، اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا۔ سورۂ ال عمران ۱۴۴)

﴿حرف شرط کی مثال﴾.......... وَاِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَاءِ فَتَأْتِیَهُمْ بِاٰیَةٍ۔ (ترجمہ کنز الایمان:۔ اور اگر ان کا منہ پھیرنا تم پر شاق گزرا ہے تو اگر تم سے ہوسکے تو زمین کوئی سرنگ تلاش کرلو یا آسمان میں زینہ، پھر ان کے لئے نشانی لے آؤ۔ الانعام ۳۵)

﴿3﴾ امر ہو۔جیسے

اِنْ رَأَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ (اگر تو زید کو دیکھے تو اس کی تعظیم کرنا)

﴿4﴾ نہی ہو۔جیسے

اِنْ رَأَیْتَ بَکْرًا فَلَا تُهِنْهُ (اگر تو بکر کو دیکھے تو اس کی توہین نہ کرنا)

﴿5﴾ دعا ہو۔جیسے

اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا

(اگر تو میری تعظیم کرے تو اللہ تجھے بہتر جزاء عطا فرمائے۔)

{ مشق }

واضح کیجئے کہ ان مثالوں میں فاء کیوں لائی گئی ہے۔

(1) زُرْنِی فَاُکْرِمَکَ (2) لَا تَشْتِمْنِی فَاُهِیْنَکَ (3) اِنْ رَأَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ (4) اِنْ اَکْرَمْتَ اَبِی فَجَزَاکَ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ (5) یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ کُنْتُمْ فِی رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنَاکُمْ مِّنْ تُرَابٍ. (6) اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا. (7) فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوْا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوْا الزَّکٰوةَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ. (8) فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا.

سبق نمبر ﴿21﴾

افعال عاملہ کابیان

یہ امر یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ کوئی بھی فعل غیر عامل نہیں ہوتا۔ عمل کرنے کے لحاظ سے افعال کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) معروف...(۲) مجہول...

فعلِ معروف:۔

وہ فعل جس میں کام کی نسبت فاعل کی جانب کی گئی ہو۔ جیسے

ضَرَبَ (مارا اس ایک مرد نے)

فعلِ مجہول:۔

وہ فعل جس میں کام کی نسبت مفعول کی جانب کی گئی ہو۔ جیسے

ضُرِبَ (مارا گیا وہ ایک مرد)

پھر ان دونوں میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) فعلِ لازم...(۲) فعلِ مُتَعَدِّی...

فعلِ لازم:۔

وہ فعل جس کا معنی صرف فاعل کے ساتھ مل کر مکمل ہو جائے، مفعول بہ کی ضرورت باقی نہ رہے۔ جیسے......**خَرَجَ زَیْدٌ** (زید نکلا)

فعلِ متعدی:۔

وہ فعل جس کا معنی صرف فاعل کے ساتھ مل کر مکمل نہ ہو، بلکہ مفعول بہ کی ضرورت بھی باقی رہے۔ جیسے......**ضَرَبَ زَیْدٌ** (زید نے مارا)

فعلِ معروف کا عمل:۔

فعلِ معروف چاہے لازم ہو..یا..متعدی فاعل کو رفع دیتا ہے۔

جیسے......**قَامَ زَیْدٌ** (فعلِ لازم کی مثال)

اور......**ضَرَبَ زَیْدٌ** (فعلِ متعدی کی مثال)

اور درجِ ذیل چھ اسماء کو نصب دیتا ہے۔

(۱) مفعولِ مطلق کو:۔ جیسے

قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا (زید حقیقۃً کھڑا ہوا)

ضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا (زید نے حقیقۃً مارا)

(۲) مفعولِ فیہ کو:۔ جیسے

صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا)

جَلَسْتُ فَوْقَكَ۔ (میں تجھ سے اوپر بیٹھا)

(۳) مفعول معہ کو:۔ جیسے

جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ اَیْ مَعَ الْجُبَّاتِ

(سردی، جبوں کے ساتھ آئی۔)

(٤) مفعول لہ کو:۔ جیسے

قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ (میں زید کی تعظیم کے لئے کھڑا ہوا۔)

ضَرَبْتُهُ تَادِیْبًا (میں نے اسے ادب سکھانے کے لئے مارا۔)

(٥) حال کو:۔ جیسے

جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا (زید سوار ہونے کی حالت میں آیا۔)

(٦) تمییز کو:۔ جیسے

طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا (زید باعتبار ذات کے اچھا ہے۔)

☆ فعلِ متعدی، مفعولِ بہ کو بھی نصب دیتا ہے۔ جیسے

ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا

نوٹ:۔

فعل لازم یہ عمل نہیں کرتا کیونکہ اس کا مفعول بہ نہیں ہوتا۔

فعل مجھول کا عمل:۔

فعلِ مجہول، فاعل کے بجائے مفعولِ بہ کو رفع دیتا ہے۔ اس مفعول بہ کو نائب الفاعل کہتے ہیں۔ جیسے

ضُرِبَ زَیْدٌ (مارا گیا زید)

اور بقیہ اسماء کو نصب دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق نمبر ﴿22﴾

فعلِ مُتَعَدّی کی اقسام

فعلِ متعدی کی چار اقسام ہیں۔

(۱) متعدی بیك مفعول... (۲) متعدی بدو مفعول...

(۳) متعدی بدو مفعول... (٤) متعدی بسه مفعول...

(1) متعدی بیک مفعول:۔

وہ فعلِ متعدی جو صرف ایک مفعول کا تقاضا کرے۔ جیسے

ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید نے عمرو کو مارا)

(2) متعدی بدو مفعول:۔

وہ فعلِ متعدی جو دو مفعولوں کا تقاضا کرے اور ان میں سے ایک مفعول کو حذف کرنا جائز ہو۔ یہ افعالِ قلوب کے علاوہ افعال میں ہوگا۔[۱]

جیسے.............. **اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا** (میں نے زید کو ایک درہم دیا۔)

اسے **اَعْطَیْتُ زَیْدًا** اور **اَعْطَیْتُ دِرْھَمًا** دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

(3) متعدی بدو مفعول:۔

وہ فعلِ متعدی جو دو مفعولوں کا تقاضا کرے اور بغیر قرینے کے ان میں سے کسی مفعول کا حذف جائز نہ ہو۔ یہ افعالِ قلوب میں ہوتا ہے۔

جیسے.............. **عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا** (میں نے زید کو فاضل گمان کیا۔)

---

[۱]:۔ وہ افعال جن میں یقین وظن والا معنی پایا جائے، افعالِ قلوب کہلاتے ہیں۔ کیونکہ یقین وظن کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ چند افعالِ قلوب یہ ہیں۔

عَلِمْتُ، رَأَیْتُ، وَجَدْتُ (یہ یقین کے معنی میں آتے ہیں۔)...

ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ (یہ ظن کے معنی میں آتے ہیں۔)...

زَعَمْتُ (یہ یقین اور ظن دونوں معنی میں آتے ہیں۔)

MAKHZANULIRFAN

اس میں عَلِمْتُ زَیْدًا ...... یا...... عَلِمْتُ فَاضِلًا کہنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس جگہ دونوں مفعول بمنزلہ ایک اسم کے ہیں۔ پس اس صورت میں اگر دونوں میں سے کسی ایک کو بھی حذف کیا تو ایسا ہوگا جیسے ایک کلمے کے بعض اجزاء حذف کر دیئے گئے۔

قرینے کے باعث کسی ایک..یا..دونوں مفعولوں کے حذف کی مثال:۔

مثلاً کسی نے دریافت کیا، هَلْ تَظُنُّ اَحَدًا مُسَافِرًا؟....تو اس کے جواب میں کہا جائے اَظُنُّ خَالِدًا۔

حقیقۃً قاعدے کی رعایت کرتے ہوئے یوں کہنا چاہیے تھا، اَظُنُّ خَالِدًا مُسَافِرًا۔ لیکن قرینہ سوال کی بناء پر دوسرے مفعول کو حذف کر دیا گیا۔

یونہی کسی نے پوچھا، هَلْ ظَنَنْتَ خَالِدًا مُسَافِرًا؟...تو جواب میں فقط اتنا کہا جائے، ظَنَنْتُ... یہاں بھی دونوں مفعولوں کے حذف پر سوال قرینہ ہے۔

(4) متعدی بسہ مفعول:۔

وہ فعلِ متعدی جو تین مفعولوں کا تقاضا کرے۔ جیسے

اَخْبَرَ زَیْدٌ بَکْرًا عَمْرًا فَاضِلًا (زید نے بکر کو عمرو کے فاضل ہونے کی خبر دی۔)

نوٹ:۔

چند مزید متعدی بسہ مفعول یہ ہیں۔ اَعْلَمَ، اَرٰی، اَنْبَاَ، خَبَّرَ، نَبَّاَ، حَدَّثَ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق نمبر ﴿23﴾

افعالِ ناقصہ

وہ افعال جن کا معنی، فقط فاعل کے ساتھ مکمل نہ ہو، بلکہ فاعل کے بارے میں خبر کی ضرورت بھی باقی رہے۔ یہ ۱۷ ہیں۔

(1) کَانَ۔ (2) صَارَ۔ (3) ظَلَّ۔ (4) بَاتَ۔
(5) اَصْبَحَ۔ (6) اَضْحٰی۔ (7) اَمْسٰی۔ (8) عَادَ۔
(9) اٰضَ۔ (10) غَدَا۔ (11) رَاحَ۔ (12) مَازَالَ۔
(13) مَاانْفَكَّ۔ (14) مَابَرِحَ۔ (15) مَافَتِئَ۔ (16) مَادَامَ۔
(17) لَیْسَ۔

☆ چونکہ یہ افعال فاعل کے علاوہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں، اور یہ نقص کی علامت ہے، چنانچہ انہیں افعال ناقصہ کہتے ہیں۔ ان کے فاعل کو ان کا اسم اور فاعل کے بارے میں خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔

ان افعال کا عمل:۔

یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مسند الیہ کو رفع اور مسند کو نصب دیتے ہیں۔ مسند الیہ ہی کو ان کا اسم اور مسند کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔ جیسے

کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا

ان کے اسم وخبر کے قواعد:۔

ان کے اسم وخبر کے لئے تمام قواعد وہی ہیں، جو مبتداء وخبر کے بارے میں نقل کئے گئے۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ مبتداء کی خبر مرفوع ہوتی ہے، جب کہ ان کی خبر مفعول بہ سے مشابہت کی بناء پر منصوب۔

ان کی خبر کی تقدیم و تاخیر

خبر کی ان کے اسماء پر تقدیم:۔

یہ بالاتفاق تمام افعال میں جائز ہے۔ جیسے

كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ

خبر کی خود ان افعال پر تقدیم:۔

خبر کو خود ان افعال پر مقدم کرنا بھی جائز ہے۔ سوائے ان افعال کے کہ جن کے شروع میں ''مــا'' آتا ہے۔ لیس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے، جمہور جوازِ تقدیم کے قائل ہیں جبکہ بعض منع کرتے ہیں۔

فقط فاعل کے ساتھ تام ہوجانے والے افعال:۔

ان میں سے بعض افعال، کبھی کبھی صرف فاعل کے ساتھ مل کر بھی مکمل ہو جاتے ہیں۔ یہ "مافتی"... "مازال"... اور... "لیس" کے علاوہ افعال میں ہوگا۔ جیسے

كَانَ مَطْرٌ (بارش ہوئی)

اس صورت میں کان تامہ کہلاتا ہے اور حَصَلَ.. یا.. ثَبَتَ کے معنی میں ہوتا ہے۔

﴿کان زائدہ کا بیان﴾

☆ کبھی کان زائدہ بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس کے لئے چند شرائط ہیں۔

(1) یہ درمیان کلام میں ہو، ابتداء میں نہ ہو۔

(2) ماضی کا صیغہ ہو۔

(3) اس کو عبارت سے نکال دیا جائے تو معنی مقصود میں کوئی فرق نہیں آتا۔

جیسے قرآن پاک میں عیسی (علیہ السلام) کے بارے میں قول منقول ہے کہ

كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا

(ترجمہ کنز الایمان:۔ وہ بولے ہم کیسے بات کریں اس سے، جو پالنے میں بچہ ہے۔ سورہ مریم ۲۹)

{ مشق }

افعال ناقصہ پہچان کر ان کے اسم اور خبر کی نشاندہی فرمائیں۔

(1) وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ . (2) قَدْ ضَلُّو وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ. (3) اَلاَ اِلَى اللهِ تَصِيْرُ الاُمُوْرُ. (4) ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا. (5) فَاَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِيْنَ. (6) لَيْسَ عَلَيْكُم جُنَاحٌ . (7) وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَايُبَيِّتُوْنَ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ

(8) فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ . (9) وَاِنَّكَ لاَتَظْمَاءُ فِيْهَا وَلاَ تَضْحٰى . (10) خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ . (11) أَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ . (12) اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا اَبَدًا مَّادَامُوْ فِيْهَا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

MAKHZANULIRFAN

سبق نمبر ﴿24﴾

افعال مُقَارَبه

وہ افعال ہیں جنھیں اس بات پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہو کہ ان کے اسماء کے لئے خبر کے حصول کی امید ہے.. یا.. خبر کا حصول یقینی ہے.. یا.. خبر کا حصول شروع ہو چکا ہے۔ ان میں سے مشہور "9" یہ ہیں۔ [1]

(1) عَسٰی (2) حَرٰی (3) اِخلَولَق (4) کَادَ...(5) اَوشَكَ

(6) کَرَبَ (7) طَفِقَ (8) اَخَذَ (9) جَعَلَ

ان کا استعمال:۔

﴿1﴾ اگر متکلم کو ان کے اسماء کے لئے خبر کے حصول کی امید ہو تو عَسٰی، حَرٰی اور اِخلَولَق .....

﴿2﴾ اگر حصولِ خبر کا یقین ہو تو کَادَ، اَوشَكَ اور کَرَبَ....

اور ﴿3﴾ اگر یقین ہو کہ خبر کا حصول شروع ہو چکا ہے تو طَفِقَ، اَخَذَ اور جَعَلَ کو استعمال کیا جاتا ہے۔

ان کا عمل:۔

یہ افعال، کَانَ کی طرح جملۂ اسمیہ پر داخل ہو کر اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ لیکن ان کی خبر، کبھی فعلِ مضارع اَن کے ساتھ آتی اور کبھی اس کے بغیر۔ جیسے

عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ (قریب ہے زید کا نکلنا)

اور...... عَسٰی زَیْدٌ یَخْرُجُ (قریب ہے کہ زید نکلے)

ان افعال کی "خبر پر ان کے دخول کے اعتبار" سے اقسام:۔

اس اعتبار سے ان کی تین اقسام ہیں۔

[1]:۔ تعریف سے معلوم ہوا کہ یہ تمام افعال مقاربت کا فائدہ نہیں دیتے، چنانچہ یاد رکھیں کہ شہرت اور کثرتِ استعمال کی بناء پر تغلیباً انہیں افعالِ مقاربہ کا نام دے دیا جاتا ہے۔۱۲ منہ

﴿1﴾ جن کی خبر کا اَنْ کے ساتھ مقترن ہونا واجب ہے۔ یہ حَرٰی اور اِخْلَولَق میں ہوگا۔

﴿2﴾ جن کی خبر کا اَنْ کے بغیر ہونا واجب ہے۔ یہ طَفِقَ، اَخَذَ اور جَعَلَ میں ہوگا۔

﴿3﴾ جن کی خبر میں دونوں صورتیں جائز ہیں۔ یہ عسٰی، کَادَ، اَوْشَكَ اور کَرَبَ میں ہوگا۔

{ مشق }

(1) عَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ .(2) مِنْۢ بَعْدِ مَا کَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُ فَرِیْقٍ مِّنْھُمْ .(3) قَدْ اَخَذَ عَلَیْکُم مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰہِ .(4) عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُم .(5) رُدُّوْا عَلَیَّ فَطَفِقَ مَسْحًام بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ .(6) اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاءَ بِنَاءً .(7) وَمَا کَادُوْا یَفْعَلُوْنَ .(8) جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیَامًا لِّلنَّاسِ .(9) لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَھُوْنَ حَدِیْثًا .(10) وَطَفِقَا یَخْصِفَانِ عَلَیْھِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ .(11) اَوْشَکَ النَّھَارُ اَنْ یَّنْقَضِیَ .(12) کَادَ اللَّیْلُ یَنْقَضِیْ .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

MAKHZAN UL IRFAN

سبق نمبر ﴿25﴾

افعالِ مدح وذم

وہ افعال ہیں جنھیں کسی کی تعریف ..یا.. برائی بیان کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ یہ بھی چار ہیں۔

﴿1﴾ نِعمَ۔ ﴿2﴾ حَبَّذَا۔ (مدح کے لئے۔)

﴿3﴾ بِئسَ۔ ﴿4﴾ سَاءَ۔ (ذم کے لئے۔)

ان کا عمل:۔

یہ اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے

نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ (زید اچھا مرد ہے۔) **حَبَّذَا زَيْدٌ** (زید اچھا ہے۔)

بِئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ (زید برا مرد ہے) **سَآءَ الرَّجُلُ عَمْرٌو** (عمرو برا مرد ہے)

☆ وہ اسم جو ان چاروں کے فاعل کے بعد ہوتا ہے،

مخصوص بالمدح ..یا.. مخصوص بالذم کہلاتا ہے۔

☆ **حَبَّذَا** کے سوا باقی تینوں میں شرط ہے کہ اس کا فاعل

معرف باللام ہو۔ جیسے

نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ (زید اچھا مرد ہے۔)

یا...... معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔ جیسے

نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ (زید اچھا صاحب قوم ہے)

یا...... اس میں ایک ایسی ضمیر مستتر ہو، جس کی تمیز نکرہ منصوبہ آ رہی ہو۔ جیسے

نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ (زید اچھا ہے از روئے مرد ہونے کے) [1]

1:۔ ☆ **نِعْمَ** میں **ھُوَ** ضمیر مستتر فاعل اور ممیز ہے جبکہ **رَجُلًا** تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

☆ **حَبَّذَا** میں **حَبَّ** فعلِ مدح اور **ذَا** اس کا فاعل ہے۔ ۱۲ منہ

{ مشق }

افعال مدح وذم کی تعیین کے ساتھ ساتھ ان کے فاعل اور مخصوص کی نشاندہی بھی فرمائیے۔

(1) بِئْسَ الْمَصِيْرُ . (2) نِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ . (3) سَاءَ سَبِيْلًا . (4) اِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ . (5) بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ . (6) بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقِ (7) قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

MAKHZANULIRFAN

سبق نمبر ﴿26﴾

فعل تعجب

اصطلاح میں وہ افعال ہیں جو انشاءِ تعجب (یعنی تعجب پیدا کرنے) کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔ جس شے پر تعجب کا اظہار کیا جائے اسے "مُتَعَجَّب مِنہ" کہتے ہیں۔ ثلاثی مجرد کے ہر مصدر سے فعلِ تعجب کے دو صیغے آتے ہیں۔

☆**مَا اَفْعَلَهٗ:۔**

جیسے..........**مَا اَحْسَنَ زَیْدًا**۔ (زید کیا ہی حسین ہے۔)

اس کی اصل:۔

اس کی اصل **اَیُّ شَیْئٍ اَحْسَنَ زَیْدًا** ہے۔ **مَا** بمعنی **اَیُّ شَیْئٍ** محلِ رفع میں مبتداء... **اَحْسَنَ** محلِ رفع میں مبتداء کی خبر... **اَحْسَنَ** کا فاعل **ھُوَ** ضمیر مرفوع متصل مستتر اور **زَیْدًا** مفعول بہ ہے۔

☆**اَفْعِلْ بِهٖ:۔**

جیسے..........**اَحْسِنْ بِزَیْدٍ**۔ (زید کیا ہی حسین ہے۔)

اَحْسِنْ صیغۂ امر بمعنی فعلِ ماضی ہے۔ چنانچہ اصل عبارت یہ ہے۔ **اَحْسَنَ بِزَیْدٍ** اور یہ بمعنی **صَارَ ذَا حُسْنٍ** ہے۔ یعنی زید حسن والا ہو گیا۔ اور **زَیْد** پر باءْ زائدہ ہے۔

{ مشق }

درج ذیل عبارات میں موجود افعال تعجبیہ پر غور فرمائیں۔

(1) **مَا اَضْرَبَ زَیْدًا** (2) **مَا اَنْصَرَهٗ** (3) **اَفْتِحْ بِعَمْرٍو** (4) **مَا اَكْسَبَ بَكْرًا** (5) **اَكْشِفْ بِزَیْدٍ** (6) **مَا اَبْعَثَهٗ** (7) **اَدْخِلْ بِعَلِیٍّ** (8) **مَا اَسْلَمَ كَاشِفًا** (9) **اَرْحِمْ بِزَیْدٍ** (10) **مَا اَفْلَحَ سَعْدًا**

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق نمبر ﴿27﴾

فعل کے معمولات، ان کی تعریفات اور ان سے مُتَعَلِّقَہ ضروری باتیں

فعل کے معمولات:۔

فعل، درج ذیل آٹھ چیزوں پر عامل ہو سکتا ہے۔

(۱) فاعل...

(۲) نائب الفاعل...

(۳) مفعول به...

(٤) مفعول مطلق..

(٥) مفعول فيه...

(٦) مفعول معه..

(۷) حال...

(۸) تمییز...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

MAKHZAN UL IRFAN

سبق نمبر ﴿28﴾

فاعل کا بیان

فاعل کی تعریف:۔

وہ اسم ہے جو کسی فعل ۔۔یا۔۔ شبہ فعل (اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، مصدر ۔۔یا۔۔ صفتِ مشبہ وغیرہ) کے بعد واقع ہو اور وہ فعل ۔۔یا۔۔ شبہ فعل معنوی لحاظ سے اس کے ساتھ قائم ہو، اس پر واقع نہ ہو رہا ہو۔ جیسے

قَامَ زَيْدٌ ۔۔یا۔۔ مَاقَائِمٌ زَيْدٌ میں **زَيْدٌ**

وضاحت:۔

قَامَ زَيْدٌ میں **زَيْدٌ** فاعل ہے۔ اس سے پہلے **قَامَ** فعل ہے۔ اس فعل کی نسبت زید کی طرف اس طرح کی گئی ہے کہ یہ فعل اس کے ساتھ قائم تو ہے لیکن اس پر واقع نہیں ہو رہا۔ اسی طرح **مَا قَائِمٌ زَيْدٌ** میں بھی ہے۔

فاعل کے اعراب:۔

فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔ لیکن بسا اوقات لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع بھی لایا جاتا ہے۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔

(1) جب یہ مصدر کا فاعل واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

اِكْرَامُ الْمَرْءِ اَبَاهُ فُرِضَ عَلَيْهِ

(مرد کا اپنے باپ کی تعظیم کرنا اس پر فرض قرار دیا گیا ہے۔)

(2) جب اس سے پہلے مِن حرف جار آ جائے۔ جیسے

مَا جَاءَ نَا مِنْ اَحَدٍ (ہمارے پاس کوئی بھی نہیں آیا۔)

یا..... (3) جب اس سے قبل باء حرف جار ہو۔ جیسے

كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا (اللہ عزوجل از روئے گواہ کے کافی ہے۔)

فاعل کی اقسام:۔

فاعل کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) **مُظْهَر** ... (۲) **مُضْمَر** ... (۳) **مُؤَوَّل**

(1) فاعلِ مظہر:۔

جب اسمِ ظاہر فاعل واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

خَرَجَ زَيْدٌ ..... میں ..... **زَيْدٌ**

اس صورت میں فعل ہمیشہ واحد رہتا ہے، فاعل چاہے واحد ہو، تثنیہ ہو ۔۔یا۔۔ جمع۔ جیسے

جَاءَ زَيْدٌ ۔۔اَوْ۔۔ زَيْدَانِ ۔۔اَوْ۔۔ زَيْدُوْنَ

(2) فاعلِ مضمر:۔

جب اسمِ ضمیر فاعل واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

ضَرَبْتُ ..... میں ..... **تُ**

اس صورت میں فعل، فاعل کے مطابق لایا جاتا ہے، یعنی واحد کے ساتھ واحد، تثنیہ کے ساتھ تثنیہ اور جمع کے ساتھ جمع۔ جیسے

زَيْدٌ ضَرَبَ ..... زَيْدَانِ ضَرَبَا ..... زَيْدُوْنَ ضَرَبُوْا

(۳) فاعل مؤول:۔

اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) جب فعل مضارع اَن کے ساتھ فاعل واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

يُعْجِبُنِىْ اَنْ تَجْتَهِدَ

(۲) جب اَنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر کے ساتھ مل کر فاعل بن رہا ہو۔ جیسے

بَلَغَنِىْ اَنَّكَ فَاضِلٌ

MAKHZAN-UL-IRFAN

فعل کی فاعل کے ساتھ تذکیر وتانیث میں مطابقت وعدم مطابقت کا بیان

فاعل کے ساتھ تذکیر وتانیث میں مطابقت اور عدم مطابقت کے اعتبار سے فعل کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) اسے مذکر لانا واجب ہے۔ (۲) اسے مونث لانا واجب ہے۔

(۳) دونوں صورتیں جائز ہیں۔

ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

﴿1﴾ اسے مذکر لانا واجب ہے:۔

یہ "2" صورتوں میں ہوگا۔

(i) جب فاعل مذکر ہو۔ یہ عام ہے کہ وہ لفظا اور معنی دونوں طرح مذکر ہو.. یا.. فقط معنی اور چاہے وہ واحد ہو، تثنیہ ہو.. یا.. جمع مذکر سالم۔ جیسے

(لفظا ومعنی مذکر فاعل کی مثال)

يَنْجَحُ الْمُجْتَهِدُ... يَنْجَحُ الْمُجْتَهِدَانِ... اور... يَنْجَحُ الْمُجْتَهِدُوْنَ

(فقط معنی مذکر فاعل کی مثال)

جَاءَ حَمْزَةُ... جَاءَ حَمْزَتَانِ... جَاءَ حَمْزَتُوْنَ

(ii) جب فاعل مونث مظہر ہو لیکن فعل اور فاعل کے درمیان **اِلَّا** کا فاصلہ آجائے۔

مَاقَامَ اِلَّا فَاطِمَةُ

﴿2﴾ اسے مونث لانا واجب ہے:۔

یہ "3" صورتوں میں ہوگا۔

(1) جب فاعل، مظہر، مونث حقیقی ہو اور فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ یہ عام ہے کہ فاعل واحد ہو، تثنیہ ہو.. یا.. جمع مونث سالم۔ جیسے

قَامَتْ اِمْرَأَةٌ.. قَامَتْ اِمْرَأَتَانِ.. اور.. قَامَتْ فَاطِمَات

(2) جب فاعل ضمیر مستتر ہو اور مونث حقیقی یا معنوی کی طرف لوٹ رہی ہو۔ اس صورت میں فعل کی فاعل کے ساتھ وحدت وتثنیہ وجمع میں مطابقت بھی ضروری ہے۔ جیسے.....

هِنْدٌ قَامَتْ۔ (ھندہ کھڑی ہوئی)... اور... **اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ**۔ (سورج طلوع ہوا)

(3) جب فاعل، ضمیر مستتر ہو اور جمع مونث سالم.. یا.. مونث کی جمع تکسیر کی جانب لوٹ رہی ہو۔ اس صورت میں فعل واحد بھی لایا جاسکتا ہے اور جمع بھی۔ جیسے

اَلزَّيْنَبَاتُ جَاءَتْ.. یا.. جِئْنَ.... اور....

اَلْفَوَاطِمُ ضَرَبَتْ... یا.. ضَرَبْنَ

﴿3﴾ تذکیر وتانیث، دونوں جائز ہیں:۔

یہ "5" صورتوں میں ہوگا۔

(i) جب فاعل مظہر، مونثِ معنوی ہو۔ جیسے

طَلَعَ الشَّمْسُ ..... یا..... طَلَعَتِ الشَّمْسُ (طلوع ہوا سورج)

(ii) جب فاعل مونث حقیقی ہو اور فعل وفاعل کے درمیان "الا" کے علاوہ کسی اور لفظ سے فاصلہ ہو۔ جیسے

يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَاجَاءَ كَ الْمُؤْمِنَاتُ

(ترجمہ کنزالایمان:۔ اے نبی (ﷺ) جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں۔ (الممتحنة ۱۲)

(iii) جب فاعل مظہر، جمع مکسر ہو۔ یہ عام ہے کہ وہ جمع، مذکر کی ہو.. یا.. مونث کی۔

قَالَ الرِّجَالُ ..... یا..... قَالَتِ الرِّجَالُ (کہا مردوں نے)

جَاءَ الْفَوَاطِمُ ..... یا..... جَاءَتِ الْفَوَاطِمُ

(iv) جب فاعل مذکر اور الف وتاء کے ساتھ ہو۔ جیسے

رَکِبَ الطَّلحَاتُ ......یا...... رَکِبَتِ الطَّلحَاتُ

(v) جب فاعل اسم جمع ہو۔ جیسے

جَاءَ الْقَوْمُ ......یا...... جَاءَتِ الْقَوْمُ

{ مشق }

درج ذیل عبارات میں موجود فاعل کی پہچان فرمائیں۔ اور قواعد کی نشاندہی کریں۔

(1) تَبَارَکَ اللّٰهُ (2) فَاَخَذَتْکُمُ الصّٰعِقَةُ (3) ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ (4) اِذْ قَالَتِ امْرَاَةُ عِمْرٰنَ (5) وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا (6) اِذْ تَمْشِیْٓ اُخْتُکَ (7) قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا (8) فَجَاءَتْهُ اِحْدٰهُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَاءٍ (9) قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (10) کَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ (11) اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ (12) خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق نمبر ﴿29﴾

نائب الفاعل کا بیان

نائب الفاعل کی تعریف:۔

وہ مفعول ہے جس کے فاعل کو حذف کر کے اسے فاعل کی جگہ کھڑا کیا گیا ہو۔ اس کے لئے ماقبل فعل مجہول کا ہونا شرط ہے۔ جیسے

ضُرِبَ زَیْدٌ

نائب الفاعل کی اقسام:۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) صریح...(۲) غیر صریح...

(۱) صریح:۔

جب فعل اور نائب الفاعل کے درمیان حرف جار کا واسطہ نہ ہو۔ جیسے

رُکِبَ الطِّفْلُ

(۲) غیر صریح:۔

جب فعل اور نائب الفاعل کے درمیان حرف جار کا واسطہ ہو۔ جیسے

نُظِرَ فِی الْاَمْرِ

اس صورت میں **الامر**، لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہے۔

{ مشق }

درج ذیل عبارات میں موجود نائب الفاعل کی پہچان فرمائیں۔ اور قواعد کی نشاندہی کریں۔

(1) وَغِیْضَ الْمَاءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ (2) فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ (3) لَا یُؤْخَذُ مِنْهَا (4) سُهِرَتْ لَیْلَةُ الْاِمْتِحَانِ (5) لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ

قَبلِکَ (6) ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ . (7) وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ (8) خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا (9) اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِیْ تُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ (10) لَمْ يُسْتَخْرَجْ مِنْ كُنُوزِ الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلٌ (11) يُكْتَبُ الْعِلاَجُ لِلْمَرِيْضِ (12) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لاَ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق نمبر ﴿30﴾

مفعول به کا بیان

مفعولِ به کی تعریف:۔

وہ اسم جس کے مدلول پر فاعل کا فعل واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید نے عمرو کو مارا۔)..میں..**عَمْرًا**

اس کی اقسام:۔

مفعول بہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)مفعول صریح۔(۲)مفعولِ غیر صریح۔

☆مفعول صریح:۔

جب اسمِ ظاہر..یا..اسمِ ضمیر مفعول بن رہا ہو۔ جیسے

ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا میں **بَكْرًا**...اور...**ضَرَبْتُهٗ** میں **هٗ**

☆ غیر صریح:۔

جب جملہ مفرد کی تاویل میں ہو کر مفعول بنے۔ جیسے

عَلِمْتُ اَنَّکَ مُجْتَهِدٌ

..یا.. جب جملہ، مصدر کی تاویل میں ہو کر مفعول بنے۔ جیسے

ظَنَنْتُکَ اَنْ تَجْتَهِدَ

..یا.. جب کوئی اسم، حرفِ جار کے واسطے سے مفعول بنے۔ جیسے

مَرَرْتُ بِزَيْدٍ

☆**بسا اوقات** ایک ہی عبارت میں مفعول صریح اور غیر صریح دونوں موجود ہوتے ہیں۔

MAKHZANULIRFAN

جیسے

اُدُّوْ الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا

یہاں اَمَانَات مفعول صریح اور اَھْلِھَا مفعول غیر صریح ہے۔

☆ایک فعل کے متعدد مفعول ہو سکتے ہیں۔جیسے

اَعْطَیْتُ الْفَقِیْرَ دِرْھَمًا

☆مفعول بہ فعل اور فاعل سے پہلے آ سکتا ہے۔جیسے

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

{ مشق }

درج ذیل عبارات میں موجود مفعول کی پہچان فرمائیں۔اور قواعد کی نشاندہی کریں۔

(1) وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاوٗدَ (2) وَاِذَا ابْتَلٰی اِبْرَاھِیْمَ رَبُّہٗ (3) فَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ (4) اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ (5) وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتَابَ (6) وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ (7) فَجَعَلْنَاہُ ھَبَاءً مَّنْثُوْرًا (8) عَلِمْتُ اَنَّ زَیْدًا مُسَافِرٌ (9) تَبَارَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَاءِ بُرُوْجًا (10) فَاَجْمَعُوْا اَنْ یَّجْعَلُوْہُ فِیْ غَیَابَۃِ الْجُبِّ (11) فَظَنُّوْا اَنَّھُمْ مُّوَاقِعُوْھَا (12) نَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

MAKHZANULIRFAN

سبق نمبر ﴿31﴾

مفعول مطلق کا بیان

مفعولِ مطلق کی تعریف:۔

وہ مصدر جو ماقبل فعل کا ہم معنی ہو۔جیسے

ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے حقیقۃً مارا)

نوٹ:۔

مفعول مطلق کے لئے ماقبل فعل سے حروف اصلیہ میں مطابقت رکھنا ضروری نہیں، چنانچہ اگر دونوں کے حروفِ اصلیہ جدا جدا ہوں لیکن معنی ایک ہی ہو تو اسے ماقبل فعل کا مفعول مطلق قرار دینا درست ہے۔جیسے

قَعَدْتُ جُلُوْسًا

اس کی اقسام:

اس کی تین اقسام ہیں۔

(I) تاکیدی...(II) نوعی...اور...(III) عددی...

(1) تاکیدی:۔

وہ مفعول مطلق ہے جو ماقبل فعل کی تاکید کے لئے لایا جائے۔اس کے لانے سے فعل کے مفہوم میں کوئی زیادتی واقع نہیں ہوتی۔جیسے

رَکِبْتُ رُکُوْبًا

(2) نوعی:۔

وہ مفعول مطلق ہے جو ماقبل فعل کی انواع میں سے کسی نوع پر دلالت کرے۔جیسے

جَلَسْتُ جِلْسَۃَ الْقَارِیْ

MAKHZANULIRFAN

(3) عددی:۔

وہ مفعول مطلق ہے جو ماقبل فعل کی تعداد پر دلالت کرے۔ پھر یہ عام ہے کہ یہ تعداد خود مصدر سے سمجھی جائے..یا..اس کی صفت کے ذریعے۔ جیسے

جَلَسْتُ جَلْسَةً...اور...ضَرَبْتُ ضَرْبًا كَثِيْرًا

☆ لفظ سُبْحَانَ ہمیشہ مضاف اور تَسْبِيْحٌ مصدر سے مشتقہ افعال محذوفہ کا مفعول مطلق واقع ہوگا۔ مثلاً

سُبْحَانَ اللّٰهِ مرکب اضافی، سَبَّحْتُ، سَبَّحْنَا، اُسَبِّحُ ..یا..

نُسَبِّحُ کا مفعول مطلق بنے گا۔

☆ لفظ مَعَاذَ بھی ہمیشہ مضاف اور معاذ مصدر سے مشتقہ افعال محذوفہ کا مفعول مطلق واقع ہوگا۔ مثلاً

مَعَاذَ اللّٰهِ مرکب اضافی کو عُذْتُ، عُذْنَا، اَعُوذُ .. یا.. نَعُوذُ کا مفعول مطلق قرار دیا جائے گا۔

☆ لفظ اَيْضًا ہمیشہ فعل محذوف اٰضَ کا مفعول مطلق واقع ہوگا۔ اس صورت میں ترکیبی لحاظ سے اس کا ماقبل یا مابعد سے کسی قسم کا لفظی تعلق نہیں ہوتا۔

☆ لفظ اَلْبَتَّه ہمیشہ فعل محذوف "بت" کا مفعول مطلق واقع ہوگا۔ اس صورت میں ترکیبی لحاظ سے اس کا بھی ماقبل یا مابعد سے کسی قسم کا لفظی تعلق نہیں ہوتا۔

{ مشق }

درج ذیل عبارات میں موجود مفعول مطلق کی پہچان فرمائیں۔ اور قواعد کی نشاندہی کریں۔

(1) كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (2) فَاِنِّىْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا (3) رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (4) اُتْلُو الْقُرْاٰنَ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ (5) فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً (6) مَنْ

يَشْفَعْ شَفَاعَةً (7) اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا (8) وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (9) رَقَّتِ السَّاعَةُ رِقَّتَيْنِ (10) اِسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا (11) اَفُوْزُ فَوْزًا عَظِيْمًا (12) اَلْبَخِيْلُ يَعِيْشُ فِى الدُّنْيَا عِيْشَةَ الْفُقَرَاءِ وَيُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِسَابَ الْاَغْنِيَاءِ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

MAKHZANULIRFAN

سبق نمبر ﴿32﴾

مفعول فیه کا بیان

مفعولِ فیه کی تعریف:-

وہ اسم جو کسی فعل کے واقع ہونے کی جگہ.. یا.. زمانے پر دلالت کرے۔

صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کا روزہ رکھا).. میں.. **يَوْمَ**

اسے ظرف بھی کہتے ہیں، ظرف کی دو قسمیں ہیں۔

{1} ظرفِ زمان:-

وہ اسم جو فعل کے واقع ہونے کے زمانے پر دلالت کرے۔ جیسے

صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کا روزہ رکھا).. میں.. **يَوْمَ**

اس کی اقسام:-

اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ظرفِ زمان مبہم...(۲) ظرفِ زمان محدود...

(۱) ظرفِ زمان مبہم:-

وہ اسم ہے جو زمانے کی کسی غیر معین وغیر محدود مقدار پر دلالت کرے۔

جیسے **حِيْنَ، وَقْتٌ، زَمَانٌ، دَهْرٌ** وغیرہ

(۲) ظرفِ زمان محدود:-

وہ اسم ہے جو زمانے کی کسی معین ومحدود مقدار پر دلالت کرے۔ جیسے

سَاعَةٌ، يَوْمٌ، لَيْلَةٌ، أُسْبُوْعٌ، شَهْرٌ، سَنَةٌ، عَامٌ

{2} ظرفِ مکان:-

وہ اسم جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ پر دلالت کرے۔ جیسے

جَلَسْتُ عِنْدَكَ (میں تیرے پاس بیٹھا).. میں.. **عِنْدَ**

اس کی اقسام:-

اس کی بھی دو قسمیں ہیں:-

(۱) ظرفِ مکان مبہم...(۲) ظرفِ مکان محدود...

(1) ظرفِ مکان مبہم:-

وہ اسم ہے جو کسی غیر معین وغیر محدود جگہ پر دلالت کرے۔ جیسے

أَمَامٌ، وَرَاءَ، يَمِيْنٌ، يَسَارٌ، فَوْقَ، تَحْتَ، قُدَّامَ، جَانِبٌ، مَكَانٌ، نَاحِيَةٌ وغيرها

(2) ظرفِ مکان محدود:-

وہ اسم ہے، جو کسی معین ومحدود جگہ پر دلالت کرے۔ جیسے

دَارٌ، مَدْرَسَةٌ، مَكْتَبٌ، مَسْجِدٌ، بَلَدٌ وغيرها

ظروفِ زمان کے اعراب

ان پر دو طرح کے اعراب جاری ہوتے ہیں۔

(۱) نصب...(۲) عامل کے مطابق

(۱) ان کے منصوب ہونے کی شرط:-

یہ، چاہے مبہم ہوں یا محدود، اگر فی کے معنی کو متضمن ہوں تو منصوب ہوں گے۔ جیسے **سَافَرْتُ لَيْلَةً**

(۲) ان کے عامل کے مطابق اعراب کی شرط:-

یہ، چاہے مبہم ہوں یا محدود، اگر فی کے معنی کو متضمن نہ ہوں تو ان کے اعراب عامل کے مطابق ہوں گے۔ جیسے

جَاءَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ... يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ مُبَارَكٌ... إِحْتَرِمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

پہلی مثال میں یوم، فاعل ہونے کی بناء پر مرفوع.... دوسری میں خبر ہونے کے سبب

مرفوع...اور...تیسری میں مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ظروفِ مکان کے اعراب

ان پر تین طرح کے اعراب جاری ہوتے ہیں۔

(۱) نصب...(۲) عامل کے مطابق...اور...(۳) جر...

ان پر اعراب کے اجراء کے لئے درج ذیل "8" صورتیں پیش نظر رکھنا ضروری ہیں۔

(1) یہ مبہم اور فی کے معنی کو متضمن ہوں، لیکن اسمائے مشتقہ میں سے نہ ہوں۔اس صورت میں منصوب ہوں گے۔جیسے

سِرْتُ فَرْسَخًا

(2) یہ مبہم ہوں، لیکن فی کے معنی کو متضمن اور اسمائے مشتقہ میں سے نہ ہوں۔اس صورت میں عامل کے مطابق اعراب ہوگا۔جیسے

اَلْمِيْلُ ثُلُثُ الْفَرْسَخِ...اِنَّ كِلُوْمِيْتَرْ والْفَ مِتْرٍ سَوَاءٌ

(3) یہ مبہم اور اسمائے مشتقہ میں سے ہوں۔نیز اپنے فعل مشتق منہ کے بعد واقع ہوں۔اس صورت میں منصوب ہوں گے۔جیسے

ذَهَبْتُ مَذْهَبَ ذَوِى الْعُقُوْلِ

(4) یہ مبہم اور اسمائے مشتقہ میں سے ہوں۔لیکن اپنے فعل مشتق منہ کے بعد واقع نہ ہوں۔اس صورت میں مجرور ہوں گے۔جیسے

سِرْتُ فِىْ مَذْهَبِكَ

(5) یہ محدود اور اسمائے مشتقہ میں سے ہوں۔نیز اپنے فعل مشتق منہ کے بعد واقع ہوں۔اس صورت میں منصوب ہوں گے۔جیسے

جَلَسْتُ مَجْلِسَ اَهْلِ الْفَضْلِ

(6) یہ محدود اور اسمائے مشتقہ میں سے ہوں۔لیکن اپنے فعل مشتق منہ کے بعد واقع نہ ہوں۔اس صورت میں مجرور ہوں گے۔جیسے

اَقَمْتُ فِىْ مَجْلِسِكَ

(7) یہ محدود ہوں لیکن اسمائے مشتقہ میں سے نیز **دُخُوْل،نُزُوْل** اور **سُكُوْنَة** مصادر کے مشتقات کے بعد نہ ہوں۔اس صورت میں مجرور ہوں گے۔جیسے

جَلَسْتُ فِى الدَّارِ...اَقَمْتُ فِى الْبَلَدِ...

صَلَّيْتُ فِى الْمَسْجِدِ

(8) یہ محدود ہوں، اسمائے مشتقہ میں سے نہ ہوں، لیکن **دُخُوْل،نُزُوْل** اور **سُكُوْنَة** مصادر کے مشتقات کے بعد واقع ہوں۔اس صورت میں منصوب پڑھنا جائز ہے۔جیسے

دَخَلْتُ الْمَدِيْنَةَ...نَزَلْتُ الْبَلَدَ...سَكَنْتُ الشَّامَ

{ مشق }

درج ذیل عبارات میں موجود مفعول فیہ کی پہچان فرمائیں۔اور قواعد کی نشاندہی کریں۔

(1) وَاتَّقُوْا يَوْمًا (2) وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰى اَشَدِّ الْعَذَابِ (3) حَفِظْتُ دَرْسًا صَبَاحًا (4) وَجَعَلْنَا فِىْ شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (5) فَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ (6) قَالُوْا يَاوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ (7) خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (8) اِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ (9) لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ (10) كَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا (11) اِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ (12) رَبِّ اِنِّىْ دَعَوْتُ قَوْمِىْ لَيْلًا وَّنَهَارًا .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق نمبر ﴿33﴾

مفعول معه کا بیان

مفعول معه کی تعریف:۔

وہ اسم جو کسی ایسی واؤ کے بعد واقع ہو جو بمعنی مَعَ ہو۔[1] جیسے

جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتُ (سردی جبوں کے ساتھ آئی۔)..میں.. اَلْجُبَّاتُ

مفعول معه کی پہچان کا طریقہ:۔

اس کے لئے درج ذیل امور کا لحاظ رکھا جائے۔

(1) یہ کلام میں زائد ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر اسے حذف کرلیا جائے تب بھی جملے کا انعقاد درست رہتا ہے۔

(2) اس کے ماقبل جملہ ہوتا ہے۔

(3) یہ ایسی واؤ کے بعد ہوتا ہے، جس میں معیت والا معنی پایا جائے۔

(4) اگر ماقبل حکم اس پر بھی لگایا جائے تو معنی فاسد ہو جائیں۔ جیسے

سَافَرَ خَلِيْلٌ وَاللَّيْلَ

یہاں سَافَرَ اللَّيْلُ کہنے کی صورت میں معنی کا فساد بالکل ظاہر ہے۔

نوٹ:۔ اسے اس کے عامل..یا.. مصاحب سے مقدم نہیں کیا جاسکتا۔ جیسے سَارَ عَلِیٌّ وَالْجَبَلَ کہنا درست ہے، لیکن وَالْجَبَلَ سَارَ عَلِیٌّ..یا..سَارَ وَالْجَبَلَ عَلِیٌّ کہنا غلط ہوگا۔

{ مشق }

درج ذیل عبارات میں موجود مفعول معه کی پہچان فرمائیں۔ اور قواعد کی نشاندہی کریں۔

۱۔ مفعول معه کے لئے شرط ہے کہ وہ واؤ بمعنی مَعَ کے بعد ہو۔ چنانچہ وہ اسم جو لفظِ مَعَ کے بعد آئے، مفعول معه نہ ہوگا۔ جیسے جِئْتُ مَعَ زَيْدٍ (میں زید کے ساتھ آیا)۔۱۲منہ

MAKHZANULIRFAN

(1) اِسْتَوَی الْمَاءُ وَالْخَشْبَةَ (2) اَکْرَمتُ بَکْرًا وَسَعِیْدًا (3) سِرْتُ وَالطَّرِیْقَ (4) مَاتَ سَعِیْدٌ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ (5) مَااَنْتَ وَالسِّبَاحَةَ (6) کَیْفَ اَنْتَ وَالْاِمْتِحَانَ (7) جِئْتُ اَنَا وَزَیْدًا (8) مَالِزَیْدٍ وَعَمْرٍو (9) مَالَکَ وَزَیْدًا (10) مَاشَانُکَ وَعَمْرًوا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق نمبر ﴿34﴾

مفعول له کا بیان

مفعول له کی تعریف:۔

وہ مصدر جو فعل مذکور کے وقوع کا سبب بنے اور اس کا اور ذکر کردہ فعل کا فاعل ایک ہی ہو۔ جیسے

ضَرَبْتُ زَیْدًا تَادِیْبًا (میں نے زید کو ادب سکھانے کے لئے مارا)

اس مثال میں **تَادِیْبًا** مصدر، فعل ضرب کا سبب واقع ہو رہا ہے، نیز **ضَرب** اور **تَادِیْبًا** کا فاعل ایک ہی ہے۔ یعنی جو مار رہا ہے، وہی ادب بھی سکھا رہا ہے۔ چنانچہ **تَادِیْبًا** کو **ضَرَبْتُ** کا مفعول لہ قرار دیا جائے گا۔

مفعول له کی اقسام:۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔ (1) صریح...(2) غیر صریح...

صریح:۔

جب یہ حرف جار کے بغیر واقع ہو۔ جیسے مثال مذکور

غیر صریح:۔

جب یہ حرف جار کے ساتھ واقع ہو۔ جیسے

یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ.

(اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں کڑک کے سبب موت کے ڈر سے)

مذکورہ مثال میں **حذر** مفعول لہ صریح اور **من الصواعق** غیر صریح ہے۔

نوٹ:۔

مفعول لہ، چاہے صریح ہو یا غیر صریح، اپنے عامل سے پہلے آسکتا ہے۔ جیسے

رَغْبَةً فِی العِلمِ اَتَیْتُ (میں علم میں رغبت کی بناء پر آیا ہوں)... اور...

وَلِلتِّجَارَةِ سَافَرْتُ (تمہیں نے تجارت کی وجہ سے سفر کیا۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

{ مشق }

درج ذیل عبارات میں موجود مفعول لہ کی پہچان فرمائیں۔اور قواعد کی نشاندہی کریں۔

(1) وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ (2) يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ (3) وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ (4) سَافَرْتُ رَغْبَةً فِي الْعِلْمِ (5) وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ (6) قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا (7) رَغِبَ زَيْدٌ عَنِ الذُّنُوْبِ طَمَعًا لِلْجَنَّةِ (8) نِمْتُ لِلْاِسْتِرَاحَةِ (9) بَكَيْتُ خَوْفًا (10) قُمْتُ اِكْرَامًا لِاُسْتَاذِيْ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق نمبر ﴿35﴾

حال کا بیان

حال کی تعریف:۔

وہ اسمِ نکرہ جو فاعل، مفعول، مبتداء۔۔یا۔خبر کی حالت پر دلالت کرے۔جیسے

جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا (زید سوار ہونے کی حالت میں آیا)۔۔

ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا (میں نے زید کو مارا اس حال میں کہ وہ بندھا ہوا تھا۔)۔۔

اَنْتَ مُجْتَهِدًا اَخِيْ (تو اس حال میں کہ مجتہد ہے، میرا بھائی ہے۔)۔۔

اور۔۔هٰذِهِ الشَّمْسُ طَالِعًا (یہ سورج طلوع ہونے کی حالت میں ہے۔)

جس کی حالت پر دلالت کروائی جائے اسے ذوالحال کہتے ہیں۔جیسے

جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا (زید سوار ہونے کی حالت میں آیا)۔۔میں۔ زَيْدٌ

حال کے بارے میں چند ضروری باتیں:۔

﴿1﴾ کبھی کبھی معرفہ بھی حال واقع ہو جاتا ہے۔بشرطیکہ نکرہ کے ساتھ اس کی تاویل کرنا درست ہو۔جیسے

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ (میں اللہ تعالی پر ایمان لایا اس حال میں کہ وہ ایک ہے۔)

یہاں وَحْدَهٗ، مُنْفَرِدًا کی تاویل میں ہو کر حال ہے۔

﴿2﴾ حال اکثر اسم مشتق ہوتا ہے۔

﴿3﴾ کبھی مفرد کے بجائے جملہ خبریہ، حال واقع ہوتا ہے۔جیسے

رَأَيْتُ الْاَمِيْرَ هُوَ رَاكِبٌ (میں نے امیر کو سواری کی حالت میں دیکھا)

اس صورت میں جملے میں ایک ایسی شے کا ہونا ضروری ہے جو جملہ مذکورہ کے ماقبل ذوالحال سے تعلق پر دلالت کرے۔اس شے کو رابط کہتے ہیں۔اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔مثلاً

MAKHZANULFAN

(i) فقط ضمیر ہوگی۔ جیسے مذکورہ مثال میں **ھُوَ**

(ii) فقط واو ہوگی۔ جیسے

لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ

(iii) واو اور ضمیر دونوں ہوں گی۔ جیسے

خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوفٌ

ذوالحال کے بارے میں چند ضروری باتیں:۔

(1) مفعول غیر صریح بھی ذوالحال ہوسکتا ہے۔ جیسے

لَاتَسِرْ فِی اللَّيلِ مُظْلِمًا (اندھیری رات میں سیر مت کر)

(2) جب مضاف الیہ معنوی لحاظ سے فاعل یا مفعول بن رہا ہوتو ذوالحال بن سکتا ہے۔ جیسے

اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا۔

(3) ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ اور اگر نکرہ ہوتو اس وقت حال کو ذوالحال سے پہلے لانا ضروری ہے، تاکہ نصبی حالت میں صفت سے التباس نہ ہو۔ جیسے

رَأَيْتُ رَاكِبًا رَجُلًا (میرے پاس ایک شخص سواری کی حالت میں آیا)

کیونکہ حالتِ نصبی میں صفت بھی صورتاً ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے

رَأَيْتُ رَجُلًا عَالِمًا.. میں.. **عَالِمًا**

{ مشق }

درج ذیل عبارات میں موجود حال کی پہچان فرمائیں۔ اور قواعد کی نشاندہی کریں۔

(1) فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ (2) وَمَاخَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَابَيْنَهُمَا لَاعِبِيْنَ (3) وَرَجَعَ مُوسٰى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا (4) اَيُحِبُّ

اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا (5) وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ (6) وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ. (7) وَجَاءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ (8) خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوفٌ (9) لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ (10) لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى (11) تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا (12) وَاَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

MAKHZANULIRFAN

سبق نمبر ﴿36﴾

تمییز کا بیان

تمییز کی تعریف:۔

وہ اسمِ نکرہ جو کسی چیز سے پوشیدگی وابہام کو دور کردے۔جس چیز سے ابہام دور کیا جائے اسے **مُمَیَّز** کہتے ہیں۔

مذکور ابہام کی دو قسمیں ہیں۔

(i) نسبت میں ابہام...(ii) مفرد میں ابہام...

﴿1﴾ نسبت میں ابہام:۔

خواہ وہ نسبت جملے میں ہو..یا..شبہ جملے میں..یا..اضافت میں۔جیسے

حَسُنَ زَیْدٌ نَفْسًا (یعنی زید ذات کے اعتبار سے اچھا ہے۔)

﴿2﴾ مفرد میں ابہام:۔

مفرد، درج ذیل چار چیزوں میں سے کوئی ایک ہوگا۔

{i} معدود (یعنی جسے گنا جائے):۔جیسے

عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْھَمًا (میرے پاس گیارہ درھم ہیں۔)

وضاحت:۔

جب کوئی کہے **عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ** (میرے پاس گیارہ ہیں) تو سننے والے کو سمجھ میں نہ آئے گا کہ گیارہ کون سی چیزیں ہیں یعنی گیارہ کے معدود کی جنس، مبہم ہونے کی وجہ سے بات مکمل طور پر سمجھ میں نہ آئے گی۔جب متکلم ''دِرْھَمًا'' کہے گا تو جنس معدود سے ابہام دور ہو جائے گا۔

{ii} موزون (یعنی جس کا وزن کیا جائے):۔جیسے

عِنْدَکَ رِطْلٌ زَیْتًا (تیرے پاس ایک رطل زیتون کا تیل ہے۔)

{iii} مکیل (یعنی جسے پیمانے سے ناپا جائے):۔جیسے

بِعْتُ قَفِیْزَانِ بُرًّا (میں نے دو قفیز گندم بیچی۔)

{iv} ممسوح (یعنی جسے گز یا بالشت وغیرہ سے ناپا جائے):۔جیسے

مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَۃٍ سَحَابًا (آسمان میں ہتھیلی برابر بادل نہیں۔)

نسبت کی تمییز کی اقسام:۔

اس کی دو اقسام ہیں۔

(1) مُحَوَّل...(2) غیر مُحَوَّل...

(1) محول:۔

وہ تمییز ہے جو اصل میں فاعل، مفعول..یا..مبتداء ہو۔جیسے

وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَیْبًا (اور سر میں بڑھاپے کی سفیدی پھیلی۔)...

وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا (اور زمین چشمے کر کے بہادی۔)

اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ مَالًا (میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں۔)

یہاں پہلی مثال کی اصل **اِشْتَعَلَ شَیْبُ الرَّاسِ**..

دوسری کی، **فَجَّرْنَا عُیُوْنَ الْاَرْضِ**...اور...

تیسری کی، **مَالِیْ اَکْثَرُ مِنْ مَالِکَ** ہے۔

(2) غیر محول:۔

وہ تمییز ہے جس کی اصل فاعل، مفعول..یا..مبتداء نہ ہو۔جیسے

عَظُمَتْ شُجَاعًا

{ مشق }

درج ذیل عبارات میں موجود تمییز کی پہچان فرمائیں۔اور قواعد کی نشاندہی کریں۔

MAKHZAN UL IRFAN
MAKHZAN UL IRFAN

(1) عِنْدِی عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا (2) طَابَ زَیْدٌ اَبًا (3) اِنِّیْ رَأَیْتُ اَحَدَعَشَرَ کَوْکَبًا (4) اَنَااَکْثَرُ مِنْکَ مَالاً (5) قُلْ رَّبِّ زِدْنِی عِلْمًا (6) فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا. (7) مَنْ هُوَ اَضْعَفُ نَاصِرًا (8) کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا (9) قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا (10) عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا (11) عِنْدَزَیْدٍ مَنَوَانِ سَمْنًا (12) عَلَی التَّمْرَةِ مِثْلُهَا زُبَدًا.

﴿ تتمہ ﴾

مذکورہ منصوبات کی پہچان کا طریقہ

جب کوئی اسم، حالتِ نصبی میں نظر آئے تو سب سے پہلے دیکھیں کہ

☆ وہ مصدر ہے.. یا.. نہیں۔

اگر مصدر ہو تو پھر دیکھیں کہ ماقبل فعل.. یا.. شبہ فعل کا ہم معنی ہے.. یا.. نہیں۔
اگر ہم معنی ہو تو ''مفعول مطلق'' ہوگا۔

....اور....

اگر ہم معنی نہ ہو تو دیکھیں کہ وہ مصدر ماقبل فعل کے لئے سبب بن رہا ہے یا نہیں۔ اگر سبب بن رہا ہو تو ''مفعول لہ'' ہوگا۔

اور....

☆ اگر مصدر نہ ہو تو دیکھیں کہ اسمائے مشتقات میں سے کوئی اسم ہے.. یا.. نہیں۔

اگر ہو تو ''حال'' ہوگا۔

اور....

☆ اگر صیغہ صفت بھی نہ ہو تو دیکھئے کہ اسمِ ظرف ہے.. یا.. نہیں۔

اگر ہو تو ''مفعول فیہ'' ہوگا۔

اور....

☆ اگر ظرف بھی نہ ہو تو ملاحظہ کیجئے کہ وہ اسم واؤ بمعنی مع کے بعد واقع ہے.. یا.. نہیں۔

اگر واقع ہو تو ''مفعول معہ'' ہوگا۔

اور.... ☆ اگر ایسی واؤ کے بعد بھی مذکور نہ ہو تو پھر غور کریں کہ وہ کسی ایسی ذات پر دلالت کر رہا.. یا.. نہیں کہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو۔

اگر جواب ہاں میں تو ''مفعول بہ''.. اور.. نہ میں ہو تو ''تمییز'' ہوگا۔

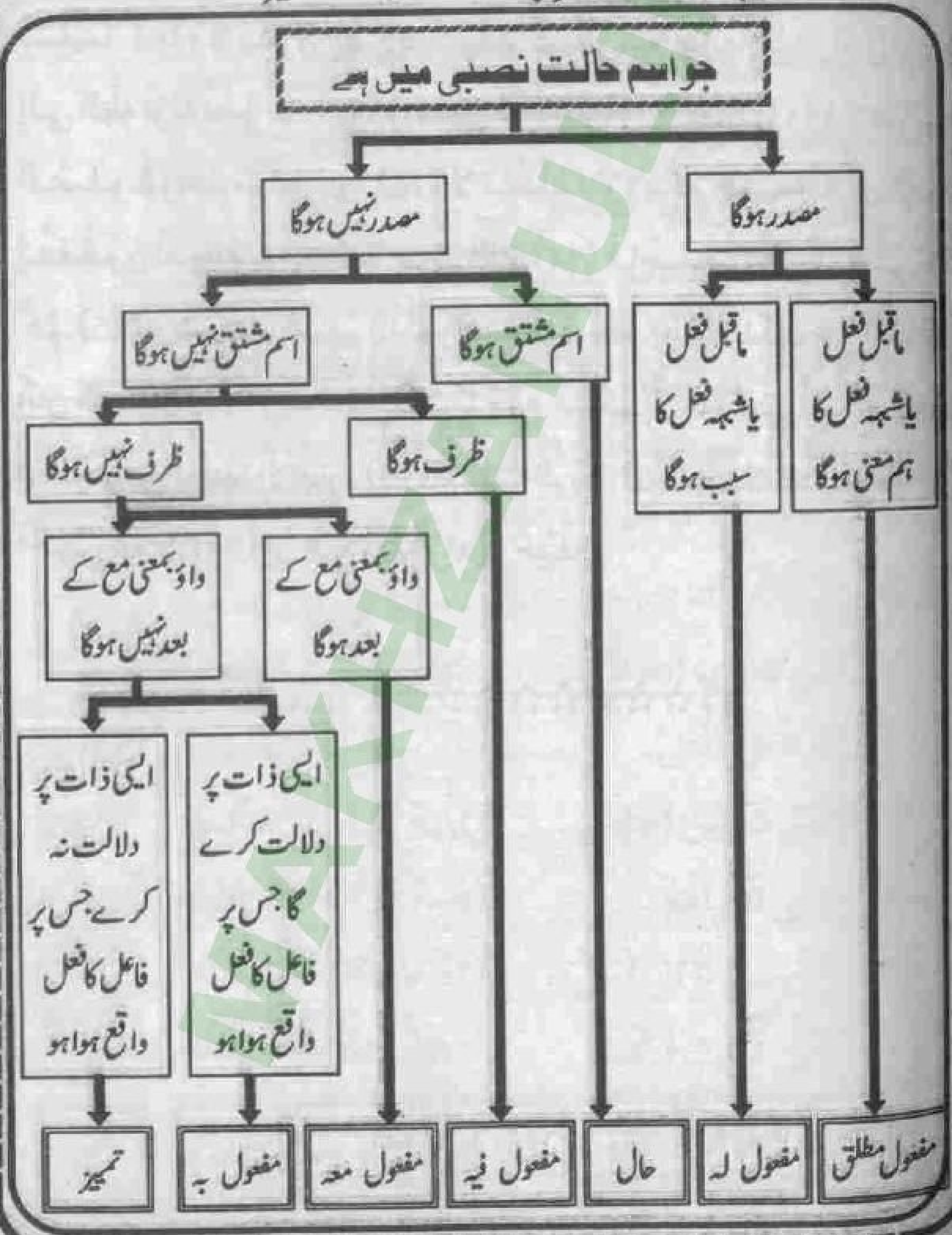

{ مشق }

افعال کے معمولات متعین فرمائیں۔

(1) هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی. (2) وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا مَعَایِشَ. (3) كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ. (4) فَلْیَنْظُرْ اَیُّهَا اَزْكٰی طَعَامًا. (5) اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا. (6) وَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ. (7) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. (8) وَلَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰی. (9) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا. (10) وَالَّذِیْنَ تَبَوَّءُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ. (11) لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰی. (12) لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ. (13) یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ. (14) فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ. (15) وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ. (16) یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسَاهَا. (17) وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَیْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْهِ. (18) تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ. (19) غُلِبَتِ الرُّوْمُ. (20) اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا. (21) اِنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق نمبر ﴿37﴾

اسمائے عاملہ کا بیان

اسمائے عاملہ کی دس اقسام ہیں۔

(1) اسمائے شرطیہ بمعنی اِنْ۔ (2) اسمائے افعال بمعنی فعلِ ماضی۔
(3) اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف۔ (4) اسمِ فاعل۔
(5) اسمِ مفعول۔ (6) صفتِ مشبہ۔
(7) اسمِ تفضیل۔ (8) مصدر۔
(9) مضاف۔ (10) اسمائے کنایات

(1) اسمائے شرطیہ بمعنی اِن:۔

یہ نو ہیں۔

{1} مَنْ... {2} مَا... {3} اَیْنَ... {4} مَتٰی... {5} اَیُّ...
{6} اَنّٰی... {7} اِذْ مَا... {8} حَیْثُمَا... {9} مَهْمَا...

یہ تمام اِن کے معنی میں ہو کر مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ ہمیشہ دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔ جیسے

☆ مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ۔ (جسے تو مارے گا اسے میں ماروں گا۔)
☆ مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ۔ (جو تو کرے گا میں کروں گا۔)
☆ اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ۔ (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا۔)
☆ مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ۔ (جب تو کھڑا ہو گا میں کھڑا ہوں گا۔)
☆ اَیُّ شَیْءٍ تَاْكُلْ اٰكُلْ۔ (جو تو کھائے گا میں کھاؤں گا۔)
☆ اَنّٰی تَكْتُبْ اَكْتُبْ۔ (جہاں تو لکھے گا میں لکھوں گا۔)
☆ اِذْ مَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ۔ (جب تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا۔)

☆ حَیْثُمَا تَقْصِدْ اَقْصِدْ ۔ (جہاں کا تو قصد کرے گا میں قصد کروں گا۔)

☆ مَهْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)

{ مشق }

اسم شرط اور شرط و جزاء کی نشاندہی فرمائیں۔

(1) مَنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ (2) مَاتَفْتَحْ اَفْتَحْ (3) اَیْنَ تَذْهَبْ اَذْهَبْ (4) مَتٰی تَاْكُلْ اُكُلْ (5) اَیَّ كِتَابٍ تَقْرَاْ اَقْرَاْ (6) اَنّٰی تَتَعَلَّمْ اَتَعَلَّمْ (7) اِذْمَاتَبْدَءْ اَبْدَءْ (8) حَیْثُمَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ (9) مَهْمَا تَنَمْ اَنَمْ

(2) اسمائے افعال بمعنی فعلِ ماضی:۔

یہ اپنے مابعد اسم کو فاعل ہونے کی وجہ سے رفع دیتے ہیں۔ جیسے

هَیْهَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ۔ (عید کا دن دور ہے۔)

شَتَّانَ زَیْدٌ وَّعَمْرٌو ۔ (زید اور عمرو جدا ہوئے۔)

(3) اسمائے افعال بمعنی امر حاضر معروف:۔

یہ اپنے مابعد اسم کو مفعول ہونے کے سبب نصب دیتے ہیں۔ جیسے

رُوَیْدَ زَیْدًا ۔ (تو زید کو چھوڑ۔)

(4) اسمِ فاعل:۔

وہ اسم جسے کسی کام کرنے والے پر دلالت کروانے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے

ضَارِبٌ (مارنے والا)

اسم فاعل دو شرطوں کے ساتھ اپنے فعلِ معروف والا عمل کرتا ہے۔ یعنی اگر یہ فعلِ معروف لازم کا اسمِ فاعل ہو تو، فاعل کو رفع دے گا.. اور .. اگر فعلِ معروف متعدی کا اسم فاعل ہو تو فاعل کو رفع دینے کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کو نصب بھی دے گا۔

اس کے عامل ہونے کے لئے دو شرطیں یہ ہیں۔

﴿1﴾ یہ زمانہ حال.. یا.. استقبال کے معنی میں ہو۔

﴿2﴾ اپنے ماقبل چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد کیے ہوئے ہو یعنی ان سے کچھ نہ کچھ تعلق رکھتا ہو۔ وہ چھ چیزیں یہ ہیں۔

{1} ماقبل مبتداء ہو اور یہ اس کی خبر واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ (زید کا باپ کھڑا ہے.. یا.. کھڑا ہوگا)

{2} پہلے موصوف ہو اور اسمِ فاعل اس کی صفت واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْهُ بَكْرًا

(میں ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرا جس کا باپ بکر کو مار رہا ہے.. یا.. مارے گا۔)

{3} ماقبل اسمِ موصول ہو اور یہ اس کا صلہ بن رہا ہو۔ جیسے

جَاءَنِیْ الْقَائِمُ اَبُوْهُ [1]

(میرے پاس وہ شخص آیا جس کا باپ کھڑا ہے.. یا.. کھڑا ہوگا۔)

{4} پہلے ذوالحال ہو اور اسمِ فاعل، اس سے حال واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

جَاءَنِیْ زَیْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهُ فَرَسًا

(میرے پاس زید اس حال میں آیا کہ اس کا غلام گھوڑے پر سوار ہے.. یا.. ہوگا۔)

{5} ماقبل ہمزہ استفہام ہو۔ جیسے

أَضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْرًا (کیا زید عمرو کو مار رہا ہے.. یا.. مارے گا)

{6} پہلے حرفِ نفی ہو۔ جیسے

مَا قَائِمٌ زَیْدٌ (زید کھڑا ہوا نہیں ہے.. یا.. نہ کھڑا ہوگا۔)

{ مشق }

درج ذیل امثلہ میں غور کر کے بتائیں کہ اسم فاعل عمل کر رہا ہے یا نہیں؟ اگر عامل ہے تو کن شرائط کی بناء پر؟

---

[1]:۔ اَلْقَائِمُ پر الف لام، اسم موصول کے معنی میں ہے، جیسا کہ ماقبل میں بیان ہو چکا۔

(1) أَذَاهِبٌ اَنْتَ (2) مَاجَاحِدٌ اَحَدٌ فَضْلَکَ (3) اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ (4) مَرَرْتُ بِالرَّجُلِ الضَّارِبِ اَبُوْهُ عَمْرًوا (5) مَاقَائِمٌ زَیْدٌ (6) اَنَا الشَّاکِرُ نِعْمَتَکَ اَلْاٰنَ اَوْ غَدًا اَوْ اَمْسِ (7) زَیْدٌ ضَارِبُ عَمْرٍو اَمْسِ (8) جَاءَ نِی زَیْدٌ ضَارِبًا اَبُوْهُ عَمْرًوا (9) زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(5) اسمِ مفعول:۔

وہ اسم جسے کسی مفعول پر دلالت کروانے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے

مَضْرُوْبٌ (جسے مارا گیا)

جس طرح اسمِ فاعل کے عمل کے لئے دو شرطیں ہیں، یعنی حال یا استقبال کے معنی میں ہونا اور چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہونا" وہی دو شرطیں اسمِ مفعول کے عمل کے لئے بھی ہیں۔

☆ اسمِ مفعول اپنے فعلِ مجہول والا عمل کرتا ہے۔ چنانچہ

☆ اگر وہ متعدی بیک مفعول ہے تو مفعول کو، نائب الفاعل ہونے کی وجہ سے رفع دے گا۔ جیسے

زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ (زید کا باپ مارا گیا ہے.. یا.. مارا جائے گا)

☆ اگر متعدی بدو مفعول ہے تو پہلے کو رفع، دوسرے مفعول کو نصب دے گا۔ جیسے

عَمْرٌوا مُعْطًی غُلَامُهٗ دِرْهَمًا (عمرو کے غلام کو درہم دیا گیا ہے.. یا.. دیا جائے گا۔)

(یہ اس متعدی بدو مفعول کی مثال ہے کہ جس میں ایک مفعول کا حذف جائز ہے۔)

بَکْرٌ مَعْلُوْمٌ نِ اِبْنُهٗ فَاضِلًا (بکر کا بیٹا فاضل جانا گیا ہے.. یا.. جانا جائے گا۔)

یہ اس متعدی بدو مفعول کی مثال ہے کہ جس میں ایک مفعول کا حذف جائز نہیں ہے۔

اور

☆ اگر متعدی بسہ مفعول ہے، تو پہلے کو رفع.. اور.. دوسرے اور تیسرے کو نصب دے گا۔

جیسے............ خَالِدٌ مُخْبِرُ نِ ابْنُهٗ عَمْرًوا فَاضِلًا

(خالد کے بیٹے کو عمرو کے فاضل ہونے کی خبر دی گئی ہے.. یا.. دی جائے گی۔)

{ مشق }

درج ذیل امثلہ میں غور کر کے بتائیں کہ اسم مفعول عمل کر رہا ہے یا نہیں؟ اگر عامل ہے تو کن شرائط کی بناء پر؟

(1) زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ (2) أَمُطَوَّلٌ یَوْمُ الْجُمُعَةِ ؟ (3) مَامَرْکُوْبُ نِ الطِّفْلُ (4) یَذْهَبُ الرَّجُلُ الْمَضْرُوْبُ بِالسَّوْطِ (5) هٰذَا الْکَلْبُ مَکْرُوْهُ الْوَجْهِ (6) زَیْدٌ مُعْطًی غُلَامُهٗ دِرْهَمًا (7) بَکْرٌ مَعْلُوْمُ نِ ابْنُهٗ فَاضِلًا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(6) صفتِ مشبہ:۔

وہ اسم جو کسی ایسی ذات پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہو جس میں مصدری معنی دائمی طور پر قائم ہو۔ جیسے............ کَرِیْمٌ (کرم فرمانے والا)

صفتِ مشبہ کے اوزان:۔

ثلاثی مجرد سے اس کے چار اوزان زیادہ مشہور اور کثیر الاستعمال ہیں۔

(۱) اَفْعَلُ... (۲) فَعْلَان...

(۳) فَعْل... اور... (۴) فَعِیْل

اس کے عمل کی شرط:۔

صفت مشبہ کے عمل کرنے کے لئے زمانے کی قید نہیں ہے، کیونکہ زمانہ حال.. یا.. استقبال عارضی معنی پر دلالت کرتے ہیں اور صفت مشبہ میں عارضی معنی نہیں پائے جاتے۔

صفتِ مشبہ کے عمل کے لئے اسمِ موصول کے علاوہ پانچ چیزوں پر اعتماد ضروری ہے۔ اسمِ موصول کے استثناء کی وجہ یہ ہے کہ صفتِ مشبہ پر جو الف لام داخل ہوتا ہے، وہ

بالاتفاق بمعنی اسمِ موصول نہیں ۔ کیونکہ الف لام بمعنی اسمِ موصول، اسمِ فاعل اور اسم مفعول کے علاوہ کسی پر داخل نہیں ہوتا۔

مثالیں:۔

☆ ماقبل مبتداء ہو، جیسے

زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ (زید کا غلام خوبصورت ہے)

☆ ماقبل موصوف ہو، جیسے

جَاءَ نِیْ رَجُلٌ اَحْمَرُ وَجْهُهٗ (میرے پاس سرخ چہرے والا مرد آیا)

☆ ماقبل ذوالحال ہو، جیسے

جَاءَ نِیْ زَیْدٌ اَحْمَرَ وَجْهُهٗ (میرے پاس زید اس حال میں آیا کہ اس کا چہرہ سرخ تھا)

☆ ماقبل ہمزۂ استفہام ہو۔ جیسے

أَحَسَنٌ زَیْدٌ (کیا زید حسین ہے؟)

☆ ماقبل حرفِ نفی ہو، جیسے

مَا حَسَنٌ زَیْدٌ (زید حسین نہیں ہے)

{ مشق }

درج ذیل امثلہ میں غور کر کے بتائیں کہ صفت مشبہ عمل کر رہا ہے یا نہیں؟ اگر عامل ہے تو کن شرائط کی بناء پر؟

(1) زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ (2) جَاءَ نِیْ رَجُلٌ اَحْمَرُ وَجْهُهٗ (3) أَحَسَنٌ زَیْدٌ (4) اَلْفِیْلُ ضَخَمُ الْجُثَّةِ (5) جَاءَ نِی الرِّجَالُ الْحَسَنُوْنَ وُجُوْهًا (6) هٰذِهٖ بَقَرَةٌ جَمِیْلَةٌ لَوْنًا (7) اَلْقَلِیْلُ الْكَلَامِ قَلِیْلُ النَّدْمِ (8) اَلْكَثِیْرُ هَمًّا هُوَ الْعَظِیْمُ هِمَّةً (9) اَوقدتُ الْمِصْبَاحَ الْقَوِیَّ نُوْرُهٗ

(7) اسمِ تفضیل:۔

وہ اسم ہے جو کسی ایسی ذات پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہو جس میں مصدری معنی دوسروں کے مقابلے میں زیادہ پایا جائے۔ جیسے

اَضْرَبُ (دوسروں کی بنسبت زیادہ مارنے والا۔)

جس کے لئے فضیلت ثابت کی جائے اسے ''**مُفَضَّل**'' اور جس کے مقابلے میں ثابت کی جائے اسے ''**مُفَضَّلٌ عَلَیْهِ**'' کہتے ہیں۔

اسم تفضیل کا عمل:۔

یہ اپنے فاعل پر عمل کرتا ہے، اس کا فاعل ھو ضمیر ہے، جو خود اس میں مستتر ہے۔

استعمال:۔

اس کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے۔

☆مِن کے ساتھ۔ جیسے......

زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے افضل ہے۔)

☆الف لام کے ساتھ۔ جیسے......

جَاءَ نِی زَیْدُ نِ الْاَفْضَلُ (میرے پاس زید افضل آیا۔)

☆اضافت کے ساتھ۔ جیسے......

زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم میں سے زیادہ فضیلت والا ہے۔)

اسم تفضیل کو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر ومؤنث لانے کا بیان

اس سلسلے میں اسم تفضیل کی چار حالتوں کا اعتبار کیا جائے گا۔

(۱) یہ اضافت اور الف لام سے خالی ہو:۔

اس صورت میں یہ مطلقاً واحد اور مذکر ہوگا۔ یعنی چاہے اس کے ماقابل واحد، تثنیہ، جمع، مذکر یا مؤنث میں کوئی بھی ہو۔ جیسے

خالد اَفْضَلُ مِنْ سَعِیْدٍ...فَاطِمَۃُ اَفْضَلُ مِنْ زَیْنَبَ...ھٰذَانِ اَفْضَلُ مِنْ ھٰذَا...ھَاتَانِ اَنْفَعُ مِنْ ھَا تَیْنِ...اَلْمُجَاھِدُوْنَ اَفْضَلُ مِنَ الْقَاعِدِیْنَ...اور...اَلْمُتَعَلِّمَاتُ اَفْضَلُ مِنَ الجَاھِلاتِ.

(۲) الف لام کے ساتھ ہو:۔

اس صورت میں اس کی ماقبل کے ساتھ مطابقت واجب ہے۔جیسے

ھُوَ الْاَفْضَلُ...ھِیَ الْفُضْلٰی...ھُمَا الْاَفْضَلَانِ...اَلْفَاطِمَتَانِ ھُمَا الْفُضْلَیَانِ...ھُمُ الْاَفْضَلُوْنَ...ھُنَّ الْفُضْلَیَاتُ

(۳) نکرہ کی طرف مضاف ہو:۔

اس صورت میں اس کا واحد اور مذکر لانا واجب ہے۔جیسے

خَالِدٌ اَفْضَلُ قَائِدٍ...فَاطِمَۃُ اَفْضَلُ اِمْرَاَۃٍ...ھٰذَانِ اَفْضَلُ رَجُلَیْنِ...ھَاتَانِ اَفْضَلُ اِمْرَاَتَیْنِ...اَلْمُجَاھِدُوْنَ اَفْضَلُ رِجَالٍ...اور...اَلْمُتَعَلِّمَاتُ اَفْضَلُ نِسَاءٍ

(۴) معرفہ کی طرف مضاف ہو:۔

اس صورت میں دو صورتیں جائز ہیں۔

(i) اسے فقط واحد اور مذکر لایا جائے...یا...

(ii) ماقبل سے مطابقت کا لحاظ رکھا جائے۔جیسے

عَلِیٌّ اَفْضَلُ الْقَوْمِ...ھٰذَانِ اَفْضَلُ الْقَوْمِ..یا..اَفْضَلَا الْقَوْمِ.......

ھٰؤُلَاءِ اَفْضَلُ الْقَوْمِ..یا..اَفْضَلُوا الْقَوْمِ.......

فَاطِمَۃُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ..یا..فُضْلَی النِّسَاءِ.......

ھَاتَانِ اَفْضَلُ النِّسَاءِ..یا..فُضْلَیَا النِّسَاءِ.......

ھُنَّ اَفْضَلُ النِّسَاءِ..یا..فُضْلَیَاتُ النِّسَاءِ.......

ہمزۂ اسم تفضیل کا حذف:۔

بسا اوقات کثرتِ استعمال کے باعث اس کا ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے۔

جیسے خَیْرٌ اور شَرٌّ کہ اصل میں اَخْیَرُ اور اَشَرُّ تھے۔

{ مشق }

مذکورہ امثلہ سے اسمِ تفضیل پہچانیں اور اس کے استعمال کے طریقے کی نشاندہی فرمائیں۔

(1) اَلْعَالِمُ اَفْضَلُ مِنَ الْجَاھِلِ .(2) اَلْاَسَدُ اَشْجَعُ مِنَ النَّمِرِ (3) مَا مِنْ اَرْضٍ اَجْوَدُ فِیْھَا الْقُطْنُ مِنْہُ فِی اَدْھَنِ مِصْرَ (4) اَبِنْتٌ اَجْمَلُ مِنْ اُخْتِھَا (5) اَلْاَوْلَادُ اَحَبُّ مِنَ النِّسَاءِ (6) اَلْبَقَرَۃُ الْکُبْرٰی جَمِیْلَۃٌ (7) اَلْکِتَابُ اَنْفَعُ سَمِیْرٍ (8) اَبُوبَکْرٍ اَفْضَلُ الصَّحَابَۃِ (9) اَلْعُلَمَاءُ اَنْفَعُ رِجَالٍ (10) زَیْدٌ اَفْضَلُ الْمُدَرِّسِیْنَ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(8) مصدر:۔

وہ اسم ہے جس کی دلالت محض وصف پر ہو، کسی ذات پر نہ ہو۔جیسے

ضَرْبٌ (مارنا)

☆ مصدر جب مفعولِ مطلق ہو تو عمل نہیں کرے گا اور جب یہ مفعول مطلق نہ ہو تو اپنے فعل والا عمل کرے گا، خواہ وہ فعل لازم ہو..یا..متعدی۔

☆ فعلِ لازم کا مصدر فاعل کو رفع دے گا۔

☆ فعلِ متعدی کا مصدر فاعل کو رفع اور مفعولِ بہ کو نصب دے گا۔جیسے

اَعْجَبَنِیْ قِیَامُ زَیْدٍ (مجھ کو زید کے کھڑے ہونے نے تعجب میں ڈالا۔)

اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا (زید کے عمرو کو مارنے نے مجھ کو تعجب میں ڈالا۔)

{ مشق }

درج ذیل امثلہ میں موجود مصادر عامل ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو ان کے معمولات کی تعیین کیجئے۔

(1) عَجِبْتُ مِنْ قِیَامِ زَیْدٍ (2) وَاجِبٌ عَلَیْنَا تَشْجِیْعُ کُلِّ مُجْتَهِدٍ (3) کَرِهْتُ ضَرْبَ زَیْدٍ عَمْرًوا (4) اَعْجَبَنِیْ نَصْرُ زَیْدٍ عَمْرًوا (5) تَکَلَّمَ تَکَلُّمًا بِغَیْرِ مَقْصَدٍ (6) اَتَوَضَّأُ وُضُوْءً مِنْ مَاءٍ بَارِدٍ (7) عَلِمَ عِلْمًا مِنْ اَمْصَارٍ (8) اَعْجَبَنِیْ قِیَامُ زَیْدٍ (9) اِسْتَخْرَجَ اِسْتِخْرَاجًا مَسَائِلَ الْفِقْهِ

(9) مضاف:۔

وہ کلمہ ہے کہ جسے کسی دوسرے کلمے کی طرف اس طرح منسوب کیا جائے کہ سننے والے کو کوئی خبر..یا..طلب معلوم نہ ہو۔ یہ اپنے مضاف الیہ کو جر دیتا ہے۔ جیسے

غُلَامُ زَیْدٍ

(10) اسمائے کنایات:۔

وہ اسماء ہیں جو کسی معین چیز پر واضح طور پر دلالت نہ کریں۔ یہ تین الفاظ ہیں۔

(۱) کَمْ ... (۲) کَذَا...اور...(۳) کَاَیِّنْ...

﴿۱﴾ کم:۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) استفهامیه...(۲) خبریه...

(i) کم استفهامیه:۔

وہ اسم کنایہ ہے کہ جس کے ذریعے کسی عددِ مبہم کی تعیین کے لئے سوال کیا جائے۔ یہ ہمیشہ کلام کے شروع میں واقع ہوتا ہے۔ جیسے

کَمْ رَجُلًا سَافَرَ؟ (کتنے مردوں نے سفر کیا؟)

کم استفهامیه کی تمیز:۔

(1) اس کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔

(2) کم استفہامیہ اور اس کی تمیز کے درمیان چار چیزوں سے فاصلہ کرنا جائز ہے۔

(i) جار مجرور سے جیسے کَمْ فِی الدَّارِ رَجُلًا (گھر میں کتنے مرد ہیں؟)

(ii) ظرف سے جیسے کَمْ عِنْدَكَ کِتَابًا (تیرے پاس کتنی کتابیں ہیں؟)

(iii) خبر سے جیسے کَمْ جَاءَ نِیْ رَجُلًا (میرے پاس کتنے مرد آئے؟)

(iv) اس کے عامل سے۔ جیسے کَمِ اشْتَرَیْتَ کِتَابًا (تو نے کتنی کتابیں خریدیں؟)

(3) کسی قرینے کے باعث اس کی تمیز کو حذف کر دینا بھی جائز ہے۔ جیسے

کَمْ مَالُكَ؟ (تیرا مال کتنا ہے؟)

یہ اصل میں کَمْ دِیْنَارًا مَالُكَ؟..یا..کَمْ دِرْهَمًا مَالُكَ" تھا۔ یہاں قرینہ کم استفهامیه کے بعد کسی اسمِ منصوب کا نہ ہونا ہے۔ حالانکہ اس کی تمیز منصوب ہوتی ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ اصل عبارت کچھ اور تھی۔

(ii) کم خبریه:۔

وہ اسم کنایہ ہے کہ جس کے ذریعے کسی ایسی چیز کے عددِ کثیر کے بارے میں خبر دی جائے، جس کی مقدار مبہم ہو۔ جیسے

کَمْ عَالِمٍ رَأَیْتُ (یعنی میں نے کثیر علماء کی زیارت کی۔)

یہ بھی ہمیشہ کلام کی ابتداء میں واقع ہوتا ہے۔

کم خبریه کی تمیز:۔

﴿1﴾ اس کی تمیز نکرہ اور مجرور ہوتی ہے۔ جیسا کہ مثال میں گزرا۔

MAKHZANULIRFAN

﴿2﴾ اس کی تمیز مفرد ہوتی ہے..یا..جمع۔جیسے

كَمْ عِلْمٍ قَرَأْتُ (میں نے کثیر علوم پڑھے۔)...اور..

كَمْ عُلُوْمٍ اَعْرِفُ (میں کثیر علوم جانتا ہوں۔)

﴿3﴾ اس کی تمیز کا مجرور ہونا ، یا تو اس کی جانب مضاف ہونے کی بناء پر ہوتا ہے..یا..حرف جار مِنْ کی وجہ سے۔جیسے

كَمْ كِتَابٍ بِعْتُ (میں نے بہت سی کتابیں خریدیں)..یا..

كَمْ مِّنْ كَرِيْمٍ اَكْرَمْتُ (میں بہت سے کریم حضرات کی تعظیم کی۔)

﴿۲﴾ كذا:۔

یہ اسم کنایہ قلیل وکثیر عددِ مبہم..یا..جملہٗ مبہم کی جانب دلالت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔جیسے

جَاءَنِيْ كَذَا وَكَذَا رَجُلًا (میں پاس اتنے اتنے مرد آئے۔)

...یا... **قُلْتُ كَذَا وَكَذَا حَدِيْثًا** (میں نے فلاں فلاں بات کہی۔)

یہ اکثر حرف عطف اور تکرار کے ساتھ مستعمل ہے، لیکن کبھی مفرد بھی استعمال کیا جاتا ہے۔جیسے

عِنْدِيْ كَذَا كِتَابًا (میرے پاس اتنی کتابیں ہیں۔)

كذا کی تمیز:

اس کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔اس پر حرف جر کا دخول جائز نہیں۔

﴿3﴾ كَاَيِّنْ:۔

وہ اسم کنایہ ہے جو کم خبریہ کی مثل کسی ایسی چیز کے عددِ کثیر کے بارے میں خبر دینے کے وضع کیا گیا ہے کہ جس کی مقدار مبہم ہو۔جیسے

كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ۔(ال عمران ۱۴۶)

کاین کی تمیز:۔

اس کی تمیز مفرد اور حرف جار من کی بناء پر مجرور ہوتی ہے۔ کما فی المثال المذکور

{ مشق }

اسمائے کنایات کی پہچان کیجئے اور بتایئے کہ ان امثلہ میں کم استفہامیہ ہے یا خبریہ؟

(1) كَمْ مُصْنِعًا بِمِصْرٍ (2) كَمْ كِتَابٍ عِنْدَكَ (3) كَاَيِّنْ مِّنْ غَنِيٍّ لَا يَقْنَعُ (4) دَرَسْتُ كَذَا عِلْمًا (5) كَمْ يَوْمٍ سِرْتُ (6) كَمْ مَالًا عِنْدَكَ (7) كَمْ يَوْمٍ صُمْتُ (8) غَرَسْتُ كَذَا وَكَذَا شَجَرَةً (9) كَمْ عُلُوْمٍ دَرَسْتُهَا (10) كَمْ وَقْتٍ نِمْتُ (11) كَمْ خُبْزًا اَكَلْتُ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

MAKHZAN UL IRFAN

سبق نمبر ﴿38﴾

عواملِ معنویہ کا بیان

عواملِ معنویہ وہ عوامل ہیں جو فقط عقل سے پہچانے جائیں، لفظوں میں مذکور نہ ہوں. ان کی دو قسمیں ہیں۔

﴿1﴾ ابتداء:۔

یعنی اسم کا عواملِ لفظیہ سے خالی ہونا۔ یہ مبتداء اور خبر پر عمل کرتے ہوئے دونوں کو رفع دیتا ہے۔ جیسے

اَللّٰہُ وَاحِدٌ

﴿2﴾ فعلِ مضارع کا عواملِ ناصبہ وجازمہ سے خالی ہونا:۔

یعنی فعلِ مضارع کا نواصب وجوازم سے خالی ہونا اس پر عمل کرتا ہے، جس کے نتیجے میں اس پر رفع آتا ہے۔ جیسے

یَضْرِبُ زَیْدٌ۔ (زید مارتا ہے۔)

{ مشق }

عواملِ معنویہ کی پہچان کیجئے۔

(1) زَیْدٌقَائِمٌ (2) یَفْتَحُ (3) اَلْاُسْتَاذُ جَالِسٌ (4) یَنْصُرُ (5) اِسْمُ اَبِیْ بَکْرٍ (6) یَسْمَعُ (7) اَلتِّلْمِیْذُ قَائِمٌ (8) یَضْرِبُ (9) کِتَابُ زَیْدٍ جَیِّدٌ (10) یَحْسِبُ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق نمبر ﴿39﴾

توابع کا بیان

تابع:۔

وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کے بعد واقع ہو اور اس پر وہی اعراب ہوں جو پہلے اسم پر ہوں اور ان دونوں پر اعراب کا سبب بھی ایک ہی ہو۔ [1]

جیسے

جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ

تابع کا حکم:۔

تابع، اعراب یعنی رفع، نصب اور جر میں متبوع کے موافق ہوگا۔

متبوع:۔

وہ اسم جو تابع سے پہلے واقع ہو۔

تابع کی اقسام

تابع کی پانچ قسمیں ہیں۔

(1) بدل (2) صفت (3) تاکید

(4) عطف بحرف (5) عطف بیان

بدل:۔

وہ تابع ہے کہ جس چیز کی نسبت اس کے متبوع کی طرف کی گئی ہو اس نسبت سے دراصل یہ خود مقصود ہوتا ہے۔ اس کے متبوع کو **مبدل منه** کہتے ہیں۔

بدل کی اقسام:۔

اس کی چار اقسام ہیں۔

---

[1]: یعنی اگر پہلے پر فاعل ہونے کی وجہ سے رفع آیا تو دوسرے پر بھی فاعل ہونے کی وجہ سے ہی رفع آیا ہو۔

MAKHZANULIRFAN

﴿1﴾ بَدَلُ الکُلُ ﴿3﴾ بَدَلُ الْاِشْتِمَالْ

﴿2﴾ بَدَلُ البَعْض ﴿4﴾ بَدَلُ الغَلَطْ

بدل الکل:۔

وہ تابع ہے جس کا مدلول وہی ہو، جو اس کے متبوع کا مدلول ہے۔ جیسے

جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْكَ (آیا زید یعنی تیرا بھائی)..میں.. اَخُوْكَ

بدل البعض:۔

وہ تابع ہے جس کا مدلول، متبوع کے مدلول کا جزء ہو۔ جیسے

ضَرَبْتُ زَیْدًا رَأْسَهٗ (میں زید کے سر کو مارا)..میں..رَأْسَهٗ

بدل الاشتمال:۔

وہ تابع ہے جس کا مدلول، متبوع کے مدلول سے ایسا تعلق رکھنے والا ہو جو کل..یا..جزء کے علاوہ ہو۔ جیسے

سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ (زید کا کپڑا چھینا گیا)..میں. ثَوْبُهٗ

بدل الغلط:۔

وہ تابع ہے جس کے متبوع کو غلطی سے ذکر کردیا گیا ہو اور اسے غلطی کے ازالے کے لئے لایا گیا ہو۔ جیسے

صَلَّیْتُ الظُّهْرَ الْعَصْرَ (میں نے ظہر...بلکہ عصر پڑھی)..میں..اَلْعَصْرَ

مبدل منہ اور بدل سے متعلقہ بعض قواعد:۔

﴿1﴾ مبدل منہ اور بدل دونوں میں تعریف وتنکیر کے اعتبار سے مطابقت ضروری نہیں۔ چنانچہ یہ ہوسکتا ہے کہ مبدل منہ معرفہ اور اور بدل نکرہ ہو..یا..اس کا برعکس۔ جیسے

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ

یہاں صراط مستقیم، مبدل منہ نکرہ اور صراط اللہ بدل، معرفہ ہے۔

﴿2﴾ مبدل منہ اور بدل دونوں اسم ظاہر ہوں گے..یا..مبدل منہ ضمیر غائب اور

بدل اسم ظاہر۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْكَ..اور..

وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا (اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشاورت کی۔) ؎1

﴿3﴾ ضمیر نہ تو دوسری ضمیر سے بدل ہوسکتی ہے اور نہ ہی کسی اسم ظاہر سے۔

﴿4﴾ اسم، اسم سے..فعل، فعل سے..اور..جملہ، جملے سے بدل بنتا ہے۔ کبھی کبھی جملہ، مفرد سے بھی بدل بن جاتا ہے۔

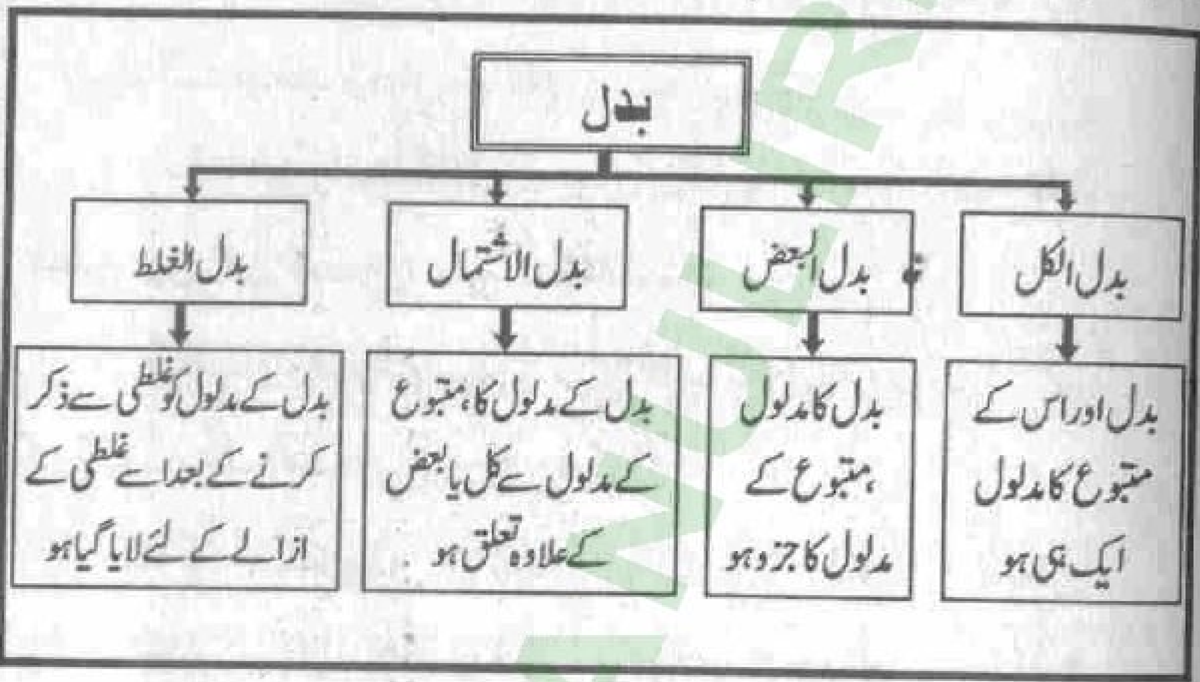

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صفت:۔

وہ تابع ہے جو اپنے متبوع..یا..اس کے متعلق کے مدلول میں پائے جانے والے معنی (وصف وخوبی) پر دلالت کرے۔ اس کے متبوع کو موصوف کہتے ہیں۔

صفت کی اقسام:۔

اس کی دو اقسام ہیں۔

☆صِفَتِ حقیقی ☆صِفَتِ سببی

صفت حقیقی:۔

۱:۔ یہاں اسروا کی واؤ ضمیر مبدل منہ اور الذین اس سے بدل ہے۔

وہ صفت جو اپنے متبوع میں پائے جانے والے معنی پر دلالت کرے۔اسے صِفت بِحَالِہٖ بھی کہتے ہیں۔جیسے

جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ (آیا عالم مرد)..میں.. عَالِمٌ

صفت سببی:۔

وہ صفت جو اپنے متبوع کے متعلق میں پائے جانے والے معنی پر دلالت کرے۔اسے صِفَت بِحَالِ مُتَعَلِّقِہٖ بھی کہتے ہیں۔جیسے

جَاءَ رَجُلٌ اَبُوْہُ عَالِمٌ (وہ مرد آیا جس کا باپ عالم ہے۔)..میں.. عَالِمٌ

قسمِ اول کی متبوع سے موافقت:۔

☆صفتِ حقیقی اپنے متبوع موصوف سے دس چیزوں میں موافق ہوگی۔لیکن ان میں سے بیک وقت چار چیزیں پائی جائیں گی۔

﴿1﴾	تعریف	﴿2﴾	تنکیر	﴿3﴾	تذکیر
﴿4﴾	تانیث	﴿5﴾	واحد	﴿6﴾	تثنیہ
﴿7﴾	جمع	﴿8﴾	رفع	﴿9﴾	نصب
﴿10﴾	جر				

جیسے..... ☆تنکیر، تذکیر، رفع..اور..واحد میں موافقت :۔

عِنْدِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ (میرے پاس ایک عالم مرد ہے۔)

☆تنکیر، تذکیر، رفع..اور..تثنیہ میں موافقت :۔

عِنْدِیْ رَجُلَانِ عَالِمَانِ (میرے پاس دو عالم مرد ہیں۔)

☆تنکیر، تذکیر، رفع..اور..جمع میں موافقت :۔

عِنْدِیْ رِجَالٌ عَالِمُوْنَ (میرے پاس بہت سے عالم مرد ہیں۔)

☆تنکیر، تانیث، رفع..اور..واحد میں موافقت :۔

عِنْدِیْ اِمْرَأَۃٌ عَالِمَۃٌ (میرے پاس ایک عالمہ عورت ہے۔)

☆تنکیر، تانیث، رفع..اور..تثنیہ میں موافقت :۔

عِنْدِیْ اِمْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ (میرے پاس دو عالمہ عورتیں ہیں۔)

☆تنکیر، تانیث، رفع..اور..جمع میں موافقت :۔

عِنْدِیْ نِسْوَۃٌ عَالِمَاتٌ (میرے پاس بہت سی عالمہ عورتیں ہیں۔)

قسمِ دوم کی متبوع سے موافقت :۔

صفت سببی اپنے متبوع موصوف سے پانچ چیزوں میں موافق ہوگی۔لیکن بیک وقت دو چیزیں پائی جائیں گی۔

(1) تعریف (2) تنکیر (3) رفع (4) نصب (5) جر

جیسے......

☆نکرہ ومرفوع ہونے میں موافقت:۔

جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْہُ (میرے پاس وہ مرد آیا جس کا باپ ہے)

نوٹ:۔

جملۂ خبریہ بھی نکرہ کی صفت واقع ہوسکتا ہے۔لیکن اس وقت جملۂ خبریہ میں ایک ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے، جو نکرہ موصوفہ کی طرف لوٹ رہی ہو۔ [1]

جیسے...... جَاءَنِیْ رَجُلٌ اَبُوْہُ عَالِمٌ (میرے پاس عالم باپ والا مرد آیا۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تاکید:۔

وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کے حال کو نسبت..یا..شمولیت میں پختہ کردے تاکہ سننے والے کو کسی قسم کا شک نہ رہے۔اس کے متبوع کو مُؤَکَّد کہتے ہیں۔

وضاحت:۔

[1]:۔ تاکہ وہ موصوف کے ساتھ ربط پیدا کرے اور جملہ اپنے موصوف سے اجنبی نہ رہے۔۱۲منہ

☆نسبت میں پختہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ تابع، اپنے متبوع کو مسند ..یا.. مسند الیہ ہونے میں پختہ کر دیتا ہے۔ مثلاً

زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ (بے شک زید ہی کھڑا ہے)

میں تابع (یعنی دوسرے **زَیْدٌ**) نے اپنے متبوع (یعنی پہلے **زَیْدٌ**) کو مسند الیہ ہونے میں پختہ کر دیا، چنانچہ اب سننے والا بغیر کسی شک کے جان جائے گا کہ یہاں مسند الیہ **زَیْدٌ** ہے۔ اسی طرح

زَیْدٌ قَائِمٌ قَائِمٌ (بے شک زید کھڑا ہی ہے۔)

اس میں دوسرے **قَائِمٌ** نے پہلے **قَائِمٌ** کے مسند ہونے کو پختہ کر دیا۔

اور...

☆شمولیت میں پختہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ متبوع اگر افراد والا ہو تو تاکید سے اس بات میں پختگی حاصل ہوتی ہے کہ مذکورہ حکم، متبوع کے تمام افراد کو شامل ہے۔ جیسے

اَلطُّلَّابُ کُلُّهُمْ حَافِظُوْنَ (تمام طالب علم حافظ ہیں۔)

☆اور اگر متبوع اجزاء والا ہو تو اب تاکید اس بات کو پختہ کرے گی کہ مذکورہ حکم متبوع کے تمام اجزاء کو شامل ہے۔ جیسے

قَرَأْتُ الْقُرْآنَ کُلَّهٗ (میں نے پورا قرآن پڑھا)

تاکید کی اقسام:۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں۔

﴿1﴾ تاکیدِ لفظی...﴿2﴾ تاکیدِ معنوی...

تاکیدِ لفظی:۔

وہ تاکید جو الفاظ کی تکرار سے حاصل ہو۔ جیسے

اِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (بے شک بے شک زید ہی کھڑا ہونے والا ہے)..میں..دوسرا **اِنَّ**

تاکیدِ معنوی:۔

وہ تاکید جو معنی کے ملاحظہ سے حاصل ہو۔ جیسے

قَرَأْتُ الْکِتَابَ کُلَّهٗ (میں نے پوری کتاب پڑھی)..میں.. **کُلَّهٗ**

تاکیدِ معنوی ان آٹھ الفاظ کے معنی کے ملاحظہ سے حاصل ہوتی ہے۔

﴿1﴾ نَفْسٌ ﴿2﴾ عَیْنٌ ﴿3﴾ کِلَا وَ کِلْتَا ﴿4﴾ کُلٌّ

﴿5﴾ اَجْمَعُ ﴿6﴾ اَکْتَعُ ﴿7﴾ اَبْتَعُ ﴿8﴾ اَبْصَعُ

ان الفاظ کا استعمال

☆ نَفْسٌ اور عَیْنٌ:۔

(ا) یہ واحد، تثنیہ اور جمع تینوں کے لئے مستعمل ہیں۔ جیسے......

جَاءَنِیْ زَیْدٌ نَفْسُهٗ (میرے پاس بذاتِ خود زید آیا)

جَاءَنِیْ الزَّیْدَانِ اَنْفُسُهُمَا (میرے پاس بذاتِ خود دو زید آئے)

جَاءَنِیْ الزَّیْدُوْنَ اَنْفُسُهُمْ (میرے پاس بذاتِ خود بہت سے زید آئے۔)

جَاءَنِیْ زَیْدٌ عَیْنُهٗ (میرے پاس بذاتِ خود زید آیا)

جَاءَنِیْ زَیْدَانِ اَعْیُنُهُمَا (میرے پاس بذاتِ خود دو زید آئے۔)

جَاءَنِیْ الزَّیْدُوْنَ اَعْیُنُهُمْ (میرے پاس بذاتِ خود بہت سے زید آئے۔)

☆کِلَا اور کِلْتَا:۔

یہ دونوں خاص تثنیہ کے لئے آتے ہیں۔ یہ دونوں تثنیہ کی ضمیر کی طرف مضاف ہوں گے۔ جیسے......

جَاءَنِیْ الزَّیْدَانِ کِلَاهُمَا (میرے پاس دو زید آئے)

جَاءَنِیْ الْهِنْدَانِ کِلْتَاهُمَا (میرے پاس دو ہندہ آئیں)

☆کُلٌّ:۔

یہ واحد اور جمع کے لئے آتا ہے۔ دونوں صورتوں میں اس کے صیغے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ البتہ اس کے ساتھ مضاف الیہ ضمیر، اپنے مرجع کے مطابق تبدیل ہوتی رہے گی۔ جیسے......

قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهٗ (میں نے تمام کتاب کو پڑھا)

قَرَأْتُ الصَّحِيْفَةَ كُلَّهَا (میں نے تمام صحیفے کو پڑھا)

اِشْتَرَيْتُ العَبِيْدَ كُلَّهُمْ (میں نے تمام غلاموں کو خریدا)

طَلَّقْتُ النِّسَاءَ كُلَّهُنَّ (میں نے تمام عورتوں کو طلاق دی)

☆اَجْمَعُ ،اَكْتَعُ ،اَبْتَعُ ،اَبْصَعُ:۔

یہ بھی واحد اور جمع کے لئے آتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں اس کے صیغے بدلتے رہتے ہیں۔

☆اَجْمَعُ .اَكْتَعُ .اَبْتَعُ .اَبْصَعُ:۔

یہ واحد مذکر کے لئے آتے ہیں، ان سب کے معنی "تمام" کے ہیں۔

☆اَجْمَعُوْنَ ،اَكْتَعُوْنَ ،اَبْتَعُوْنَ ،اَبْصَعُوْنَ:۔

یہ جمع مذکر کے لئے آتے ہیں۔

☆جُمْعَاءُ ، كُتْعَاءُ ،بُتْعَاءُ ،بُصْعَاءُ:۔

یہ واحد مؤنث کے لئے آتے ہیں۔

☆جُمَعُ ، كُتَعُ ،بُتَعُ ،بُصَعُ:۔

یہ جمع مؤنث کے لئے آتے ہیں۔

نوٹ:۔

☆عموماً اَجْمَعُ کا استعمال كُلٌّ کے بعد ہوتا ہے۔ جیسے......

سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ

(تمام فرشتوں نے ایک ساتھ سجدہ کیا)

اور بعض اوقات تنہا بھی آتا ہے۔ جیسے......

جَاءَ الجَيْشُ اَجْمَعُ (تمام لشکر آ گیا)

☆اَكْتَعُ، اَبْتَعُ، اور اَبْصَعُ، یہ تینوں اَجْمَعُ کے تابع ہوتے ہیں، چنانچہ تینوں نہ تو اَجْمَعُ کے بغیر آتے ہیں اور نہ اَجْمَعُ سے پہلے آتے ہیں۔

تاکید سے متعلقہ چند اہم قواعد:۔

(i) جب ضمیر مرفوع متصل بارز.. یا.. مستتر کی "نفس یا عین" کے ساتھ تاکید لانا چاہیں تو واجب ہے کہ ان دونوں کے درمیان ضمیر مرفوع منفصل لائیں۔ جیسے

جِئْتُ اَنَا نَفْسِيْ (میں بذات خود آیا)... عَلِيٌّ سَافَرَهُوَ نَفْسُهٗ (علی نے بذات خود سفر کیا)

(ii) اگر ان کے بجائے ضمیر منصوب یا مجرور ہو تو اب برائے تاکید نفس یا عین کو براہ راست لایا جائے گا۔ جیسے اَكْرَمْتُهُمْ اَنْفُسَهُمْ.... مَرَرْتُ بِهِمْ اَنْفُسِهِمْ

(iii) یونہی جب نفس یا عین کے علاوہ سے تاکید لانا مقصود ہو تو فاصلہ قائم کرنا ضروری نہیں۔ جیسے سَافَرْنَا كُلُّنَا

(vi) اسم ظاہر کو ضمیر کے ساتھ مؤکد کرنا جائز نہیں، چنانچہ تاکید کی غرض سے یوں نہیں کہہ سکتے، جَاءَ عَلِيٌّ هُوَ

(۴) ہاں ضمیر، ضمیر اور اسم ظاہر دونوں سے مؤکد ہو سکتی ہے۔ جیسے

جِئْتَ اَنْتَ نَفْسَكَ... اور... اَحْسَنْتَ اِلَيْهِمْ اَنْفُسِهِمْ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

معطوف:۔

وہ تابع ہے جو حرفِ عطف کے بعد واقع ہو اور اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے لایا گیا ہو کہ جس چیز کی نسبت اس کے متبوع کی طرف کی گئی ہے اس سے تابع اور متبوع

MAKHZANULIRFAN

دونوں مقصود ہیں۔اس کے متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں۔جیسے

جَاءَ زَيْدٌ وَّ عَمْرٌو (زیداور عمرو آئے)..میں..

زَيْدٌ معطوف علیہ..واؤ حرفِ عطف اور **عَمْرٌو** معطوف ہے۔اور آنے کے حکم میں زیداور عمرو دونوں شریک ہیں۔

نوٹ:۔ ☆ حروف عطف دس ہیں۔

(1) وَاؤ.. **(2)** فَاء.. **(3)** ثُمَّ. **(4)** حَتّٰی. **(5)** اِمَّا.

(6) اَوْ. **(7)** اَمْ. **(8)** لَا. **(9)** بَلْ. **(10)** لٰكِنْ.

☆ان حروف کے استعمال کا بیان ان شاءاللہ عزوجل حروف غیر عاملہ کے تحت آئے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عطفِ بیان:۔

وہ تابع ہے جو صفت تو نہ ہو لیکن اس کی مثل اپنے متبوع کے حال کو واضح وروشن کرے۔اس کے متبوع کو مُبَیَّن کہتے ہیں۔

اس سے متعلقہ دو ضروری باتیں:۔

(i) اگر متبوع معرفہ ہو تو عطف بیان اس کی وضاحت کا فائدہ دیتا ہے۔جیسے

☆ **اَقسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ** (ابوحفص یعنی عمر نے اللہ کی قسم کھائی۔)..میں

اَبُوْحَفْصٍ مُبَیَّن..اور.. **عُمَرُ** عطف بیان ہے۔

اور اگر متبوع نکرہ ہو تو عطف بیان سے اس کی تخصیص کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔جیسے

اِشْتَرَيْتُ حُلِيًّا سِوَارًا

(ii) عطفِ بیان کا اعراب،افراد،تثنیہ،جمع،تذکیر،تانیث،تعریف اور تنکیر میں اپنے متبوع کے موافق ہونا واجب ہے۔

{ مشق }

درج ذیل امثلہ میں تابع کی اقسام کا تعین کیجئے۔

(1) رَأَيْتُ الْبَابَ الْجَدِيْدَ **(2)** اَعْجَبَنِى الرَّجُلُ عِلْمُهٗ **(3)** جَاءَ بَكْرٌ عَمُّكَ **(4)** اَكَلْتُ السَّمَكَةَ رَأْسَهٗ **(5)** اَلْمَدِيْنَةُ الْمُنَوَّرَةُ **(6)** اُعَلِّمُ الْمَنْطِقَ الْحِكْمَةَ **(7)** ذَهَبَتْ سَيَّارَةٌ سَرِيْعَةٌ **(8)** يُغْلِقُ عَابِدٌ بَابًا وَشُبَّاكًا **(9)** جَعَلَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ **(10)** ضَرَبْتُ الْفَرَسَ وَالْحِمَارَ **(11)** قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ **(12)** اَكَلْتُ الرَّغِيْفَ ثُلُثَهٗ **(13)** اِشْتَرٰى زَيْدٌ عِمَامَةً وَّرِدَاءً **(14)** نَحْنُ مُقَلِّدُو الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ اَبِىْ حَنِيفَةَ **(15)** اِسْتَوٰى الصُّفُوْفُ كُلُّهُمْ **(16)** وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ **(17)** ضَرَبْتُ رَجُلًا اَخُوْهُ ظَالِمٌ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

MAKHZANULIRFAN

سبق نمبر ﴿40﴾

حروف غیر عاملہ کا بیان

یعنی وہ حروف جو لفظاً کسی قسم کا عمل نہ کریں۔ یہ 16 ہیں۔

(1) حروف تنبیهه۔ (2) حروفِ ایجاب۔
(3) حروفِ تفسیر۔ (4) حروفِ مَصدَرِیَّه۔
(5) حروفِ تحضیض۔ (6) حرفِ تحقیق وتقریب وتقلیل۔
(7) حروفِ استفهام۔ (8) حرفِ رَدَع۔
(9) تنوین۔ (10) نونِ تاکید۔
(11) حروفِ زیادت۔ (12) حروفِ شرط۔
(13) لَولَا۔ (14) لامِ تاکید۔
(15) ما بمعنی مَادَامَ۔ (16) حروفِ عَطف۔

﴿ان کی تعریفات﴾

نوٹ:۔ ان سب کے استعمال کا تفصیلی بیان ھدایۃ النحو میں آئے گا، چنانچہ یہاں فقط تعریفات پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

{1} حروفِ تنبیهه:۔

وہ حروف جن کے ذریعے مخاطب کو خبردار کیا جائے۔ یہ تین ہیں۔

(i) اَلَا.. جیسے اَلَا اِنَّ اَولِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوفٌ عَلَیهِم وَلَا هُم یَحزَنُونَ.

(ii) اَمَا.. جیسے اَمَا لَا تَفعَلُ (iii) هَا.. جیسے هٰذَا، هٰؤُلَاءِ

{2} حروفِ ایجاب:۔

وہ حروف جو کسی سوال کے جواب میں استعمال کئے جائیں۔ یہ چھ ہیں۔

(i) نَعَم. (ii) بَلٰی. (iii) اَجَل. (iv) اِی. (v) جَیرِ. (vi) اِنَّ.

MAKHZANULIRFAN

{3} حروفِ تفسیر:۔

وہ حروف جنھیں ماقبل کلام کی وضاحت کے لئے لایا جائے۔ یہ دو ہیں۔

(i) اَی. جیسے وَاسئَلِ القَریَةَ اَی اَهلَ القَریَةَ

(ii) اَن. جیسے نَادَینَاهُ اَن یَّا اِبرٰهِیمَ

{4} حروفِ مصدریہ:۔

وہ حروف جو اپنے مابعد کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی میں ہو جاتے ہیں۔ یہ تین ہیں۔

(۱) مَا. جیسے وَضَاقَت عَلَیهِمُ الاَرضُ بِمَا رَحُبَت

(۲) اَن. جیسے اِلَّا اَن قَالُوا

(۳) اَنَّ. جیسے عَلِمتُ اَنَّکَ قَائِمٌ

{5} حروفِ تحضیض:۔

وہ حروف جو مخاطب کو کسی کام پر ابھارنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔ یہ چار ہیں۔

﴿1﴾ اَلَّا. ﴿2﴾ هَلَّا. ﴿3﴾ لَولَا. ﴿4﴾ لَومَا.

جیسے

هَلَّا تَاکُلُ ، لَولَا عَلِیٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ وغیرهما

{6} حرفِ تحقیق وتقریب وتقلیل:۔

وہ حرف جو کبھی تحقیق، کبھی تقریب (یعنی ماضی کو حال کے قریب کرنے)..اور..کبھی تقلیل (یعنی قلت بیان کرنے) کے لئے لایا جائے۔ یہ قَد ہے۔

{7} حروفِ استفهام:۔

وہ حروف جن کے ذریعے سوال کیا جائے۔ یہ دو ہیں۔

☆ ہمزہ (اَ)۔ ☆ هَل۔

{8} حرفِ ردع:۔

وہ حرف ہے جسے مخاطب کو بات سے روکنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ یہ **کَلَّا** ہے۔
کبھی یہ بمعنی حقاً بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے

کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (بے شک عنقریب جان لوگے۔)

{9} تنوین:۔ ۱

وہ نونِ ساکن ہے جو کلمے کے آخری حرف کی حرکت کے بعد واقع ہو اور فعل کی تاکید کا فائدہ نہ دے۔ اس کی پانچ قسمیں ہیں۔

(i) تنوینِ تمکن:۔

وہ تنوین جو کسی اسم کے منصرف ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے **زَیْدٌ**

(ii) تنوینِ تنکیر:۔

وہ تنوین جو کسی اسم مبنی کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے **صَهٍ**

وضاحت:

صَهٍ اسم فعل ہے، اور مبنی ہے۔ لیکن اس پر تنوین آئی تو یہ نکرہ ہوگیا۔ اصل میں یہ صَه تھا اس وقت اس کے معنی یہ ہیں۔

اُسْكُتِ السُّكُوْتَ الْآنَ (تو اس وقت خاموش رہ)

چونکہ اس وقت اس کے معنی میں وقت معین ہے، اس لئے معرفہ ہے۔ لیکن جب تنوین آئی تو معنی یہ ہوئے،

اُسْكُتْ سُكُوْتًا مَّافِیْ وَقْتٍ مَّا (تو کسی وقت تو چپ رہا کر)

۱:۔ چند وجوہات کی بناء پر اسم پر تنوین نہیں آتی۔
(۱) جب اس پر الف، لام داخل ہو۔ (۲) جب وہ مضاف ہو۔ (۳) غیر منصرف ہو۔ (۴) جب کسی علم کی صفت اِبْنٌ.. یا.. اِبْنَةٌ ہو اور یہ اِبْنٌ.. یا اِبْنَةٌ کسی دوسرے علم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے **قَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ۔ هِنْدُ ابْنَةُ بَكْرٍ**

چونکہ اب وقت معین نہ رہا، اس لئے یہ نکرہ ہوگیا۔

(iii) تنوینِ عوض:۔

وہ تنوین جو مضاف الیہ کو حذف کر کے اس کے بدلے میں مضاف کو دی جائے۔
جیسے.................. **یَوْمَئِذٍ**

اصل میں **یَوْمَ اِذْ كَانَ كَذَا** تھا۔ **اِذْ** کے مضاف الیہ جملے "**كَانَ كَذَا**" کو حذف کر کے اس کے عوض مضاف کو تنوین دے دی گئی۔

(iv) تنوینِ مقابلہ:۔

وہ تنوین جو جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں جمع مونث سالم پر آتی ہے۔ جیسے

مُسْلِمَاتٌ

(v) تنوینِ ترنم:۔

وہ تنوین جو آواز کی خوبصورتی کے لئے اشعار کے آخر میں لائی جائے۔ جیسے

اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ   وَقُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

(ترجمہ:۔ اے عاذلہ! مجھے ملامت نہ کر اور ناراض نہ ہو اور اگر میں درست ہوں تو کہہ دے کہ وہ درست ہے۔)

{10} نونِ تاکید:۔

وہ نون جو فعل کے آخر میں آئے اور تاکید کا فائدہ دے۔
اس کی دو ﴿2﴾ قسمیں ہیں۔

☆ **ثقیلہ:۔** یہ مشدد ہوتا ہے۔ جیسے

لَیَضْرِبَنَّ (ضرور ضرور مارے گا وہ ایک مرد)

☆ **خفیفہ:۔** یہ ساکن ہوتا ہے۔ جیسے

لَیَضْرِبَنْ (ضرور ضرور مارے گا وہ ایک مرد)

{11} حروفِ زیادت:۔

MAKHZANULIRFAN

وہ حروف جنھیں اگر کلام سے جدا کر دیا جائے تب بھی اصل معنی میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہو۔ یہ آٹھ ہیں۔

{1} اِنْ. {2} مَا. {3} اَنْ. {4} لَا.

{5} مِنْ. {6} کَاف. {7} بَا {8} لَامْ.

جیسے...... مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ ، فَلَمَّا اِنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ ......اور

فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ ، مَاجَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَّلَا عَمْرٌو ، وغیرھا

نوٹ:۔

حروف زیادات میں سے مِنْ ، کَاف ، بَا ، لَامْ. حروف جارہ اور عاملہ ہیں۔لیکن انھیں، زائد ہونے میں بقیہ حروفِ غیر عاملہ کے ساتھ مناسبت رکھنے کے باعث یہاں ذکر کیا گیا ہے۔

{12} حروفِ شرط:۔

یہ تین ہیں۔

☆ اِنْ. ☆ لَوْ ☆ اَمَّا

جیسے ...... اِنْ زُرْتَنِیْ اَکْرَمْتُکَ ،لَوْتَزُوْرُنِیْ اَکْرَمْتُکَ وغیرھما

{13} لولا:۔

یہ اس بات پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہے کہ دوسری چیز کی نفی ہے، اس سبب سے کہ پہلی چیز کا وجود موجود ہے۔

لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ

(یعنی اگر علی (رضی اللہ عنہ) نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔)

وضاحت:۔

مذکورہ مثال میں پہلی چیز حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کی موجودگی اور دوسری حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی ہلاکت ہے۔لولا ، نے اس بات پر دلالت کر دی کہ چونکہ حضرت علی (رضی اللہ

عنہ) موجود ہیں، لھذا حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی ہلاکت نہیں پائی گئی۔

نوٹ:۔

☆ لَوْلَا ہمیشہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔دوسرے جملے کو جوابِ لَوْلَا کہتے ہیں۔یہ حرفِ شرط نہیں، یہی وجہ ہے کہ پہلے جملے کو شرط نہیں کہا جاتا۔

☆ مذکورہ مثال حضرتِ عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کا قول ہے۔جس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک حاملہ سے زناء سرزد ہوا۔ثبوتِ شرعی حاصل ہونے کے بعد آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم ارشاد فرمادیا۔یہ فیصلہ سن کر حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے یاد دلایا کہ سید عالم ﷺ کا حکم ہے کہ "جب عورت حاملہ ہو تو بچہ پیدا ہونے کے بعد اسے سنگسار کیا جائے گا۔" یہ سن کر حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے اپنے سابقہ فیصلے سے رجوع کرتے ہوئے مندرجہ بالا جملہ ارشاد فرمایا۔

{14} لام تاکید:۔

یہ مضمونِ جملہ کی تاکید کے لئے آتا ہے۔اسم وفعل دونوں پر داخل ہوتا ہے۔اس کو لامِ ابتداء بھی کہتے ہیں۔جیسے......

لَزَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (بے شک زید، عمر سے زیادہ فضیلت والا ہے۔)

{15} ما بمعنی مادام:۔

یاد رہے کہ ما کی دو قسمیں ہیں۔

☆**غیر زمانیه:۔** جیسے......

وَضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ۔

(ترجمہ کنز الایمان:۔اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہوگئی۔التوبہ ۲۵)

یہ اپنے مابعد کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی دیتا ہے اور زمانے پر دلالت نہیں کرتا۔ اس کا ذکر حروف مصدریہ میں کیا گیا ہے۔

☆ **زمانیه:۔**

MAKHZANULIRFAN

اس سے پہلے ''وقت'' مضاف مقدر ہوتا ہے، ما کو اس کے قائم مقام کردیا گیا ہے، یہاں یہی دوسری قسم مراد ہے، جیسے......

اَقُوْمُ مَاجَلَسَ الْاَمِيْرُ (میں کھڑا رہوں گا، جب تک امیر بیٹھا رہے گا۔)

{16} حروف عطف:۔

وہ حروف جو معطوف کو معطوف الیہ کے احکام واعراب میں داخل کردیتے ہیں۔ یہ دس ہیں۔

(1) وَاوْ. (2) فَاء. (3) ثُمَّ. (4) حَتّٰی. (5) اِمَّا.

(6) اَوْ. (7) اَمْ. (8) لَا. (9) بَلْ. (10) لٰكِنْ.

ان کا استعمال:۔

کثیر الاستعمال ہونے کی بناء پر ان کے استعمال کا مختصراً بیان درج ذیل ہے۔

(1) وَاوْ:۔

یہ مطلقاً جمع کے لئے ہے یعنی اس کا کام فقط معطوف علیہ اور معطوف کو ایک حکم میں جمع کردینا ہے، اس سے قطع نظر کہ ان میں سے مقدم کون ہے اور مؤخر کون..... جیسے

جَاءَ عَلِیٌّ وَّ زَیْدٌ

(2) فَاء:۔

یہ ترتیب کے لئے آتی ہے، یعنی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ معطوف علیہ مقدم جب کہ معطوف مؤخر ہے، نیز اس بات کو بھی ظاہر کرتی ہے کہ معطوف، مذکورہ حکم میں معطوف علیہ کے فوراً بعد شریک ہوا ہے۔ جیسے

ضَرَبَ زَیْدٌ فَبَکْرٌ

(3) ثُمَّ:۔

یہ بھی ترتیب کے لئے آتا ہے اور اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ معطوف

، مذکورہ حکم میں معطوف علیہ کے کچھ دیر بعد شریک ہوا ہے۔ جیسے

خَرَجَ صَبِیٌّ ثُمَّ اُمُّهٗ

(4) حَتّٰی:۔

یہ بالکل ثم کی مثل ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں معطوف کے حکم میں شرکت کی تاخیر، ثم کے معطوف کی شرکت کی تاخیر سے کچھ کم ہوتی ہے۔

اس کے ساتھ عطف کی شرائط:۔

اس کے لئے چار شرائط ہیں۔

{1} معطوف اسم ظاہر ہو۔

{2} معطوف، معطوف علیہ کی جنس سے ہو۔

{3} معطوف، معطوف علیہ سے اشرف واعلیٰ.. یا.. اس سے زیادہ قوی ہو۔

{4} معطوف مفرد ہو، جملہ نہ ہو۔ جیسے

یَمُوْتُ النَّاسُ حَتَّی الْاَنْبِیَاءُ

(5) اِمَّا:۔

یہ، ظاہر کرتا ہے کہ مذکورہ حکم معطوف ومعطوف علیہ میں سے کسی ایک کے لئے مبہم طور پر ثابت ہے۔ اس کو بطور حرفِ عطف استعمال کرنے کے لئے شرط ہے کہ اس سے پہلے ایک دوسرا اما.. یا.. اس کے بعد حرف عطف ''او'' ہو۔ جیسے

هٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ وَاِمَّا فَرْدٌ [1]

زَیْدٌ اِمَّا عَالِمٌ اَوْ جَاهِلٌ

(6) اَوْ:۔

یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ مذکورہ حکم، معطوف ومعطوف علیہ میں سے کسی ایک کے

[1]۔ اس مثال میں پہلا اما حرف عطف نہیں بلکہ برائے تردید ہے۔ ۱۲ منہ

MAKHZANULFURQAN

لئے مبہم طور پر ثابت ہے۔ جیسے

رَأَیْتُ رَجُلاً اَوْ اِمْرَاۃً

(7) اَمْ:۔

یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ مذکورہ حکم، معطوف ومعطوف علیہ میں سے کسی ایک کے لئے مبہم طور پر ثابت ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) متصلہ... (۲) منقطعہ...

(۱) متصلہ:۔

وہ ہے جس کا مابعد، ماقبل سے متصل اور حکم میں شریک ہو۔

اس کے استعمال کی شرائط:۔

(1) اس کے ماقبل ہمزہ استفہام ہو۔ جیسے أَزَیْدٌ عِندَکَ اَمْ عَمْرٌو

(2) ہمزہ استفہام کے بعد اسم.. یا.. فعل میں سے جو بھی ہو، امْ کے بعد بھی وہی ہونا چاہیئے۔ جیسے مذکورہ مثال.. اور.. أَ قَعَدَ زَیْدٌ اَمْ قَامَ۔

(3) متکلم کے نزدیک ذکر کردہ دونوں امور ثابت شدہ ہوں، سوال فقط ان میں سے ایک کی تعیین کے بارے میں ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اس سوال کے جواب میں بیان کردہ امور میں سے کسی ایک کی تعیین کے ساتھ جواب دیا جائے گا۔ نَعَمْ.. یا.. لا کے ساتھ نہیں۔

(۲) منقطعہ:۔

وہ ہے جو ماقبل کلام کو قطع کرنے اور اس کے مابعد نئے کلام کو شروع کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔ مثلاً

☆ کسی شخص کو بہت دور ایک مبہم شے نظر آئے اور وہ اسے اونٹ سمجھ کر کہے "اِنَّہٗ لَاِبِلٌ" بے شک وہ اونٹ ہے۔ پھر اسے اس میں شک پیدا ہو جائے اور وہ اسے بکری گمان

کر کے سابقہ کلام سے اعراض کرتے ہوئے کہے "اَمْ هِيَ شَاۃٌ" نہیں بلکہ وہ بکری ہے۔

یا... ☆ کسی نے عمرو کے بارے میں سوال کرنا ہو، لیکن غلطی سے زبان سے زید نکل جائے اور پھر وہ زید سے اعراض کر کے عمرو کا ذکر کرے، جیسے "أَعِنْدَكَ زَیْدٌ اَمْ عَمْرٌو" یعنی کیا تیرے پاس زید ہے؟ نہیں بلکہ عمرو ہے؟........

اس کا استعمال:۔

یہ دو مقامات پر استعمال کیا جاتا ہے۔

(۱) خبر میں.. اور.. (۲) استفہام میں..

جیسا کہ مذکورہ مثالوں سے واضح ہے۔

(8) لا:۔

یہ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے آتا ہے کہ جو حکم، دو معین چیزوں میں سے پہلی کے لئے ثابت ہے، دوسرے سے اس کی نفی ہے۔ جیسے

جَاءَ نِیْ زَیْدٌ لَا عَمْرٌو

(9) بَلْ:۔

یہ پہلی چیز سے اعراض اور دوسری کو ثابت کرنے کے لئے لایا جاتا ہے۔ جیسے

جَاءَ نِیْ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو (آیا میرے پاس زید نہیں بلکہ عمرو)

(10) لٰکِن:۔

ماقبل کلام سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کے لئے لایا جاتا ہے۔ اس سے پہلے.. یا.. بعد نفی کا ہونا لازم ہے۔ جیسے

مَاجَاءَ نِیْ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو جَاءَ

قَامَ زَیْدٌ لٰکِنْ بَکَرٌ لَمْ یَقُمْ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

MAKHZANULIRFAN

سبق نمبر ﴿41﴾

اِستثنَاء کا بیان

استثناء:۔

اِلّا..یا..اس کے ہم معنی حروف کے ذریعے ایک چیز کو دوسری چیز کے حکم سے خارج کرنا۔

نوٹ:۔

الا کے ہم معنی حروف دس ﴿10﴾ ہیں۔

☆ غَیرَ ☆ سِوٰی ☆ سِوَاءَ ☆ حَاشَا ☆ خَلَا

☆ عَدَا ☆ مَاخَلَا ☆ مَاعَدَا ☆ لَیْسَ ☆ لَایَکُوْنُ

مستثنٰی:۔

جس کو خارج کیا جائے۔جیسے

جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (آئی قوم سوائے زید کے۔)..میں.. زَیْدًا

مستثنٰی منہ:۔

جس سے خارج کیا جائے۔ماقبل مثال میں اَلْقَوْمُ

مستثنٰی کی اقسام:۔

اس کی دو اقسام ہیں۔

☆مُسْتَثْنٰی مُتَّصِلْ ...☆مُسْتَثْنٰی مُنْقَطِعْ...

مستثنٰی مُتَّصِل:۔

وہ مستثنٰی جو مستثنٰی منہ کی جنس سے ہو۔جیسے

جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا...میں... زَیْدًا

مستثنٰی مُنْقَطِع:۔

وہ مستثنٰی جو مستثنٰی منہ کی جنس سے نہ ہو۔جیسے

جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا۔(آئی قوم سوائے گدھے کے)۔میں.... حِمَارًا

مستثنی کے اعراب

اعراب کے لحاظ سے مستثنٰی کی چار﴿4﴾قسمیں ہیں۔

(1)منصوب... (2)منصوب ..یا..ماقبل کے مطابق...

(3)عامل کے مطابق... (4)مجرور...

ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) منصوب:۔

اس کی پانچ صورتیں ہیں۔

﴿1﴾جب مستثنٰی کلامِ موجب میں اِلّا کے بعد واقع ہو۔[1] جیسے

جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا ۔(میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)

﴿2﴾جب مستثنٰی ،کلام غیر موجب میں مستثنٰی منہ سے پہلے واقع ہو۔جیسے

مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ ۔(میرے پاس زید کے علاوہ کوئی اور نہیں آیا)

﴿3﴾جب مستثنٰی منقطع ہو۔جیسے......

جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا ۔(میرے پاس قوم آئی سوائے گدھے کے)

﴿4﴾جب مستثنٰی ،خلا اور عدا کے بعد واقع ہو تو اکثر علما کے نزدیک منصوب اور بعض کے نزدیک مجرور ہوگا۔جیسے.........

جَاءَ نِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا ..اَوْ..عَدَا زَیْدًا ۔(میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)

﴿5﴾جب مستثنٰی ماخلا ،ماعدا ،لیس ،اور لایکون کے بعد واقع ہو۔جیسے

[1]:۔کلام موجب وہ کلام جس میں نفی، نہی اور استفہام نہ ہو۔جیسے جَاءَ الْقَوْمُ (آئی قوم)..کلام غیر موجب وہ کلام جس میں نفی، نہی..یا..استفہام ہو۔جیسے مَا جَاءَ الْقَوْمُ (نہ آئی قوم)۔۱۲منہ

MAKHZANULIRFAN

جَاءَ نِی الْقَوْمُ مَاخَلَا زَیْدًا ۔ (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)

جَاءَ نِی الْقَوْمُ مَاعَدَا زَیْدًا ۔ (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)

جَاءَ نِی الْقَوْمُ لَیْسَ زَیْدًا ۔ (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)

جَاءَ نِی الْقَوْمُ لَایَکُوْنُ زَیْدًا ۔ (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)

(2) منصوب..یا..ماقبل کے مطابق اعراب:۔

☆جب مستثنیٰ ،کلامِ غیر موجب میں الا کے بعد واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور اور مستثنیٰ سے مقدم ہو تو اب مستثنیٰ کو دو طرح پڑھ سکتے ہیں۔

﴿i﴾استثناء کی بنا پر منصوب:۔جیسے......

مَاجَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّازَیْدًا ۔(میرے پاس سوائے زید کے اور کوئی نہیں آیا)

﴿ii﴾بدل ہونے کے سبب ماقبل کے اعراب کے مطابق:۔جیسے

مَاجَاءَ نِی اَحَدٌ اِلَّازَیْدٌ۔(میرے پاس سوائے زید کے اور کوئی نہیں آیا)

(3) عامل کے مطابق:۔

جب مستثنیٰ مفرّغ ہو یعنی کلامِ غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔جیسے

مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدٌ ۔ (میرے پاس صرف زید آیا)

مَارَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا ۔ (میں نے زید کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا)

مَامَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ ۔ (میں صرف زید کے قریب سے گزرا)

نوٹ:۔

اصل عبارت یہ تھی''مَا جَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدٌ'' اَحَدٌ کو حذف کیا جس کی بناء پر جَاءَ جو اَحَدٌ میں عمل کر رہا تھا،اب زید میں عمل کرے گا۔زَیْدٌ فاعل ہونے کی بناء پر مرفوع ہے۔

اسے مُسْتَثْنٰی مُفَرَّغ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مستثنیٰ منہ کے حذف کے باعث عامل

کو مستثنیٰ میں عمل کرنے کے لئے فارغ کر دیا گیا۔اس لحاظ سے اس کا نام مفرغ لہ ہونا چاہئے تھا،یعنی وہ مستثنیٰ جس کے لئے عامل کو فارغ کر دیا گیا ہے،لیکن اختصار کے پیشِ نظر اسے صرف مفرغ کہہ دیتے ہیں۔جیسے مفعولِ بہ کو صرف مفعول بھی کہہ دیا جاتا ہے۔

(4) مجرور:۔

☆اگر مستثنیٰ ،غیر ،سوی اور سواء کے بعد واقع ہو تو اس صورت میں یہ مضاف الیہ ہونے کے سبب مجرور ہوگا اور اگر حاشا کے بعد واقع ہو تو اکثر علماء کے نزدیک مجرور اور بعض کے نزدیک منصوب ہوگا۔جیسے............

جَاءَ نِی القَوْمُ غَیْرُ زَیْدٍ وَسِوٰی زَیْدٍ وَسِوَاءُ زَیْدٍ وَحَاشَا زَیْدٍ

{ مشق اول }

مستثنیٰ کی اقسام کا تعین کیجئے۔

(1) مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا اَحْمَدُ (2) مَارَأَیْتُ اَحَدًا اِلَّا زَیْدًا (3) مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ (4) اَکَلَ الکُمَثْرٰی الْجَمَاعَةُ مَاعَدَا سَجَّادًا (5) مَارَأَیْتُ اَکْلُباً اِلَّا کَلْبَ زَیْدٍ (6) جَاءَ القَوْمُ اِلَّا دِیْکًا (7) ضَرَبَ النِّسَاءَ غَیْرَزَیْنَبَ (8) بَاعَ التُّجَّارُ البُیُوْتَ حَاشَابَیْتِ الفَقِیْرِ

{ مشق ثانی }

مستثنیٰ کے اعراب کی وضاحت فرمائیں۔

(1) فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلاً مِّنْھُم (2) مَافَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِیْلٌ مِّنْھُم (3) مَاجَاءَ نِیْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا زَیْدٌ (4) جَاءَ نِی الْقَوْمُ لَیْسَ زَیْدًا (5) رَأَیْتُ النَّاسَ حَاشَا قُرَیْشٍ (6) وَمَنْ یَّرغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرَاھِیمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ (7) وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ

MAKHZANULIRFAN

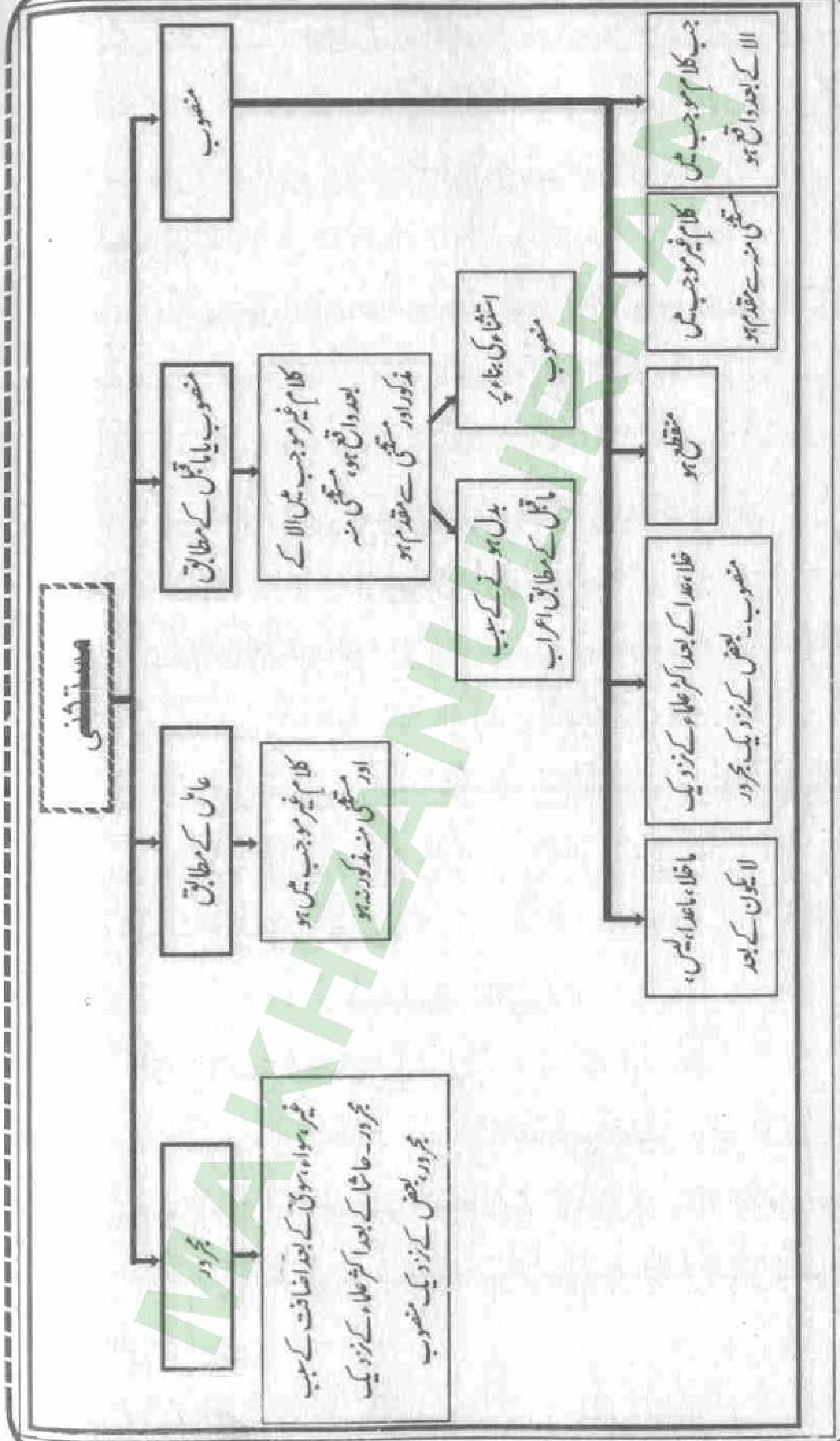

"لفظ "غیر" کے اعراب"

غیر کا اعراب، تمام مذکورہ صورتوں میں وہی ہے، جو الا کے بعد واقع ہونے والے مستثنیٰ کا ہوگا جیسے......

الا کے بعد مستثنیٰ کا اعراب	غیر کا اعراب
جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْداً	جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ
جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَاراً	جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ حِمَارٍ
جَاءَ نِی اِلَّا زَیْداً اَحَدٌ	جَاءَ نِی غَیْرَ زَیْدٍ اَحَدٌ
مَاجَاءَ نِی اَحَدٌ اِلَّا زَیْداً	مَاجَاءَ نِی اَحَدٌ غَیْرَ زَیْدٍ
مَاجَاءَ نِی اَحَدٌ اِلَّا زَیْدٌ	مَاجَاءَ نِی اَحَدٌ غَیْرُ زَیْدٍ
مَاجَاءَ نِی اِلَّا زَیْدٌ	مَاجَاءَ نِی غَیْرُ زَیْدٍ
مَارَأَیْتُ اِلَّا زَیْداً	مَارَأَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ
مَامَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ	مَامَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ

{ مشق }

غیر کے اعراب کی تعیین کیجئے۔

(1) جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ (2) مَامَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ (3) مَاعَادَ الْمَرِیْضَ عَائِدٌ غَیْرَ سَعِیْدٍ (4) صَامَ الْغُلَامُ رَمَضَانَ غَیْرَ یَوْمٍ (5) مَا اَکْرَمْتُ اَحَدًا غَیْرَ اَبِیْکَ (6) مَاجَاءَ نِی غَیْرُ زَیْدٍ اَحَدٌ (7) جَاءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ حِمَارٍ (8) مَاجَاءَ نِی غَیْرُ عَلِیٍّ (9) مَاجَاءَ نِی اَحَدٌ غَیْرُ زَیْدٍ (10) مَاجَاءَ نِی غَیْرُ زَیْدٍ

سبق نمبر ﴿42﴾

اسمِ تصغیر واسمِ منسوب کا بیان

اسمِ تصغیر:۔

وہ اسم ہے جس میں ذلت وحقارت، شفقت.. یا.. عظمت والا معنی پیدا کرنے کے لئے تبدیلی کی گئی ہو۔جیسے

رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ (ذلت وحقارت کے لئے)

اِبْنٌ سے بُنَيٌّ (شفقت کے اظہار کے لئے)

اور قَرْشٌ سے قُرَيْش (عظمت پر دلالت کے لئے)

تصغیر کے مشہور وکثیر الاستعمال ضوابط:۔

جس کلمے کی تصغیر بنانی مقصود ہے وہ تین حال سے خالی نہ ہوگا۔

(۱) ثلاثی ہوگا..(۲) رباعی ہوگا..یا..(۳) خماسی ہوگا..

(1) ثلاثی کی تصغیر:۔

اگر اسم ثلاثی ہو تو اس کی تصغیر ''**فُعَيْل**'' کے وزن پر آئیگی۔جیسے

رَجُل سے **رُجَيْل**

☆ اگر اس ثلاثی کلمے کے آخر میں علامت تانیث..یا..الف نون زائدتان ہو تو علامت تانیث..یا..الف نون زائدتان سے متصل حرف اپنی حالت پر باقی رہے گا۔جیسے

ثَمْرَة سے **ثُمَيْرَة** **بُشْرٰی** سے **بُشَيْرٰی**

سَمْرَاء سے **سُمَيْرَاء** **سَكْرَان** سے **سُكَيْرَان**

☆ اور اگر کلمہ مونث معنوی ہو تو تاء مقدرہ کا ظاہر کرنا ضروری ہے۔جیسے

شَمْسٌ سے **شُمَيْسَة**

بشرطیکہ التباس کا اندیشہ نہ ہو۔جیسے ☆☆☆☆☆☆

خَمْسٌ سے **خُمَيْسٌ**

☆ اگر اس کی تصغیر خُمَيْسَة لائی جائے تو خَمْسَة کی تصغیر خُمَيْسَة سے التباس لازم آئے گا۔

☆ اگر کلمہ میں حرف علت ہو اور تعلیل ہو چکی ہو تو تصغیر بنانے میں اصل کی طرف لوٹ جائے گا۔جیسے **بَابٌ** سے **بُوَيْبٌ**

(2) رباعی وخماسی کی تصغیر:۔

اگر چوتھا حرف مدہ نہ ہو تو ان کی تصغیر ''**فُعَيْلِل**'' کے وزن پر آئے گی۔جیسے

جَعْفَرٌ سے **جُعَيْفِر**

سَفَرْجَل سے **سُفَيْرِج** (پانچویں حرف کے حذف کے ساتھ)

اور اگر چوتھا حرف مدہ ہو تو ''**فُعَيْلِيْل**'' کے وزن پر۔جیسے

قِرْطَاس سے **قُرَيْطِيْس**....**مِضْرَاب** سے **مُضَيْرِيْبٌ**

{ مشق }

درج ذیل کی تصغیر بنایئے۔

(1) رَجُلٌ (2) اِبْنٌ (3) ضَارِبٌ (4) ثَمْرَةٌ (5) بُشْرٰی (6) سَمْرَاءُ

(7) سَكْرَانُ (8) شَمْسٌ (9) جَعْفَرٌ (10) قِرْطَاسٌ (11) بَابٌ (12) خَمْسٌ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿اسمِ منسوب﴾

اسمِ منسوب وہ اسم ہے جس کے مدلول کا کسی چیز سے تعلق ظاہر کرنے کے لئے آخر میں یائے نسبت کا اضافہ کیا گیا ہو۔ مثلاً کسی شخص کا مدینۂ منورہ سے تعلق ظاہر کرنے کے لئے ''مَدَنِیٌّ'' کہا جائے۔ جسے نسبت دیں اسے منسوب اور جس کی طرف نسبت دی جائے اسے منسوب الیہ کہتے ہیں۔

اسمِ منسوب بنانے کا طریقہ:۔

جس اسم کے آخر میں یائے نسبت بڑھانا مقصود ہو وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا۔

(۱) مفرد ہوگا... (۲) مرکب ہوگا...

﴿1﴾ مفرد سے اسمِ منسوب بنانا:۔

جس مفرد سے اسمِ منسوب بنانا چاہیں وہ چند حال سے خالی نہ ہوگا۔

(۱) اس کے آخر میں تاء ہوگی:۔

ایسی صورت میں اس تاء کا حذف واجب ہے۔ جیسے

قَاهِرَةٌ ...... سے ...... **قَاهِرِيٌّ**

(۲) آخر میں الف مقصورہ ہوگی:۔

اگر یہ الف مقصورہ تیسری جگہ واقع ہو تو واؤ سے بدل جائے گی جیسے

رَضَا ...... سے ...... **رَضَوِيٌّ**

اور اگر چوتھی.. یا.. پانچویں جگہ ہو تو واؤ سے بدلنا اور باقی رکھنا دونوں جائز ہیں۔ جیسے

مَرْمیٰ ...... سے ...... **مَرْمَوِيٌّ** اور **مَرْمِيٌّ**

مُصْطَفٰی ...... سے ...... **مُصْطَفَوِيٌّ** اور **مُصْطَفِيٌّ**

(۳) آخر میں الف ممدودہ ہوگی:۔

اگر اس الف ممدودہ کے بعد ہمزہ کسی سے تبدیل شدہ نہ ہو تو باقی

رہے گا۔ جیسے **اِبْتِدَاءٌ** ...... سے ...... **اِبْتِدَائِيٌّ**

اور اگر تبدیل شدہ ہو تو باقی رکھنا.. یا.. واؤ سے تبدیل کرنا دونوں جائز ہیں۔ جیسے

کِسَاءٌ ...... سے ...... **کِسَائِيٌّ** اور **کِسَاوِيٌّ**

(۴) آخر میں حرفِ علت ہوگا:۔

اگر تیسری جگہ ہو تو واؤ ماقبل مفتوح سے بدلیں گے، چوتھی جگہ ہو تو حذف اور واؤ ماقبل مفتوح سے بدلنا دونوں صورتیں جائز ہیں اور اگر پانچویں جگہ ہو تو حذف کرنا ہوگا۔ جیسے

عَمٰی ...... سے ...... **عَمَوِيٌّ**.... **اَلْقَاضِی** ...... سے ...... **قَاضٍ** اور **قَاضَوِيٌّ**

...اور... **مُتَعَدِّی** ...... سے ...... **مُتَعَدِّيٌّ**

(۵) وہ اسم **فَعِیلٌ** کے وزن پر ہوگا:۔

اس صورت میں اگر اس کے آخر میں حرفِ صحیح ہو تو وزن میں کوئی تبدیلی نہ آئے گی اور اگر آخر میں یائے مشدد ہو تو پہلی کو حذف کر کے دوسری کو واؤ ماقبل مفتوح سے بدل دیں گے۔ جیسے

حَنِیفٌ ...... سے ...... **حَنِیفِيٌّ**...... **عَلِيٌّ** ...... سے ...... **عَلَوِيٌّ**

(۶) **فَعِیلَةٌ** کے وزن پر ہوگا:۔

اگر اس صورت میں یہ مضاف.. یا.. معتل نہ ہو تو یاء کو حذف کر کے ماقبل کو مفتوح کر دیں گے۔ جیسے........ **مَدِیْنَةٌ** ...... سے ...... **مَدَنِيٌّ**

﴿2﴾ مرکب سے اسمِ منسوب بنانا:۔

مرکبِ منع صرف میں آخر کا حصہ حذف کر کے اول جزو کی طرف نسبت کی جائے گی۔ جیسے **بَعْلَبَكُّ** ...... سے ...... **بَعْلِيٌّ** ...اور..

.**مَعْدِیْکَرَبُ** ...... سے ...... **مَعْدِيٌّ**

مرکبِ اضافی میں کبھی جزوِاول کی طرف نسبت کی جاتی ہے، کبھی جزوِثانی کی طرف اور کبھی پورے مرکب کی طرف۔ جیسے

اِمْرَأُالقَيْسِ سے اِمْرَئِيٌّ...اور...اَبُوْبَكْرٍ سے بَكْرِيٌّ...اور

عَيْنُ خُوْرٍ سے عَيْنُ خُوْرِيٍّ

{ مشق }

درج ذیل سے اسم منسوب بنائیے۔

(1) مَدِيْنَةُ (2) مَكَّةٌ (3) بَغْدَادٌ (4) عَطَّارٌ (5) قَاهِرَةُ (6) مُصْطَفٰى (7) قَادِر (8) كَسَاءٌ (9) اِبْتِدَاءٌ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبق نمبر ﴿43﴾

مرفوعات ومنصوبات ومجرورات کا بیان

مرفوعات:۔

یعنی وہ اسماء جن پر ہمیشہ رفع آتا ہے۔ یہ آٹھ ہیں۔

﴿1﴾ مبتداء ﴿2﴾ خبر ﴿3﴾ فاعل
﴿4﴾ نائب الفاعل ﴿5﴾ افعالِ ناقصہ کا اسم ﴿6﴾ ماولا المشبھتان بلیس کا اسم
﴿7﴾ لائے نفی جنس کی خبر ﴿8﴾ حروف مشبہ بالفعل کی خبر

منصوبات:۔

یعنی وہ اسماء جن پر ہمیشہ نصب آتا ہے۔ یہ بارہ ہیں۔

(1) مفعول بہ (2) مفعول مطلق (3) مفعولِ لہ
(4) مفعول معہ (5) مفعول فیہ (6) حال
(7) تمییز (8) مستثنٰی (9) افعالِ ناقصہ کی خبر
(10) ماولا المشبھتان بلیس کی خبر (11) لائے نفی جنس کا اسم
(12) حروفِ مشبہ بالفعل کا اسم

مجرورات:۔ یعنی وہ اسماء جن پر ہمیشہ جر آتا ہے۔ یہ دو ہیں۔

☆ حرفِ جار کا مدخول۔ ☆ مضاف الیہ۔

{ مشق }

درج ذیل آیات سے مرفوعات، منصوبات اور مجرورات ''بمع دلیل'' علیحدہ علیحدہ کیجئے۔

(1) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَلَا یَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ.

MAKHZANULIRFAN

(2) اَلاَ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لاَ خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلاَ ھُمْ یَحْزَنُوْنَ.

(3) ذَالِکَ الکِتَابُ لارَیْبَ فِیْہِ

(4) اِنَّ اللّٰہَ وَمَلاَئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ. ط یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا.

(الحمد للہ رب العلمین)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

MAKHZANULIRFAN

مکتبہ اعلیٰ حضرت
مکتبہ اعلیٰ حضرت کی خوبصورت کتابیں
تاریخ اسلام
بہار شریعت
الشفاء
ہدایۃ الصرف
الترکیب
الخصائص الکبریٰ
کتاب الآثار
الشرح الکامل شرح مائۃ عامل
تلخیص النحو
خزانة النحو شرح هداية النحو
الا يتاح شرح نورالایضاح
نادر الحواشی شرح اصول الشاشی
المنبع النوری شرح مختصر القدوری
النافعة شرح الكافية
الابرات شرح مرقاة
مکتبہ اعلیٰ حضرت
الحمد مارکیٹ دکان 25 غزنی سٹریٹ 40 اردو بازار لاہور پاکستان
042-7247301-0300-8842540
E-mail:maktabaalahazrat@hotmail.com